Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17- ربیع الثانی 1437 ہجری قمری 28 صلح 1395 ہجری شمسی 28 جنوری 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے مورخہ 22 جنوری 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 24 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 14-13)

رپورٹ 124 واں جلسہ سالانہ قادیان 2015ء

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 124 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

☆ اس وقت صرف ایم ٹی اے ہی وہ واحد چینل ہے جو 24 گھنٹے اللہ اور رسول کی باتوں میں لگا ہوا ہے

☆ آج خلیفہ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر ہر جگہ گونج رہی ہے پس خوش قسمت ہیں جو آخرین میں شامل ہو کر اس وحدت کا حصہ بنے ہیں

☆ ایک زمانہ تھا عربوں کے ذریعہ سے اسلام پھیلا اب ان عربوں کا کام ہے کہ وہی علم اور وہی فراست اپنے اندر قائم کریں اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام تمام عرب میں پھیلا دیں

☆ جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا ہے اور بڑھتا ہے اس کو روکنے والا دن بدن تباہ ہوتا ہے اور ذلیل ورُسوا ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنی تمام کوشش کے باوجود حسرت سے مر رہے ہیں۔ پس میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ سوچیں اللہ سے لڑائی نہ کریں اللہ کی آواز پر غور کریں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ 44 ممالک سے 19134 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت ☆ اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,340 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

☆ جناب ہرش وردھن صاحب (مرکزی وزیر صحت، حکومت ہند) ☆ محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہبۃ اللہ صاحبہ (مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور، حکومت ہند) ☆ جناب گوبند رام جیسوال صاحب (مرکزی وزیر، حکومت ہند) ☆ جناب ارون جیٹلی صاحب (مرکزی وزیر خزانہ، حکومت ہند) ☆ جناب راجیو پرتاپ روڑی صاحب (مرکزی وزیر، حکومت ہند) کی جانب سے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقع پر خیر سگالی ومبارکباد کے پیغامات

☆ نماز تہجد ☆ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ☆ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ☆ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ☆ مہمانان کرام کی تعارفی تقاریر ☆ ملکی وغیر ملکی زبانوں میں ترجمانی ☆ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے جماعتی تاریخ پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور نمائش کا انعقاد ☆ نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کیلئے تبلیغی جلسہ ☆ 23 نکاحوں کے اعلانات ☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی وسیع تشہیر ☆ پرسکون وخوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کاروائی کی تکمیل

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 124 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 26-27-28 دسمبر 2015 بروز ہفتہ، اتوار، سوموار مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں منعقد ہو کر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو معائنہ کارکنان کیلئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا:

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تحریک جدید ایک بابرکت تحریک
اور احبابِ جماعت بھارت کی ذمہ داریاں

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6۔نومبر 2015 کو تحریک جدید کے 82ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان فرمایا اور 81ویں سال کی رپورٹ پیش فرمائی۔حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے 81ویں سال یعنی یکم نومبر 2014 تا 31۔اکتوبر 2015 کی تحریک جدید میں احباب جماعت کی مالی قربانیوں کی جو رپورٹ پیش فرمائی اس کے مطابق :

☆ احباب جماعت نے تحریک جدید میں 92لاکھ 17ہزار 800پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی۔

☆ تحریک جدید کے مالی نظام میں شاملین کی تعداد 13لاکھ 11ہزار ہے۔گزشتہ سال یہ تعداد 12لاکھ 11ہزار 7سو تھی۔گویا ایک سال میں ایک لاکھ چندہ دینے والوں کا اضافہ ہوا ہے۔

☆ پاکستان اوّل جرمنی دوم برطانیہ سوم جبکہ بھارت کا نمبر 7واں رہا۔

☆فی کس ادائیگی کے اعتبار سے نمایاں ادائیگی کرنے والوں میں دو عرب ممالک پہلے اور دوسرے نمبر پر ہیں سوئٹزرلینڈ تیسرے، امریکہ چوتھے، آسٹریلیا پانچویں، یوکے چھٹے، جرمنی ساتویں، ناروے آٹھویں نمبر پر ہے۔

☆ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : مجموعی تعداد کے بارے میں مَیں ہمیشہ بہت زور دیتا ہوں کہ اس کو بڑھائیں چاہے کوئی تھوڑا سا ٹوکن کے طور پر ہی دے۔

گزشتہ سالوں میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستان سمیت دس ممالک کی پوزیشن کا ذکر فرماتے تھے لیکن سال 2012 سے آپ پاکستان کے علاوہ دس ممالک کا ذکر فرما رہے ہیں۔اس طرح مزید ایک ملک کو پوزیشن میں شامل ہونے کا موقع مل گیا کہ خلیفہ وقت کے بابرکت اعلان میں اس کا ذکر ہو سکے۔ذیل میں ہم آسانی کی خاطر پاکستان کو شامل کر کے پوزیشن کا ذکر کریں گے۔اس لحاظ سے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے گزشتہ سال تحریک جدید کی مالی قربانی میں بھارت 7ویں نمبر پر رہا۔

احباب جماعت بھارت کے لئے یہ بات یقیناً تکلیف دہ ہوگی کہ بھارت اپنی چھٹی پوزیشن کو برقرار نہیں رکھ سکا اور ایک درجہ گر کر 7ویں پوزیشن پر آچکا ہے۔ہم نے سال 2005 سے سال 2015 تک گیارہ سالوں کی رپورٹوں کا جائزہ لیا ہے۔ایک لحاظ سے ہمیں خوشی پہنچی ہے تو ایک لحاظ سے دُکھ ہوا ہے۔سال 2005 سے سال 2009 تک یعنی پانچ سال مسلسل بھارت 7ویں نمبر پر تھا لیکن سال 2010 میں چھلانگ لگا کر چھٹی پوزیشن پر پہنچ گیا۔یہ یقیناً خوشی کی بات ہے اور لگاتار 5سال یعنی سال 2014 تک اس نے اپنی چھٹی پوزیشن برقرار رکھی۔لیکن سال 2015 میں بھارت اپنی اس پوزیشن کو برقرار نہ رکھ سکا اور 7ویں نمبر پر آگیا۔اس رُوحانی دنگل میں آسٹریلیا نے بھارت کو پچھاڑتے ہوئے چھٹی پوزیشن پر قبضہ کر لیا۔یہ وہی آسٹریلیا ہے جس کے متعلق حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2005 میں فرمایا تھا :

’’آسٹریلیا نے اس دفعہ بڑی کوشش کی ہے کہ دسویں نمبر سے نویں نمبر پر آیا ہے۔‘‘

اس لحاظ سے آسٹریلیا مبارک باد کا مستحق ہے کہ دسویں نمبر سے آگے بڑھتے بڑھتے اس نے چھٹے نمبر پر قبضہ کر لیا ہے۔اَور بھی جماعتیں مبارک باد کی مستحق ہیں۔مثلاً سال 2005 سے 2008 تک کی رپورٹوں میں مڈل ایسٹ کے کسی ملک کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔سال 2009 میں دس ممالک کی پوزیشن کا ذکر کرنے کے بعد حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

’’اس کے علاوہ ماریشس، نائیجیریا، ناروے، فرانس، ہالینڈ، مڈل ایسٹ کی دو جماعتوں کی وصولی بھی کافی قابل ذکر ہے۔‘‘

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو سال 2009 میں مڈل ایسٹ کی دو جماعتوں کی پوزیشن 16اور 17بنتی ہے۔آج 2015 میں ان کی پوزیشن 8اور 10 ہے اس لحاظ سے مڈل ایسٹ کی یہ دونوں جماعتیں بھی مبارک باد کی مستحق ہیں۔مڈل ایسٹ کی یہ دونوں جماعتیں اب نہ صرف قابل ذکر ہیں بلکہ دیگر ممالک کیلئے قابل تقلید بھی ہیں۔مڈل ایسٹ کی ان دونوں جماعتوں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ فی کس ادائیگی کے اعتبار سے یہ سب سے اُوپر ہیں۔

گھانا جس کا 2005 سے 2011 تک کی رپورٹوں میں کوئی نام ونشان نہیں ملتا آج گیارہویں پوزیشن پر ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال کی رپورٹ میں ملکوں کی پوزیشن بتاتے ہوئے فرمایا :

’’گھانا پیچھے سے بہت اُوپر آیا ہے اور سوئٹزرلینڈ جو دسویں نمبر پر ہوا کرتا تھا وہ گیارہویں نمبر پر چلا گیا ہے۔‘‘

پس گھانا بھی مبارک باد کا مستحق ہے کہ بہت پیچھے سے مسلسل کوشش اور محنت کے نتیجہ میں اُوپر آگیا ہے۔

انتہائی دُنیا طلبی اور مادّی دوڑ کے بیچ محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر احباب جماعت کی مالی قربانیوں کو جب ہم دیکھتے ہیں تو دل میں ایک سرور اور ٹھنڈک کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کا ایک زبردست نظارہ نظر آتا ہے۔ایسے حالات میں جبکہ مختلف ممالک کے مابین قربانیوں میں آگے نکلنے کا سخت مقابلہ درپیش ہے احبابِ جماعت بھارت کو قربانیوں میں بہت آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔بھارت کے لئے اس وقت دو ہدف سامنے ہیں۔ایک تو یہ کہ اپنی کھوئی ہوئی چھٹی پوزیشن حاصل کرے اور دوسرا یہ کہ اس کے بعد آگے بڑھتے ہوئے پانچویں پوزیشن کیلئے کوشش کرے۔اس کے لئے جہاں مالی قربانیوں میں بڑھنا ہوگا وہاں حضور انور کے ارشادِ مبارک کے مطابق تعداد بھی بڑھانی ہوگی۔اور اس کیلئے نہ صرف یہ کہ جو شامل نہیں ہیں ان کو شامل کرنا ہے بلکہ نئے احمدی بنانا اور انہیں چندوں کے نظام میں شامل کرنا بھی از حد ضروری ہوگا جو کہ ویسے بھی جماعت کا نصب العین ہے کہ لوگوں کو حقیقی اسلام اور رُوحانی نظام کی طرف بلانا ہے۔

مقابلہ بہت سخت ہے۔ان حالات میں احبابِ جماعت بھارت کی خدمت میں ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ ایسی زبردست قربانی کا مظاہرہ کریں کہ نومبر 2016 میں جب حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کی مالی قربانیوں کی رپورٹ پیش فرمائیں تو بھارت کم از کم چھٹی پوزیشن پر ہو۔اس کے بعد پھر دوسرے ہدف کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (منصور احمد مسرور)

احباب کی دلچسپی اور علم کیلئے گزشتہ چند سالوں کی مختلف ممالک کی پوزیشن بھی ذیل میں پیش ہے۔

2015ء 81واں سال: حضور پُرنُور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: پاکستان میں مخدوش حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے وہاں قربانی کا جو معیار رکھا ہوا ہے اس پر قائم ہیں اور ان کا نمبر پہلا ہی ہے۔اس کے بعد باہر کے ممالک میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مالی قربانی کرنے کی روح بہت زیادہ ہے۔وہاں مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی وہ قربانیاں کر رہے ہیں اور بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہے ہیں…… اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔دوسرے نمبر پر برطانیہ ہے۔تیسرے نمبر پر امریکہ۔چوتھے پر کینیڈا۔پانچویں پر آسٹریلیا۔چھٹے پر بھارت۔ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا۔پھر نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔دسویں نمبر پر گھانا۔گھانا پیچھے سے بہت اوپر آیا ہے اور سوئٹزرلینڈ جو دسویں نمبر پر ہوا کرتا تھا وہ گیارھویں نمبر پر چلا گیا ہے۔

2014ء 80واں سال: پاکستان کے علاوہ باہر کی جو دس جماعتیں ہیں ان میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔برطانیہ دوسرے نمبر پر۔پچھلے سال یو۔کے کا تیسرا نمبر تھا۔اب دوسرے نمبر پر آ گئے ہیں۔امریکہ تیسرے نمبر پر۔کینیڈا چوتھے، انڈیا پانچویں، آسٹریلیا چھٹے، انڈونیشیا ساتویں، آسٹریلیا بھی ایک نمبر اوپر آ گیا اور انڈونیشیا پیچھے چلا گیا۔اس کے علاوہ مڈل ایسٹ کی دو جماعتیں ہیں۔پھر سوئٹزرلینڈ، گھانا اور نائیجیریا ہیں۔

2013ء 79واں سال: پاکستان کی جو پوزیشن ہوتی ہے وہ تو قائم ہے ہی، اُس کے بعد پوزیشن کے لحاظ سے نمبر ایک جرمنی ہے، ویسے نمبر دو۔لیکن پاکستان کے باہر ملکوں میں نمبر ایک جرمنی پھر امریکہ پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا پھر عرب کی دو جماعتیں ہیں پھر گھانا اور سوئٹزرلینڈ۔

2012ء 78واں سال : امریکہ، جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، ہندوستان نمبر پانچ۔انڈونیشیا چھ۔اور پھر سات مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے، مصلحتاً میں نام نہیں لے رہا، پھر آسٹریلیا آٹھ، سوئٹزرلینڈ نو اور پھر بیلجیئم۔اور بیلجیئم اور گھانا تقریباً سوئٹزرلینڈ کے قریب ہی ہیں۔

2011ء 77واں سال: پاکستان، امریکہ، جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، ہندوستان، انڈونیشیا، آسٹریلیا، ایک عرب ملک، سوئزرلینڈ۔حضور نے فرمایا: ہندوستان چھٹے نمبر پر۔انڈونیشیا نے بھی گو مالی لحاظ سے بہت قربانی دی ہے لیکن ہندوستان کی جماعتوں نے بھی بہت زیادہ قربانی دی ہے اس لئے انڈونیشیا ساتویں نمبر پر ہی رہا ہے

2010ء 76واں سال: پاکستان، برطانیہ، امریکہ، جرمنی ہے۔جرمنی اب اتنا پیچھے رہ گیا ہے کہ اگر آپ یہ maintain رکھیں تو ان کا ساتھ ملنا مشکل ہی ہوگا لیکن بہرحال اگر ان کو بھی غیرت آ گئی تو بعید نہیں کہ وہ بھی آگے نکل سکیں۔پھر کینیڈا ہے پانچویں نمبر پر، پھر انڈیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، آسٹریلیا ہے، پھر عرب ملک ہے جس کا نام مصلحتاً میں نہیں لے رہا۔پھر سوئٹزرلینڈ ہے اور اس کے ساتھ ہی تقریباً جڑا ہوا بیلجیئم ہے، ذرا سا معمولی سا فرق ہے۔

2009ء 75واں سال: پاکستان، امریکہ، جرمنی، برطانیہ، پھر کینیڈا، انڈونیشیا، پھر ہندوستان، پھر آسٹریلیا پھر بیلجیئم پھر سوئٹزرلینڈ۔حضور نے فرمایا : اس کے علاوہ ماریشس، نائیجیریا، ناروے، فرانس، ہالینڈ، مڈل ایسٹ کی دو جماعتوں کی وصولی بھی کافی قابل ذکر ہے۔

2008ء 74واں سال: پاکستان نمبر 1، پھر امریکہ، پھر برطانیہ۔لیکن امریکہ نمبر 2 تو آ گیا ہے، اس وجہ سے کہ آخر میں جب ہم نے Calculate کیا تو ڈالر کا ریٹ کچھ بہتر ہو گیا تھا لیکن ٹوٹل وصولی ان کی گزشتہ سال سے کم ہے اس لئے امریکہ کو توجہ کرنی چاہئے اور نمبر تین برطانیہ ہے۔اس سال برطانیہ نے وصولی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 74 ہزار پاؤنڈ زائد وصولی کی ہے۔اور پھر نمبر 4 جرمنی ہے، پھر کینیڈا، انڈونیشیا، انڈیا، بیلجیم اور آسٹریلیا آٹھویں نمبر پر ہے۔نویں نمبر پر سوئٹزرلینڈ (پہلے نکل گیا تھا دوبارہ آ گیا ہے) اور دسویں نمبر پر نائیجیریا اور ماریشس۔

2007ء 73واں سال: پہلے نمبر پر پاکستان ہے، پھر نمبر 2 امریکہ ہے، نمبر 3 برطانیہ ہے، نمبر 4 جرمنی ہے، نمبر 5 کینیڈا ہے، (جرمنی اب پیچھے جا رہا ہے، برطانیہ اوپر آ رہا ہے)، نمبر 6 انڈونیشیا ہے نمبر 7 ہندوستان، نمبر 8 آسٹریلیا، نمبر 9 بلجیم، نمبر 10 ماریشس اور افریقن ممالک میں نائیجیریا اوّل نمبر پر ہے۔

2006ء 72واں سال: پاکستان نمبر ایک پہ ہے، پھر امریکہ ہے، پھر تیسرے نمبر پہ برطانیہ، پھر جرمنی، پھر کینیڈا، پھر انڈونیشیا، پھر ہندوستان، آسٹریلیا، بلجیم، ماریشس اور سوئٹزرلینڈ۔

2005ء 71واں سال: پاکستان اپنی پوزیشن کے لحاظ سے حسب سابق اول ہے۔پھر امریکہ ہے، پھر برطانیہ ہے، جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا، بھارت، بلجیم، آسٹریلیا، ماریشس اور سوئٹزرلینڈ۔آسٹریلیا نے اس دفعہ بڑی کوشش کی ہے کہ دسویں نمبر سے نویں نمبر پر آیا ہے۔

☆☆☆

خطبہ جمعہ

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔ حسب روایت نئے سال کے شروع ہونے پر ہم ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ مجھے بھی نئے سال کے مبارکباد کے پیغام احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہوں گے۔ مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات ساری رات ہاہُو، شراب نوشی ہلّڑ بازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں جسے فائر ورکس (Fireworks) کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کل دبئی میں بھی اسی طرح کے فائر ورکس کی خبریں آ رہی تھیں۔ جہاں یہ سب تماشے دکھا رہے تھے، وہیں اس کے ساتھ ایک 63 منزلہ عمارت کو لگی ہوئی آگ کے نظارے بھی دکھائے جا رہے تھے جو راکھ کا ڈھیر ہو گئی تھی۔

کچھ دن پہلے دبئی سے ہی یہ بھی خبر آ رہی تھی کہ ان کا جو سب سے بڑا ہوٹل ہے اس میں دنیا کا مہنگا ترین کرسمس ٹری (Christmas Tree) لگایا گیا ہے جس کی مالیت گیارہ ملین ڈالر کی تھی۔ تو یہ تو اب امیر مسلمان ملکوں کی ترجیحات ہو چکی ہیں

احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزاردی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی لیکن اس سب کے باوجود ہم ان مسلمانوں کی نظر میں غیر مسلم ہیں اور یہ ہلّڑ بازی کرنے والے، رقموں کا ضیاع کرنے والے، غیر مذاہب کی رسومات کو بڑے اہتمام سے منانے والے یہ لوگ مسلمان ہیں۔ بہرحال ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور ہمیں کسی کی سند کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کو نصائح میں سے انتخاب یہی باتیں ہیں جو صرف سال کے پہلے دن ہی نہیں بلکہ سال کے بارہ مہینوں اور 365 دنوں کو بابرکت کریں گی

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپ علیہ السلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور ہمارے قدم ہر آن نیکیوں کی طرف بڑھنے والے قدم ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ضائع کرنے والے نہ ہوں بلکہ ان دعاؤں کا جو آپ علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں ہمیشہ وارث بنیں۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو ہمارے لئے ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بیشمار برکات کا باعث بنائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم رجنوری 2016ء بمطابق یکم رصلح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور یہ جمعۃ المبارک کے بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔ حسب روایت نئے سال کے شروع ہونے پر ہم ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ مجھے بھی نئے سال کے مبارکباد کے پیغام احباب جماعت کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہوں گے۔ مغرب میں یا ترقی یافتہ کہلانے والے ممالک میں نئے سال کی رات، ساری رات ہاہُو، شراب نوشی ہلّڑ بازی اور پٹاخے اور پھلجھڑیاں جسے فائر ورکس (Fireworks) کہتے ہیں، سے نئے سال کا آغاز کیا جاتا ہے بلکہ اب مسلمان ممالک میں بھی نئے سال کا اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کل دبئی میں بھی اسی طرح کے فائر ورکس کی خبریں آ رہی تھیں۔ جہاں یہ سب تماشے دکھا رہے تھے، وہیں اس کے ساتھ ہی ایک 63 منزلہ عمارت کو لگی ہوئی آگ کے نظارے بھی دکھائے جا رہے تھے جو راکھ کا ڈھیر ہو گئی تھی۔ لیکن ٹی وی پر بار بار اعلان ہو رہا تھا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اس عمارت میں یہ آگ لگی ہے تو لگی رہے۔ تباہی ہوتی ہے تو ہوتی رہے۔ ہم تو اس جگہ کے سامنے اس کے قریب ہی اپنے پروگرام کے مطابق پھلجھڑیاں چھوڑیں گے اور تماشے کریں گے۔

ویسے تو اِس وقت اکثر مسلمان ملکوں کی حالت بری ہے لیکن بہرحال یہ ایک اظہار ہے۔ ان ملکوں سے دنیاداری کے اظہار ہو رہے ہیں جن کے پاس پیسہ ہے۔ اگر آگ وہاں نہ بھی لگی ہوتی تو اس حالت کا یہ تقاضا تھا کہ مسلمان امیر ملک یہ اعلان کرتے کہ ہم ان فضول چیزوں میں پیسہ برباد کرنے کی بجائے جو بہت سارے مسلمان متاثرین ہیں ان کی مدد کریں گے لیکن یہاں تو اپنی تعلیم بھول کر ان کا یہ حال ہے کہ کچھ دن پہلے دبئی سے ہی یہ بھی خبر آ رہی تھی کہ ان کا جو سب سے بڑا ہوٹل ہے اس میں دنیا کا مہنگا ترین کرسمس ٹری (Christmas Tree) لگایا گیا ہے جس کی مالیت گیارہ ملین ڈالر کی تھی۔ تو یہ تو اب امیر مسلمان ملکوں کی ترجیحات ہو چکی ہیں۔

لیکن احمدیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی رات عبادت میں گزاردی یا صبح جلدی جاگ کر نفل پڑھ کر نئے سال کے پہلے دن کا آغاز کیا۔ بہت سی جگہوں پر باجماعت تہجد بھی پڑھی گئی لیکن اس سب کے باوجود ہم ان مسلمانوں کی نظر میں غیر مسلم ہیں اور یہ ہلّڑ بازی کرنے والے، رقموں کا ضیاع کرنے والے، غیر مذاہب کی رسومات کو بڑے اہتمام سے منانے والے یہ لوگ مسلمان ہیں۔

بہرحال ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور ہمیں کسی کی سند کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر ہم کسی سند کے خواہشمند ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی مسلمان بن کر سند لینے کی ہے اور اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کر لیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔ بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہو سکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔ نیکیاں بجالانے والا ہو۔ نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔

پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ کس قسم کے عمل اور رویے ہمیں اپنانے ہیں یا اپنانے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائیں۔ اس کے لئے مَیں نے آج زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی بعض نصائح کو لیا ہے جو آپ نے مختلف وقتوں میں اپنی جماعت کو کی ہیں تا کہ مستقل مزاجی اور ایک تسلسل کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ یہی باتیں ہیں جو صرف سال کے پہلے دن ہی نہیں بلکہ سال کے بارہ مہینوں اور 365 دنوں کو بابرکت کریں گی اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یا اب دنیا میں مسلمان موجود ہیں۔ کسی سے کہا جاوے کہ کیا تُو مسلمان ہے؟ تو کہتا ہے الحمدللہ۔ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اُس کی زندگی کا اصول تو خدا کے لئے تھا مگر یہ دنیا کے لئے جیتا‘‘۔ (کہتے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہیں لیکن فرمایا کہ اللہ کے بجائے دنیا کے لئے جیتا ہے) ’’اور دنیا ہی کے لئے مرتا ہے۔ اس وقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے (موت آ جائے) دنیا ہی اس کو مقصود، محبوب اور مطلوب رہتی ہے۔ پھر کیونکر کہہ سکتا ہے کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہوں‘‘۔

فرمایا کہ: ’’یہ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔ یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو‘‘۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں کرتے، آپ کے اُسوہ پر نہیں چلتے، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے) فرمایا کہ ’’نام اور چھلکے پر خوش ہونا دانشمند کا کام نہیں ہے‘‘۔ (پس اگر یہ اتباع نہیں کر رہے تو پھر تو چھلکا ہی ہے) فرمایا کہ ’’کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا۔ اس نے کہا تُو صرف نام ہی

پرخوش نہ ہوجا۔ (یہودی کہنے لگا کہ) مَیں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اسے دفن کر دیا‘‘۔ (اب خالد کا مطلب یہ ہے لمبا رہنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لیکن اس نام سے تو اس کو زندگی نہیں مل گئی۔ اس کی زندگی تو ایک دن بھی نہ رہی) فرمایا کہ ’’پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پَیرو ہو‘‘۔ (شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔) ’’غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض وغایت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 188-187، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

اسلام دنیا کی نعمتوں سے منع نہیں فرماتا بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین فرماتا ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے، نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر‘‘۔

فرمایا کہ: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (البقرۃ:202) اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو، جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے‘‘۔ (ایسی دنیا کو پہلے رکھا ہے، مقدم کیا ہے کہ اس کی حسنات حاصل کرو جو دنیا آخرت کی حسنات کا موجب بنے) ’’اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسناتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْيَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آ گیا جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار اور شرم کا باعث ہو۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الآخرۃ کا موجب ہوگی‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 92-91، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پس فرمایا کہ ایسی دنیا تلاش کرو جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ جس سے ہم جنسوں میں کسی شرم اور عار کا باعث نہ بن جاؤ تو پھر تمہاری ایسی دنیا جو ہے وہ آخرت کے لئے حسنات کا موجب ہے اور ایسی دنیا کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے۔

پھر فرمایا کہ ’’سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے۔ دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔‘‘ (اگر اس میں حسنات نہیں ہیں تو پھر یہ دنیا بھی جہنم بن جاتی ہے۔) فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ ’’یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال وعزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دمِ نقد بہشت ہی ہوتا ہے۔‘‘ (یعنی یہ دنیا میں بہشتی بن جاتا ہے۔) ’’ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ۔ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں‘‘۔ (صرف دنیا کی لذتیں تو ایک حرص پیدا کرتی ہیں جس سے پیاسے کی پیاس بیماری کی طرح بھڑکتی ہے اور اُسے بڑھا دیتی ہیں) فرمایا کہ ’’استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے‘‘ (یعنی احمدیوں کی نظر سے) یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال ودولت یا زن وفرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔‘‘ (یعنی دوری پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ختم ہو جائے۔)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے یہ ثابت ہے کہ انسان ان صفات کو اپنے اندر لے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے ساری صفتیں سزاوار ہیں جو ربّ العالمین ہے۔ یعنی ہر عالم میں، نطفہ میں، مضغہ وغیرہ سارے عالموں میں، غرض ہر عالم میں۔ پھر رحمٰن ہے پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔ اب اِيَّاكَ نَعْبُدُ جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مالکیت صفات کا پرتَو انسان کو اپنے اندر لینا چاہئے‘‘۔ (یہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں ان کو اپنے اندر بھی اختیار کرنا چاہئے) فرمایا کہ ’’کمال عبد انسان کا یہی ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ یعنی اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے‘‘ (ان صفات کو اپنائے) ’’اور جب تک اس مرتبہ تک نہ پہنچ جاوے تھکے نہ ہارے۔ اس کے بعد خود ایک کشش اور جذب پیدا ہو جاتا ہے جو عبادت الٰہی کی طرف اسے لے جاتا ہے‘‘۔ (یہ حالتیں، یہ صفات پیدا ہوں گی تو پھر عبادت الٰہی کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور عبادت الٰہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے) ’’اور وہ حالت اس پر وارد ہو جاتی ہے جو يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ کی ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 133-132، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

اس بارے میں فرماتے ہوئے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنی موت کو سامنے رکھو۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل بھی ہو سکتا ہے۔ تبھی انسان ان صفات کو بھی اپنا سکتا ہے فرمایا کہ: ’’کسی کو کیا معلوم ہے کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دورانِ خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مرجاتے ہیں‘‘۔ (ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ) ’’وزیر محمد حسن خان صاحب ہوا خوری کر کے آئے تھے اور خوشی خوشی زینے پر چڑھنے لگے۔ ایک دو زینے چڑھے ہوں گے کہ چکّر آیا، بیٹھ گئے۔ نوکر نے کہا کہ مَیں سہارا دوں۔ کہا نہیں۔ پھر دو تین زینے چڑھے پھر چکّر آیا اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی‘‘۔ ایسا ہی (ایک اور شخص کا ذکر فرمایا) ’’غلام محی الدین کونسل کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مرگیا‘‘۔ فرمایا ’’غرض موت کے آ جانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کس وقت آ جاوے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غم خواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (الحج:22) ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی ہم کو اس سے انکار نہیں مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے کیونکہ انقطاعِ تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یکدفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجیب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے‘‘ (جب موت کی ایسی حالت ہوتی ہے۔) ’’اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے‘‘۔ (جب موت کا وقت قریب ہوتا ہے، نزع کی حالت میں ہوتا ہے یا ویسے ہی حالت طاری ہوتی ہے تو اصل چیز فرمایا یہی ہے۔ یہ بہت بڑی چیز ہے اس کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور فرمایا کہ سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے) ’’اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 147-146، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

اور جب یہ یاد ہوگا تو پھر انسان نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرے گا۔ پھر بلاوجہ کے تماشوں میں نہ پیسہ ضائع کرے گا نہ وقت ضائع کرے گا۔ نہ بے جا خواہشات کی تکمیل کے لئے ان چیزوں کا ضیاع کرے گا۔

پھر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: ’’پس بے خوف ہو کر مت رہو۔ استغفار اور دعاؤں میں لگ جاؤ اور ایک پاک تبدیلی پیدا کرو۔ اب وہ غفلت کا وقت نہیں رہا۔ انسان کو نفس جھوٹی تسلی دیتا ہے کہ تیری عمر لمبی ہوگی۔ موت کو قریب سمجھو۔ خدا کا وجود برحق ہے۔ جو ظلم کی راہ سے خدا کے حقوق کسی دوسرے کو دیتا ہے وہ ذلت کی موت دیکھے گا‘‘۔

فرمایا: ’’اب جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں تین گروہ کا ذکر ہے ان تین کا ہی مزہ چکھا دے گا۔ اس میں جو آخر تھے وہ مقدم ہو گئے یعنی ضالّین۔ (یعنی کہ ضالّین جو سورۃ فاتحہ میں آخر میں آتا ہے لیکن یہاں مسلمانوں کی مثال دیتے ہوئے آپ فرما رہے ہیں کہ وہ پہلے ہو گئے اور اس بارے میں مثال یہ فرما رہے ہیں کہ) ’’اسلام وہ تھا کہ ایک شخص مرتد ہو جاتا تھا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی مگر اب (آپ کے زمانے میں) بیس لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں (اسلام چھوڑ کے) اور خود ناپاک ہو کر (اسلام چھوڑنے کی وجہ سے خود ناپاک ہوئے ہیں اور بجائے اس کے کہ اپنی ناپاکی کا احساس ہو) پاک وجود کو گالیاں دی جاتی ہیں‘‘۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بولا جاتا ہے۔) پھر فرمایا ’’پھر مغضوب کا نمونہ طاعون سے دکھایا جا رہا ہے‘‘۔ (یہ جو طاعون ہے یہ بھی آفت ہے۔ یہ ان لوگوں پر پڑتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔ آجکل اس زمانے میں بھی طوفان ہیں، زلزلے ہیں اور اَور مختلف قسم کی آفتیں ہیں۔ یہ سب اگر انسان سوچے تو اللہ تعالیٰ کے غضب نازل ہو رہے ہیں اور یہی چیزیں پھر انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آتی ہیں، احساس دلاتی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے اور اس غضب کی حالت سے بچے۔)

فرمایا کہ ’’اس کے بعد اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا گروہ ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے اور خدا کی قدیم سے سنت چلی آتی ہے کہ جب وہ کسی قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یہ کام نہ کرنا تو اس قوم میں سے ایک گروہ ضرور خدا کی خلاف ورزی کرتا ہے‘‘۔ (جب قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا اب بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کام نہیں کرنا تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگ کام کریں گے۔ پہلے اللہ تعالیٰ وارننگ دے رہا ہے کہ تم یہ کرو گے لیکن نہ کرنا کیونکہ اس کی سزا ملے گی۔)

فرمایا: ’’کوئی قوم ایسی دکھاؤ کہ جس کو کہا گیا کہ تم یہ کام نہ کرو اور اس نے نہ کیا ہو‘‘۔ (یعنی اگر کسی قوم کو کہا ہے کہ کام نہ کرو تو وہ ضرور کرتے ہیں۔) ’’خدا نے یہودیوں کو کہا کہ تحریف نہ کرو‘‘۔ (بائبل میں تورات میں انہوں نے تحریف کی۔) ’’قرآن کی نسبت یہ نہیں کہا (کہ تحریف نہ کرو) بلکہ یہ کہا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) غرض دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے گروہ میں داخل کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 266-265، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پس اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے گروہ میں داخل ہونے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے اور مستقل دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک یا دو دن کی دعاؤں کی نہیں۔

پھر پاک تبدیلی اور آخرت کی فکر تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی انسان کو آخرت میں سرخرو کرتا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’تقویٰ والے پر خدا کی ایک تجلّی ہوتی ہے۔ وہ خدا کے سایہ میں ہوتا ہے مگر چاہئے کہ تقویٰ خالص ہو اور اس میں شیطان کا کچھ بھی حصہ نہ ہو ورنہ شرک خدا کو پسند نہیں اور اگر کچھ حصہ شیطان کا ہو تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ سب شیطان کا ہے۔ خدا کے پیاروں کو جو دکھ آتا ہے وہ مصلحت الٰہی سے آتا ہے۔ (خدا کے پیاروں کو بھی تکلیفیں یا پریشانیاں آتی ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے) ورنہ ساری دنیا اکٹھی ہو جائے تو ان کو ایک ذرہ بھر تکلیف نہیں دے سکتی‘‘۔ فرمایا ’’چونکہ وہ دنیا میں ایک نمونہ قائم کرنے کے واسطے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کی راہ میں تکالیف اٹھانے کا نمونہ بھی وہ لوگوں کو دکھائیں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے کسی بات میں اس سے بڑھ کر تردّد نہیں ہوتا کہ اپنے ولی کی قبض روح کروں‘‘۔ (اللہ تعالیٰ تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ اپنے ولی کو فوت کرے۔) ’’خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے ولی کو کوئی تکلیف آوے مگر ضرورت اور مصالح کے واسطے وہ دکھ دیئے جاتے ہیں اور اس میں خود ان کے لئے نیکی ہے کیونکہ ان کے اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔‘‘ (دکھ دیئے جاتے ہیں تو اس دکھ میں، تکلیف میں اُن سے بجائے جزع فزع کرنے کے، شور مچانے کے ان کے اعلیٰ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔)

فرمایا کہ ’’انبیاء اور اولیاء اللہ کے لئے تکلیف اس قسم کی نہیں ہوتی ...... جس میں اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے بلکہ انبیاء شجاعت کا ایک نمونہ قائم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اسلام کے ساتھ کوئی دشمنی نہ تھی مگر دیکھو جنگ اُحد میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے۔ اس میں یہی بھید تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

شجاعت ظاہر ہو جبکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے مقابلہ میں اکیلے کھڑے ہو گئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ ایسا نمونہ دکھانے کا کسی نبی کو موقع نہیں ملا‘‘۔ فرمایا کہ ’’ہم اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ صرف اتنے پر وہ مغرور نہ ہو جائے کہ ہم نماز روزہ کرتے ہیں یا موٹے موٹے جرائم مثلاً زنا چوری وغیرہ نہیں کرتے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ان خوبیوں میں تو اکثر غیر فرقہ کے لوگ مشرک وغیرہ تمہارے ساتھ شامل ہیں‘‘۔ (مشرک بھی بہت سارے ایسے ہیں جو ایسی نیکیاں کرتے ہیں ان کے اخلاق بہت اچھے ہیں۔) فرمایا کہ ’’تقویٰ کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے‘‘ (مثال دے رہے ہیں آپ) ’’کہ تُو نے قلم چرایا ہے تو تو کیوں غصہ کرتا ہے‘‘۔ (اگر کسی پہ کوئی جھوٹا الزام لگا دیتا ہے مثلاً چھوٹا سا الزام ہی ہے کہ میں نے یہاں قلم رکھا تم نے اس کو اٹھا لیا اس پہ دوسرے کو غصہ آ جاتا ہے۔ فرمایا کیوں، غصے کی کیا ضرورت ہے۔) فرمایا کہ ’’تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے‘‘۔ (اس چیز پر غصے سے بچنا تو خدا کے لئے ہے۔) ’’یہ طیش اس واسطے ہوا کہ رُو بحق نہ تھا‘‘۔ (جو غصہ تمہیں آیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے تمہارا تعلق نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے بعض لوگوں کو ذرا ذرا سی بات پر غصہ آ جاتا ہے۔ اگر اللہ سامنے یاد رہے تو کبھی غصہ نہ آئے۔) فرمایا ’’جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے‘‘۔ (اس چیز کو یاد رکھو۔) فرمایا کہ ’’اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو‘‘۔ (کسی کو الہام ہو گیا، کسی کو رؤیا ہوا، کوئی سچی خوابیں آ گئیں، کشف ہو گیا) ’’بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو‘‘۔ (یہ نہ دیکھو کہ کس کو کیا سچی خوابیں آ رہی ہیں کہ نہیں آ رہیں۔ یہ دیکھو کہ تقویٰ ہے کہ نہیں۔) ’’جو متقی ہے اُسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں‘‘۔ (جتنے مرضی کوئی الہام سناتا رہے۔ اگر اس میں تقویٰ نہیں ہے، لوگوں کے حق مار رہا ہے، ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آ جاتا ہے تو وہ چاہے جتنی مرضی سچی خوابیں سنائے کوئی سچی خواب نہیں۔) فرمایا کہ ’’ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے تقویٰ کو اس کے مُلہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے ہیں سب کا مدّعا یہی تھا کہ تقویٰ کی راہ سکھلائیں۔ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ (الانفال:35)‘‘ (اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حقیقی ولی جو ہیں وہ متقیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں۔) ’’مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے۔ کمال نبی کا کمالِ اُمّت کو چاہتا ہے‘‘۔ (نبی کا کمال اس کی اُمّت کے کمال کو چاہتا ہے۔) فرمایا کہ ’’چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ کمالات نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختمِ نبوت ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنا لے۔ (جو خاتم النبیین ہے تو اس خاتم النبیین کو ماننے والے کو خود بھی تقویٰ کے وہ معیار حاصل کرنے چاہئیں جو اعلیٰ ترین معیار ہوں اس لئے فرمایا کہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بناؤ)۔

فرمایا کہ ’’دیکھو امتحان دینے والے محنتیں کرتے ہیں۔ مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں‘‘۔ (اس طرح پڑھ پڑھ کے بیچارے کمزور ہو جاتے ہیں جس طرح کوئی ٹی بی کا مریض ہو۔) ’’پس تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ‘‘۔ (تقویٰ بھی ایک امتحان ہے اس کے لئے بھی محنت کرنا پڑتی ہے۔) ’’جب انسان اس راہ پر قدم اٹھاتا ہے تو شیطان اس پر بڑے بڑے حملے کرتا ہے لیکن ایک حد پر پہنچ کر آخر شیطان ٹھہر جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے کہ جب انسان کی سفلی زندگی پر موت آ کر وہ خدا کے زیر سایہ ہو جاتا ہے۔ وہ مظہر الٰہی اور خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے کہ انسان اپنی تمام طاقتوں کو خدا کی طرف لگا دے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 302-301، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر تقویٰ کے ہی حوالے سے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے‘‘۔ (تقویٰ کے ذریعہ سے ہمیں بلاوجہ غصہ جو آ جاتا ہے یا بلاوجہ کسی کا غصہ ہمارے پر ہو اس کا مقابلہ کرنا ہے۔) ’’بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے‘‘۔ (کسی کے غصے سے خود مغلوب الغضب نہ ہو جاؤ اور وہی حرکت خود نہ شروع کر دو) فرمایا کہ ’’عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔‘‘ (تکبر اور غرور جو ہیں یہ بھی غصے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے‘‘۔ (تکبر و غرور ہو تو انسان کو غصہ آتا ہے۔ کسی نے کچھ کہہ دیا تو ذرا سی بات پہ غصہ چڑھ گیا۔ صرف وجہ یہی ہے کہ اس میں تکبر ہے) فرمایا ’’کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ (کسی کو کم سمجھیں) خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت کا بیج بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے‘‘۔ (جو اپنے آپ کو کسی بھی لحاظ سے بڑا سمجھتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے کی تحقیر کر رہا ہے اور دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور یہ حقارت سے دوسرے کو دیکھنا، فرمایا کہ ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے) ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں‘‘۔ (بڑا آدمی ہو، امیر آدمی ہو تو بڑے ادب سے ملتے ہیں۔ بڑا عزت احترام کرتے ہیں) ’’لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔‘‘ (کسی مسکین اور غریب آدمی کی بات کو سنے اور بڑے آرام سے سنے، توجہ سے سنے) ’’اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ۔ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۔ (الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصول سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ (الحجرات:14)۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 36، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر تقویٰ کے بارے میں جماعت کو مزید نصیحت کرتے ہوئے، اس کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں‘‘ (جس قدر قوتیں انسان کو دی ہیں) ’’وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے‘‘۔ (ان کو انصاف سے اور جائز جگہ پر استعمال کرنا یہی ان کا صحیح استعمال ہے۔ اس سے وہ بہتر ہوتے ہیں۔ نشوونما پاتے ہیں۔ بڑھتے ہیں۔ صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مزید نیکی اجاگر ہوتی ہے۔) فرمایا ’’اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا‘‘۔ (جنسی قویٰ جو ہیں یا آنکھ جو ہے یہ کسی بدکام کے لئے نہیں دیئے گئے۔ آنکھ سے بدنظری کرنے کا نہیں کہا۔ یہ سارے قویٰ دیئے ہیں لیکن فرمایا کہ ان کا جائز استعمال کرو تو تزکیۂ نفس ہو گا۔) ’’جیسے فرمایا۔ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (المؤمنون:2) اور ایسے ہی یہاں بھی فرمایا۔ متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ‘‘۔ (یہ اس کی تشریح بیان کر رہے ہیں۔) ’’یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں‘‘۔ (لوگ کہتے ہیں نماز میں توجہ نہیں رہتی تو بہتوں کے ساتھ یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ ڈگمگاتی ہے تو اسے کھڑا کرتے ہیں۔) ’’خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ باوجود خطرات نفس بلا سوچے سمجھے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں‘‘۔ (پہلے ایمان بالغیب ہوتا ہے آخر پھر وہی ایمان بالغیب جو ہے وہ یقین تک لے جاتا ہے اور) ’’یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے‘‘۔ (یعنی مسلسل کوشش کرنے والے لوگ جو ہیں وہی پھر اس سڑک پر چلتے ہیں جو ہدایت کی طرف لے جانے والی ہے۔) ’’اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے‘‘۔ (یہ سارا بیان کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں) ’’سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 35، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے‘‘۔ ایک فارسی شعر کا مصرعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ: سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بردل‘‘

(کہ جو بھی بات دل سے نکلتی ہے وہ دل پر ضرور بیٹھتی اور اثر کرتی ہے۔ پس ایک مومن کی ہر بات دل سے نکلنی چاہئے اور دوسروں کے لئے بھی فلاح کا موجب ہونی چاہئے اور یہی پھر اپنی فلاح کا بھی باعث بنتی ہے۔) فرمایا ’’پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو‘‘۔ (اگر دوسروں کے دلوں پر اثر کرنا ہے تو پہلے اپنے اندر عملی طاقت پیدا کرو۔ اپنے دل کو پہلے اس قابل بناؤ کہ ساری نیکیاں اس میں قائم ہو جائیں اور پھر ان پر عمل بھی کرو۔) فرمایا ’’کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ زبان سے قیل و قال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔ بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر منبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبر، غرور اور بدکاریوں سے بچو مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کر لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 67، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ کہنے سے پہلے خود عمل کرو۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف:3)۔ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 67، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پس اس پر اگر قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنا ہے تو اس طرف بھی غور کرنا ہو گا۔ پھر اس نصیحت کو خاص طور پر ہمیں چاہئے کہ ہم خود پہلے اپنا جائزہ لیں اور ہر ایک کو لینا چاہئے اور یہ بنیادی نصیحت خاص طور پر عہدیداروں کو بھی یاد رکھنی چاہئے جو دوسروں سے تو اپنے اندر تبدیلی کی توقع رکھتے ہیں، ان کو نصائح کرتے ہیں لیکن اگر اپنے معاملہ میں ایسی صورتحال پیدا ہو جائے تو بالکل اس کے الٹ کرتے ہیں یا اس میں حیل و حجّت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکموں کو اور اس کے رسول کے حکموں کو پھر ثانوی حیثیت دے دیتے ہیں۔ کئی ایسے معاملے سامنے آ جاتے ہیں۔

پھر مزید قول و فعل میں تطابق کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصے میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 68-67، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

اور یہی ہمیں حکم ہے کہ آپ کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کریں۔

پھر صرف ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جو جماعت کے تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے اور ماں باپ کے لئے بھی ضروری ہے اور جو نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مسّ نہیں ہوتا‘‘۔ (کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس طرف صحیح طرح توجہ نہیں پھیرتے۔) ’’پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں‘‘۔ (کسی فلاسفر کے یا کسی scientist کے خدا کے بارے میں یا دین کے بارے میں اعتراض جب پڑھتے ہیں تو شکوک اور وساوس شروع ہو جاتے ہیں۔) ’’تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتدا ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 70، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پس والدین کو بچوں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور نوجوانوں کو خود اپنا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور جماعت احمدیہ میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف، اس کی تفاسیر، اس کثرت سے لٹریچر موجود ہے کہ اس کو اگر پڑھا جائے تو تمام اعتراضات اور وساوس بڑے آرام سے دور ہو جاتے ہیں۔

پھر باہمی اخوت اور اتفاق اور محبت کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہمت اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے''۔ (پھر مقصد پورے نہیں ہوں گے اگر آپس میں اختلافات ہوئے۔ اس لئے اختلافات کو ختم کرو۔ اتحاد پیدا کرو۔) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو''۔ (محبت کا تقاضا کیا ہے کہ تم چاہے جانتے ہو یا نہیں جانتے ایک تو اس کے لئے دعا کرو اور دوسرے کسی کو بتائے بغیر اس کے لئے دعا کرو) اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہو''۔ (دوسرے کو نہیں پتا کہ کون کس کے لئے دعا کر رہا ہے لیکن جب اس طرح کوئی کرتا ہے تو فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے) فرمایا ''کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو''۔

فرمایا: ''مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران:104) یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جبتک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (بلکہ فرمایا کہ) وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبق کیا ہے۔ بخل ہے۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔'' (بڑی تکلیف سے آپ فرما رہے ہیں کہ جو بخل بھی رکھتے ہیں۔ رعونت ہے۔ خود پسندی ہے اور اپنے جذبات پر قابو نہیں پاتے۔ ان لوگوں کو فرمایا۔) ''ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روز مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخوں کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر اس کو سرسبز نہیں کر سکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 49-48، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

چاہے اس کا ظاہر میں کسی کو پتا ہو یا نہ پتا ہو لیکن جو شخص بھی کمزور ہے وہ ان باتوں سے فیضیاب نہیں ہوگا یا پھر ان دعاؤں سے حصہ نہیں پا سکے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد کے لئے کی ہیں۔ پس اس بارے میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران:56)۔ یہ تسلی بخش وعدہ ناصرت میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا''۔ (یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک میں بالا دست کرنے والا ہوں، فوقیت دوں گا۔)

فرمایا کہ یہ وعدہ تو بیشک ابن مریم سے ہوا تھا ''مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔'' (فرمایا کہ) ''اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو اَمّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے تو یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ مَیں پھر ایک بار لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر نہ صرف میری ذات تک بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کامل کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی مگر اس پر بس نہیں ہوتی اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔ اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 103 تا 105، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

پھر قبولیت دعا کی شرائط کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ''یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدّنظر رکھے اور اس کے غناءِ ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنا لے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سدّ اور چٹان بن جاتی ہیں۔ (ایک روک بن جاتی ہیں) اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہیں''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 108، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

فرمایا ''چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدۃ:28) گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ (وعدہ خلافی کوئی نہیں ہوتی۔) جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران:10)

پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمانی کا حصہ لے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 109-108، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

فرمایا: ''یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آ سکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونو باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 167، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

فرمایا ''اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا مَیں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 167، مطبوعہ انگلستان۔ ایڈیشن 1985ء)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں کو آپ علیہ السلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے والے ہوں اور ہمارے قدم ہر آن نیکیوں کی طرف بڑھنے والے قدم ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو ضائع کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ ان دعاؤں کا وارث بنیں جو آپ علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ اس دعا کے ساتھ میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سال کو ہمارے لئے ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی بیشمار برکات کا باعث بنائے۔

......☆......☆......☆......

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ احمدیوں کے دلوں میں قربانی کی اہمیت ڈالتا ہے اور وہ غیر معمولی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ جماعت میں وصیت کا ایک نظام ہے چندہ عام کا نظام ہے۔ اس کے علاوہ مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں اور احباب ان میں قربانی کی غیر معمولی مثالیں قائم کرتے ہیں۔ دو تحریکات تو مستقل تحریکات ہیں یعنی تحریک جدید اور وقف جدید۔ وقف جدید کی تحریک پہلے صرف پاکستان میں تھی پھر تمام دنیا میں عام کردی گئی اور اس کے بعد بھی اس میں بہت وسعت مزید پیدا کی گئی۔ وقف جدید کے ذریعہ سے بہت سے منصوبے غریب یا غیر ترقی یافتہ ملکوں میں سرانجام پا رہے ہیں

چندہ وقف جدید کے مختلف مصارف اور اس کے ذریعہ تکمیل پانے والے اور زیر تکمیل منصوبوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اٹھاونواں (58) سال 31 دسمبر 2015ء کو ختم ہوا اور اس سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں احباب جماعت کو 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ وصولی گزشتہ سال سے چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو چھپن پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس سال بھی پاکستان جو ہے وصولی کے لحاظ سے دنیا کی جماعتوں میں سرفہرست ہی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی تحریک میں شامل ہونے والوں کی تعداد بارہ لاکھ 35 ہزار سے اوپر جا چکی ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ گنجائش ہے۔ اس میں شمولیت کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری ہے

چندوں کا نظام ہی ایسا نظام ہے جس کی وجہ سے رابطے بھی رہتے ہیں اور خود چندہ دینے والوں کو چندے کی برکات کا پتہ چلتا ہے اور پھر ان میں شوق پیدا ہوتا ہے

مختلف ممالک سے مالی قربانی میں حصہ لینے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

وقف جدید کی مالی قربانی میں پاکستان کے بعد دنیا بھر میں برطانیہ پہلے نمبر پر۔ امریکہ دوسرے نمبر پر اور جرمنی تیسرے نمبر پر رہے مقامی کرنسی میں وصولی کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک پر رہے۔ مختلف پہلوؤں سے نمایاں قربانی کرنے والے ممالک، اضلاع اور جماعتوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس سال میں اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر جہاں قربانی کی توفیق دے وہاں تعداد میں بھی اضافہ فرمائے

مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ پاکستان) اور مکرم احمد شیر جوئیہ صاحب آف بیلجیم کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08 جنوری 2016ء بمطابق 08 صلح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام ہوا کہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّخِذْنِیْ وَكِيْلًا (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 401) کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تُو مجھے ہی اپنا کارساز بنا۔

اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی تسلی دلا دی کہ تجھے کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تیرے سب کام سنوارنے والا مَیں ہوں۔ تیرے کاموں کو چلانے والا مَیں ہوں۔ مَیں ہی ان سب کاموں کی نگرانی کرنے والا ہوں اور میں ہی ان کاموں کے لئے وسائل بھی مہیا کرنے والا ہوں۔ جب تُو نے مجھے اپنا معبود بنا لیا اور جب میں نے تجھے دین کی اشاعت کے لئے کھڑا کیا تو پھر کسی پریشانی کی ضرورت نہیں۔ مَیں ہی تیرے سب کام سنوارنے کی طاقت رکھتا ہوں اور سنواروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی اس کی مختصر سی وضاحت فرمائی ہے کہ یعنی مَیں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس الہام پر مجھے خوف پیدا ہوا اور میرے دل پر لرزہ پڑا کہ شاید اللہ تعالیٰ کی نظر میں میری جماعت اس قابل نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کا نام بھی لے۔ آپ نے جماعت کو توجہ دلائی کہ یہ الہام ایسا ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے۔ تمہاری مددوں کا محتاج نہیں ہے۔ نہ ہی تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے۔ جب اس نے اس سلسلے کو قائم فرمایا ہے تو اس کو چلانے کا بھی وہ انتظام کرنے والا ہے۔ آپ نے افراد جماعت کو فرمایا کہ تمہیں جو خدمت کا موقع ملتا ہے اس کو فضل الٰہی سمجھ کر کرو۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 498 اشتہار ''حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد'' اشتہار نمبر 253 مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ لمٹیڈ ربوہ)

پس آپ کی اس بات کو افراد جماعت نے سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوئے جس میں مالی قربانی بھی ہے جس کے بڑے اعلیٰ نمونے دکھائے۔ آپ کی زندگی میں بھی اور بعد میں بھی آج تک یہ نمونے دکھاتے چلے جا رہے ہیں۔ ان قربانیوں کو کرنے والے جماعت پر یہ قربانیاں کوئی احسان نہیں سمجھتے بلکہ قربانی کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اس الہام میں یہ بھی اشارہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت احمدیہ کا جاری نظام بھی ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اور اللہ پر توکّل کرتے ہوئے اسی سے مدد مانگنی ہے اور اسی پہ انحصار کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی ہر کام میں آسانیاں بھی پیدا کرتا چلا جائے گا۔ سب کام سنوارے گا اور کاموں کے انجام دینے کے لئے بھی سامان مہیا فرماتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے یہ نظارے ہم آج تک دیکھ بھی رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ احمدیوں کے دلوں میں قربانی کی اہمیت ڈالتا ہے اور وہ غیر معمولی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ جماعت میں وصیت کا ایک نظام ہے۔ چندہ عام کا نظام ہے۔ اس کے علاوہ مختلف تحریکات ہوتی رہتی ہیں اور احباب ان میں قربانی کی غیر معمولی مثالیں قائم کرتے ہیں۔ دو تحریکات تو مستقل تحریکات ہیں یعنی ''تحریک جدید'' اور ''وقف جدید''۔ وقف جدید کی تحریک پہلے صرف پاکستان میں تھی۔ پھر تمام دنیا میں عام کر دی گئی اور اس کے بعد بھی اس میں مزید بہت وسعت پیدا کی گئی۔ قربانی کے غیر معمولی نمونے افراد جماعت کی طرف سے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ پاکستان میں جب تحریک کی گئی تھی تو دیہاتی اور دور دراز علاقوں میں تربیتی اور تبلیغی کاموں میں تیزی

پیدا کرنے کے لئے یہ تحریک کی گئی تھی اور وقف جدید کو جاری کیا گیا تھا۔ پھر یہ تمام دنیا کے لئے جب عام کی گئی تب بھی اس کے مخصوص مقاصد تھے۔ خاص علاقوں کے لئے اس میں سے خرچ کیا جانا تھا۔ اس کے لئے جو علاقے مقرر تھے یا شروع میں جو تحریک کی گئی تھی وہ بھارت کے لئے تھی۔ پھر افریقہ اور دوسرے غریب ممالک کے علاقوں میں تربیت اور تبلیغ کے کام کو فعال کرنے کے لئے اسے جاری کیا گیا۔

ایک نوجوان عزیز نے مجھ سے سوال کیا کہ جب وقف جدید تمام دنیا میں جاری کر دی گئی ہے (پہلے تو صرف پاکستان میں محدود تھی) تو پھر اب تحریک جدید کے جاری رکھنے کی کیا ضرورت ہے یا اس کا کیا مقصد ہے؟ شاید اور کسی کے ذہن میں بھی یہ سوال اٹھے کہ اتنی تحریکات ہیں۔ ان کا کیا مقصد ہے؟ تو اس بارے میں مَیں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ وقف جدید یعنی اس کے اخراجات مخصوص ملکوں اور مخصوص علاقوں کے لئے ہیں۔ مغربی اور امیر ممالک سے وقف جدید کی مدّ میں جو چندہ آتا ہے وہ بھارت اور افریقہ کے عموماً دیہاتی علاقوں میں خرچ ہوتا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب یہ تحریک باقی دنیا کے لئے بھی عام کی تھی تو امیر ممالک میں وقف جدید کو جاری کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہندوستان کے اور قادیان کے جو اخراجات ہیں وہ وقف جدید سے پورے کئے جائیں جبکہ تحریک جدید سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں وہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں مرکز سے مدد کی ضرورت ہو کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ رقم مرکز میں آتی ہے اور وہاں سے اخراجات کئے جاتے ہیں۔

بہر حال وقف جدید کے ذریعہ سے بہت سے منصوبے غریب یا غیر ترقی یافتہ ملکوں میں سر انجام پا رہے ہیں۔ جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے سال کا بھی اعلان ہوتا ہے اس لئے میں وقف جدید کے حوالے سے آج بات کروں گا اور نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اور گزشتہ سال کی رپورٹ بھی پیش کروں گا جیسا کہ روایت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اٹھاونواں (58) سال 31 / دسمبر 2015ء کو ختم ہوا اور اس سال کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں احباب جماعت کو 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ وصولی گزشتہ سال سے چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو پچپن پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اس سال بھی پاکستان جو ہے وصولی کے لحاظ سے دنیا کی جماعتوں میں سرفہرست ہی ہے۔

باقی ممالک کی پوزیشنیں بتانے سے پہلے مَیں وقف جدید کی کچھ تھوڑی سی تفصیل بھی بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ بتایا ہے کہ سال 2015ء میں وقف جدید میں 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی وصولی ہوئی۔ اس میں سے کل وصولی کا جو تیسرا حصہ ہے وہ انہی ملکوں میں لگایا جاتا ہے۔ یعنی یہ غیر ترقی یافتہ یا کم ترقی یافتہ یا غریب ممالک جو ہیں ان سے ہی وصولیاں ہو رہی ہوتی ہیں اس لئے اس کل وصولی کا تیسرا حصہ ان ممالک سے آتا ہے اور انہی جگہوں پہ رہ جاتا ہے اور انہی ملکوں میں ان کے منصوبوں پر خرچ ہوتا ہے۔ بقایا جو دو حصے ہے اس میں سے بھی نصف قادیان اور بھارت کی جماعتوں کے لئے خرچ کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ رابعؒ نے تحریک شروع کی تھی اور اس مقصد کے لئے کی تھی۔ اور بقایا نصف، جو تیسرا حصہ ہے وہ پھر افریقہ اور دوسرے ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ ہندوستان میں اس سال میں بھی اُنیس (19) مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ دو مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس سال 23 مشن ہاؤس بنائے گئے۔ چار مشن ہاؤسز اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ قادیان میں بھی جلسہ گاہ اور مختلف پراجیکٹس جو ہیں ان کی تعمیر ہوئی، ان پر خرچ ہوا۔ نیپال بھی بھارت کے تحت ہی ہے۔ یہاں سے وکالت تعمیل و تنفیذ کنٹرول کرتی ہے اور بھوٹان میں بھی یہیں سے کنٹرول ہوتا ہے۔ بہر حال نیپال میں دو پختہ مساجد بنی ہیں اور دو عارضی شیڈ بنائے گئے۔

مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر پر ہر جگہ خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے۔ بھارت کی ایک جماعت میں بڑے عرصے کے بعد ہمارا وفد وہاں ایک گاؤں میں گیا تو لوگوں نے بتایا کہ ہم عرصہ ہوا احمدی ہوئے تھے اور ہمارے پاس نہ کوئی مسجد ہے، نہ مشن ہاؤس ہے اور مخالفین نے ہمیں یہ کہا کہ جماعت احمدیہ تو اب ختم ہو چکی ہے۔ یہاں تو اس صوبے کا جو مرکز ہے وہ بھی ختم ہو چکا ہے اور اب تمہیں جماعت میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ جماعت چھوڑ دو۔ تو اس طرح بہت ساری بیعتیں جو ماضی میں ہوتی رہیں وہ ضائع ہو گئیں کیونکہ رابطے نہیں رہے۔ اور جب تک مساجد نہ ہوں، جب تک مشن ہاؤسز نہ ہوں، جب تک معلّمین نہ ہوں ان جماعتوں کو قائم رکھا بھی نہیں جا سکتا۔ اس لئے جو بعض اعتراض ہوتے ہیں کہ اتنی تعداد کہاں گئی وہ تعداد اس لئے ضائع ہو گئی کہ ان کے رابطے نہیں رہے اور اس کے لئے اب جو plan کئے گئے ہیں وہ یہی ہیں کہ جہاں جہاں جماعتیں بنیں، جہاں جہاں بیعتیں ہوں اور افراد جماعت کی تعداد اچھی خاصی ہو جائے تو وہاں مساجد بھی بنائی جائیں اور افریقہ میں بھی اور بھارت میں بھی اور دوسری جگہوں پہ بھی مشن ہاؤس بھی بنائے جائیں۔

اس کے علاوہ جو کام ہوتے ہیں اس میں بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں دوران سال تربیتی کلاسوں کا انعقاد ہوا۔ کافی تعداد میں ریفریشر کورسز ہوئے اور ان پر بھی اخراجات ہوتے ہیں۔ اس وقت صرف ہندوستان میں جو معلّمین کام کر رہے ہیں ان کی تعداد بھی 1127 ہے۔ ان کے الاؤنسز ہیں۔ ان کی رہائشگاہیں ہیں اور ان کے سفر کے اخراجات ہیں۔ اس طرح کے بڑے وسیع اخراجات ہوتے ہیں۔

پھر افریقہ ہے۔ افریقہ کے 26 ممالک میں اس وقت 1287 لوکل معلّمین کام کر رہے ہیں۔ دیہاتوں میں مساجد کی تعمیر کے ساتھ بعض مقامات پر معلمین کی رہائش کے لئے کمرے یا مکان بھی تعمیر کئے گئے۔ پھر اس کے علاوہ جہاں معلّمین کو ٹھہرانے کے لئے تعمیر نہیں ہوتی کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا جماعتیں اگر قائم رکھنی ہیں پھر بہر حال معلّمین بھیجنے پڑتے ہیں گو ان کی تعداد ابھی بہت کم ہے اور ہمیں بہت زیادہ معلّمین چاہئیں لیکن بہر حال جس حد تک کوشش کی جا سکتی ہے کرنی چاہئے۔ تو جہاں ابھی فوری طور پہ مکان نہیں بن سکتے وہاں کرائے پر مکان لئے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی افریقہ میں ہی مثلاً 372 ایسی جماعتیں ہیں جہاں کرائے پر مکان لے کر وہاں ان معلّمین کو رکھا ہوا ہے۔

اس سال میں افریقہ میں 130 مساجد مکمل ہوئی ہیں۔ 47 مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں اور ان کا جو منصوبہ ہے اس سال میں ہی 95 مزید مساجد بنانے کا بھی ہے۔

پھر افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 82 مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ تیرہ (13) ممالک میں اکیس (21) مشن ہاؤسز زیر تعمیر ہیں اور اس کے علاوہ بھی تعمیری منصوبے ہیں۔ افریقہ میں تربیت کے لئے، نومبائعین کی تربیت کے لئے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز بھی ہوتے ہیں۔ دو ہزار ایک سو چھپن ((2156 مقامات پر سینتیس ہزار کے قریب تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز مکمل کئے گئے اور اس میں تقریباً ایک لاکھ نو مبائعین نے شرکت بھی کی۔ 1132 اماموں نے ٹریننگ لی۔ نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے مختلف ممالک میں ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا اور بہت سارے جو شریف الطبع مساجد کے امام بھی بیعت کرتے ہیں اور احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو ان کی بھی نئے سرے سے تربیت کرنی پڑتی ہے۔ انہیں تربیت دینی پڑتی ہے۔ صحیح اسلام کے بارے میں مسائل سکھانے پڑتے ہیں۔ ان کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔ تو اس لئے جیسا کہ میں نے بتایا اماموں کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ان کی جو کلاسز ہیں وہ ہفتے سے لے کے دو ہفتے تک سال کے مختلف اوقات میں، سال کے مختلف حصوں میں لگتی ہیں۔ ان پر رہائش اور خوراک وغیرہ کے اخراجات آتے ہیں۔ یہاں جو رپورٹیں میرے سامنے آئی تھیں اس میں مَیں دیکھ رہا تھا کہ برکینا فاسو اور نائیجر کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کام بہت بہتر ہو سکتا ہے جو یہ نہیں کر رہے۔

بہر حال اب شامل ہونے والوں کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ پہلے تو مَیں نے بتایا تھا کہ یہ اتنا اضافہ ہوا۔ اب ہے وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد۔ 2010ء میں یہ تعداد چھ لاکھ تھی۔ اُس وقت مَیں نے خاص طور پر مختلف جماعتوں کو تحریک کی تھی کہ تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک چندے کے نظام میں شامل نہیں کریں گے۔ اب اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان شامل ہونے والوں کی تعداد بارہ لاکھ سے اوپر جا چکی ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ گنجائش ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا چندوں میں شمولیت کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان میں بھی ترقی نہیں ہو سکتی اور پھر چندوں کا نظام ہی ایسا نظام ہے جس کی وجہ سے پھر رابطے بھی رہتے ہیں اور خود چندہ دینے والوں کو چندے کی برکات کا پتا چلتا ہے اور پھر ان میں شوق پیدا ہوتا ہے۔ چند ایک واقعات بھی اس کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

تنزانیہ کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کی رہنے والی ایک نومبائع خاتون نے صرف ایک ماہ پہلے بیعت کی تھی۔ ان کو جب وقف جدید کی برکات کے بارے میں بتایا گیا تو کہنے لگیں کہ اس وقت میرے پاس رقم تو نہیں ہے لیکن چونکہ چندہ کی ادائیگی کا سال ختم ہو رہا ہے۔ مَیں چندے کی برکت سے محروم نہیں ہونا چاہتی تھوڑا سا انتظار کریں۔ چنانچہ وہ اپنے گھر گئیں۔ گھر میں انڈے پڑے ہوئے تھے۔ وہاں سے انڈے لئے۔ وہ جا کے بازار میں بیچے اور دو ہزار شلنگ ان کی قیمت وصول ہوئی۔ وہ آ کے چندہ وقف جدید میں دے گئیں۔ اب یہ صرف ایک مہینہ پہلے احمدی ہوئیں اور ان کو یہ احساس ہوا کہ چندہ دینا ضروری ہے۔

اسی طرح ایک نومبائع ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ جو رقم تھی وہ میں نے چندے میں دے دی۔ کسی نے ان کی رقم دینی تھی۔ کہتے ہیں وہ رقم میں نے چندے میں دے دی اور بڑے عرصے سے کسی شخص سے رقم مانگ رہے تھے جس نے ان سے ادھار لیا ہوا تھا، قرض لیا ہوا تھا اور واپس نہیں کر رہا تھا۔ چندہ دینے کے فوراً بعد ہی اس کا پیغام آیا کہ تمہاری وہ رقم میرے پاس پڑی ہوئی ہے وہ لے جاؤ اور وہ اس رقم سے چار پانچ گنا زیادہ تھی جو انہوں نے چندے میں دی۔

پھر گیمبیا کی ایک خاتون ہیں انہوں نے دو سال پہلے بیعت کی تھی۔ ان کی شادی کو دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ گزشتہ سال جب وقف جدید کے چندہ کی تحریک کی گئی تو انہوں نے اپنی استعداد کے مطابق چندہ ادا کیا اور پھر مجھے بھی دعا کے لئے لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے اب دو جڑواں بچوں سے نوازا ہے اور یہ کہتی ہیں کہ مجھے اب سمجھ آئی کہ چندے کی برکات کیا ہیں؟

پھر گیمبیا سے ہی امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کے ایک دوست ہیں۔ ایک سال سے بیمار تھے اور بیماری کے دوران نہ چل سکتے تھے، نہ پھر سکتے تھے، نہ کوئی کام کر سکتے تھے۔ اس وجہ سے مالی حالت بھی بہت زیادہ خراب تھی۔ چنانچہ گزشتہ سال جب وقف جدید کی تحریک کی گئی تو ان کے پاس پانچ ڈلاسی تھے جو ان کو کسی نے صدقے کے طور پر دیئے تھے۔ وہ پانچ ڈلاسی انہوں نے وقف جدید میں ادا کر دیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ایسا فضل کیا کہ جو شخص چلنے پھرنے سے قاصر تھا اس کے کام میں ایسی برکت ڈالی کہ اب جانوروں کا ایک ریوڑ ان کے پاس ہے اور وہ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ سب فضل فرمایا کہ میری فصلیں بھی اچھی ہونے لگ گئیں اور میرے پاس جانوروں کا بڑا ریوڑ آ گیا یہ سب چندے کی برکات ہیں۔

گیمبیا سے ہی امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون کا خاوند سات سال پہلے اچانک غائب ہو گیا۔ خاتون بڑی پریشان رہتی تھی۔ اس کو لوگ کہتے تھے کہ اتنا عرصہ ہو گیا وہ نہیں آیا۔ فوت ہو چکا ہو گا۔ تم شادی کر لو۔ وہ کہتی تھی نہیں۔ بہر حال چندے کے لئے جب ان کے پاس گئے۔ وقف جدید کا چندہ انہوں نے دینا تھا۔ پانچ ڈلاسی انہوں نے چندہ ادا کر دیا اور کہتی ہیں کہ اس چندے کی ادائیگی کے بعد مجھے ایک ذہنی سکون مل گیا۔ اور پھر نہ صرف ذہنی سکون ملا۔ دو ماہ کے بعد ہی اچانک ایک دن ان کا خاوند صحیح سالم گھر پہنچ گیا جو کہیں کسی وجہ سے پھنس گئے تھے یا کسی ایسی جگہ چلے گئے تھے جہاں سے آنا مشکل تھا۔ بہر حال ان کے وہ حالات ٹھیک ہو گئے۔ خاوند بھی آ گیا اور اب اللہ کے فضل سے ان کے بیٹی بھی پیدا ہوئی۔

فِن لینڈ سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ 510 یورو میرا پچھلے سال کا وعدہ تھا۔ اس سال میں نے کہا چلو حالات ٹھیک نہیں تو میں نے اپنا وعدہ ایک سو یورو کر دیا کہ زیادہ نہیں دے سکتا۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح پکڑا کہ ایک دن اچانک میری گاڑی سڑک پر خراب ہو گئی اور اس کو مرمت کے لئے ورکشاپ لے جانا پڑا۔ جو بِل آیا وہ بعینہٖ اتنا تھا جتنا پہلے انہوں نے وعدہ کیا ہوتا تھا یعنی 510 یورو۔ تو گھر پہنچتے ہی انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اصل میں مجھے سبق دیا ہے۔ پھر فوری طور پہ انہوں نے اپنا وقف جدید کا وعدہ پورا کیا اور چندہ ادا کیا۔

سیرالیون کی ایک احمدی خاتون پرائمری سکول کی ہیڈ مسٹرس ہیں۔ کہتی ہیں کہ مشنری صاحب نے چندے کی تحریک کی۔ میرے پاس رقم نہیں تھی۔ پہلے میں دے چکی تھی۔ کہتی ہیں میرا ایک بھائی تھا جو بڑے عرصہ سے عیسائی ہو گیا تھا اور مجھ سے ناراض تھا کہ تم بھی عیسائی ہو جاؤ اور چھوڑ کے امریکہ چلا گیا تھا۔ خیر کہتی ہیں میں نے مشکل سے چندہ تو ادا کر دیا گو حالات ایسے نہیں تھے۔ ایک دن اس کا فون آیا اور اس نے کہا کہ ٹھیک ہے تم بیشک مسلمان رہو۔ احمدی رہو۔ مجھے کوئی

اعتراض نہیں ہے لیکن بہرحال مجھے تحریک ہوئی ہے کہ میں تمہاری مدد کروں۔ اس لئے میں تمہیں ایک بڑی رقم بھیج رہا ہوں۔ چنانچہ اس نے رقم بھیجی۔ بھائی سے رابطہ بھی ہو گیا اور کشائش بھی پیدا ہو گئی۔

ہندوستان سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ کوئمبتور (Coimbator) کے ایک دوست اپنی بیٹی کے لئے زیور خریدنے بازار گئے۔ زیور پسند کر رہے تھے کہ جمعہ کا وقت ہو گیا۔ انہوں نے دکاندار سے کہا کہ ہم نماز پڑھ کے آتے ہیں۔ پھر زیور لیں گے۔ خطبہ جمعہ میں ان کو میرے خطبہ کا خلاصہ سنایا گیا جس میں تحریک جدید کے چندے کے نئے سال کا اعلان تھا۔ چندے کے بارے میں بتایا گیا اور اس میں ایک نابینا خاتون کی مالی قربانی کا واقعہ بھی مَیں نے سنایا تھا۔ اس کا ان دوست پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے نماز کے بعد بجائے زیور خریدنے کے وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اور مسجد سے باہر آ کر جب اپنی اہلیہ سے اس بات کا ذکر کیا تو وہ بھی بہت خوش ہوئیں اور کہنے لگیں کہ خطبہ کے دوران مَیں نے بھی یہی ارادہ کیا تھا کہ یہ چندہ دے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بیٹی کے زیور کا کوئی اور انتظام کر دے گا۔

ہندوستان میں سہارنپور سے ہی انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ یوپی کے ایک گاؤں میں ایک احمدی دوست کے گھر وقف جدید کی وصولی کے لئے گئے تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ عید آنے والی ہے اور میرے پاس صرف دو سو روپے ہیں۔ چاہو تو عید کے کپڑے بنا لو چاہو تو چندہ ادا کر دو۔ اس وقت موصوفہ نے کہا کہ پہلے چندہ ادا کریں کپڑے تو بعد میں بن جائیں گے۔ ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ یہ ان کے گھر دوبارہ چندہ لینے گئے تو ان کا گھر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ موصوف نے بتایا کہ ہم نے جب سے چندہ ادا کیا ہے تب سے ہمارے پاس بہت کام آیا ہے۔ پہلے تو میں کھیتوں میں دوسروں کا ٹریکٹر چلاتا تھا اب اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا ہے کہ میں نے خود اپنا ٹریکٹر خرید لیا ہے اور کام میں بے انتہا برکت پڑ گئی ہے۔

ہندوستان سے ہی اڑیسہ کی ایک جماعت جگت گیری ہے (میرا خیال ہے یہ اڑیسہ میں ہی ہے)۔ بہرحال جو بھی جگہ ہے وہاں کے ایک شخص قرضے میں ڈوبے ہوئے تھے اور اس کی وجہ سے لوگوں سے چھپتے پھر رہے تھے۔ چھپ چھپا کر اپنا وطن چھوڑ کے حیدرآباد چلے گئے۔ خیر ان کو (انسپکٹر وقف جدید کو) جب ان کے بارے میں علم ہوا تو ان کے پاس پہنچے۔ وہاں رابطہ ہوا۔ مربی صاحب نے یا انسپکٹر صاحب نے ان کو چندے کی اہمیت بتائی۔ خیر انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنا چندہ ادا کر دیا اور جماعت سے رابطہ بھی رکھا۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ آمدنی پیدا ہونی شروع ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے سارے قرضے بھی اتار دیئے اور نہ صرف ان کے قرضے اتر گئے جس کی وجہ سے چھپتے پھرتے تھے بلکہ کہتے ہیں میں نے اپنا مکان بھی خرید لیا۔ اب انہوں نے اپنا وعدہ اس سے کئی گنا بڑھ کے لکھوا دیا۔

بنگال اور سکّم کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ دارجلنگ جماعت کے ایک دوست دس سال قبل جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ اس سال جب وقف جدید کے بجٹ کے لئے ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے بتایا کہ والد کا آپریشن تھا جس میں ایک لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں اس لئے کافی تنگی ہے۔ موصوف نے اپنا وقف جدید کا بائیس ہزار روپے کا وعدہ جو اُن کا کافی بڑا وعدہ تھا، کم کر کے سترہ ہزار روپے کروا دیا لیکن جب وصولی کرنے کے لئے گئے تو بائیس ہزار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خیال آیا کہ میں ایک نیکی کو جب جاری کر چکا ہوں تو کیوں اس میں کمی کروں۔ تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ ایمانوں میں اضافہ کرتا ہے اور خود احساس پیدا کرواتا ہے کہ تم لوگ قربانیاں کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مزید وارث بنو۔

ماریشس سے ایک احمدی دوست بیان کرتے ہیں کہ 2015ء میں جب میری طرف سے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوا تو کہتا ہے میں سوچ میں پڑ گیا کہ میں نے تو کبھی یہ چندہ ادا نہیں کیا۔ خطبہ کے دوران ہی میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ اگر مجھے کام مل گیا تو پچیس ہزار ماریشین روپے جو تقریباً پانچ سو پاؤنڈ بنتے ہیں وقف جدید میں ادا کروں گا۔ کہتے ہیں چند دن بعد ہی مجھے پانچ لاکھ روپے کا ایک contract مل گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے وعدے کے بدلے میں بیس گنا زائد عطا فرمایا ہے اور اس کے ملتے ہی انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اپنا چندہ ادا کیا۔

بینن افریقہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں کے ایک مخلص احمدی آموسوں قدوس صاحب ہیں۔ نوجوان بچہ ہے۔ سولہ سترہ سال عمر ہے لیکن چندہ دینے میں مزدوری کر کے چندہ دیتے تھے لیکن ان کے بھائی بیمار تھے اور بڑے بڑے ہسپتالوں میں علاج کرانے کے باوجود فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ بہرحال بڑی فکرمندی تھی۔ انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے خط لکھا۔ خود بھی دعا کرتے رہے اور اس کے بعد ایک ہزار فرانک چندے کے طور پر بھی پیش کیا۔ کہتے ہیں کہ کیونکہ خاص طور پر اس نظر سے کیا تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ غیر معمولی طور پر ان کے بھائی کو شفا ہو گئی بلکہ یہ بیان کرنے والے وہاں کے مبلغ ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں کہا بھی کہ تمہارا بھائی بیمار ہے تمہیں ضرورت ہے ابھی تم یہ چندہ نہ دو، بعد میں دے دینا۔ اس نے کہا نہیں۔ اس نے نقد سودا کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی فوری طور پہ نوازا۔

بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست بڑی باقاعدگی سے چندہ دینے والے ہیں۔ یہ کہتے ہیں 4 ردسمبر 2015ء کی رات ڈاکوؤں کا ایک بہت بڑا گروہ مختلف گاؤں کی بھینسیں چُراتا ہوا ہمارے گاؤں میں بھی آ گیا اور اسلحے کے زور پہ وہ ان کی سب بھینسیں لے گئے۔ لیکن ڈاکوؤں کا یہ گروہ ابھی بھینسیں لے کر گاؤں سے نکلا ہی تھا کہ بڑے زور کی آندھی چلنی شروع ہو گئی اور تمام گائیاں بھینسیں جو تھیں بدک کر بھاگ گئیں اور یہ ڈاکو جو تھے ان پہ قابو نہ پا سکے۔ تو ان احمدی صاحب کی کوئی بیس کے قریب گائیاں تھیں جو ان کے پاس آ گئیں بلکہ باقی جانور بھی یہیں آ گئے اور پھر ان لوگوں کو واپس کئے اور لوگوں کو بتایا کہ یہ سب کچھ جو تمہیں بھی واپس ملا ہے میری وجہ سے اس وجہ سے یہ ملا ہے کہ مَیں باقاعدگی سے چندہ دینے والوں میں سے ہوں۔ افریقہ کے دور دراز ملکوں میں بیٹھے ہوئے یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد کس طرح ایمان میں ترقی کر رہے ہیں۔

آسٹریلیا کی ایک جماعت کے بارے میں سیکرٹری وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک خاتون نے گزشتہ سال وقف جدید کے بارہ میں خطبہ سنا اور وہ موصوفہ بڑی متاثر ہوئیں۔ اور دو ہزار ڈالر ان کے پاس تھے وہ فوری طور پر انہوں نے ادا کر دیئے۔

اسی طرح آسٹریلیا سے ہمارے مبلغ ایک بچے کا واقعہ لکھتے ہیں۔ یہ ان کے گھر والوں سے باتیں کر رہے تھے اور وہ بچہ قریب بیٹھا باتیں سن رہا تھا تو تھوڑی دیر کے بعد وہ گیا اور اپنی بُگّی (گلّہ، بُغچی) اٹھا کے لے آیا۔ اس میں دو سو ڈالر تھے کہ یہ میری طرف سے وقف جدید کا چندہ ہے۔

ناروے کے امیر صاحب نے بھی لکھا ہے کہ ایک نارویجین نومبائع خاتون ہیں۔ انہیں جب تحریک کی گئی تو فوری طور پر دو سو کرون ادا کر دیئے اور کچھ دن کے بعد موصوفہ نے بتایا کہ جس دن میں نے چندہ ادا کیا تھا اس سے اگلے روز ہی میرے boss نے مجھے بلا کر میری تنخواہ میں دو سو کرون کا اضافہ کر دیا حالانکہ میں نے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہیں کیا تھا۔ کہتی ہیں میں نے تو ایک دفعہ دو سو کرون دیئے تھے اور اب مجھے ہر ماہ دو سو کرون زائد مل رہے ہیں۔

کونگو کنشاسا میں ایک دوست ہیں۔ حال ہی میں بیعت کی ہے۔ ان کو جماعت کے مالی نظام سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے اسی وقت باقاعدگی سے چندے کی ادائیگی شروع کر دی۔ یہ نومبائع دوست بیان کرتے ہیں کہ چندے کی ادائیگی سے میرے مالی حالات میں بہت بہتری آ گئی ہے۔ اس سے پہلے میں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا تھا وہ بارآور نہ ہوتا تھا لیکن جب سے چندے کی ادائیگی شروع کی ہے خدا تعالیٰ کا ایسا فضل ہوا ہے کہ اب میرے پاس گائیاں بھی ہیں اور رزق میں بہت برکت پڑ گئی ہے۔

جرمنی کے نیشنل سیکرٹری وقف جدید لکھتے ہیں کہ جرمنی کی جماعت کا سیمینار تھا جس میں ایک نومبائع خاتون بھی شامل ہوئیں۔ جماعت کی صدر لجنہ نے انہیں بتایا کہ سیمینار کے بعد نومبائع خاتون نے وقف جدید میں چار سو یورو کی بڑی رقم ادا کی۔ یہ اپنی فیملی میں اکیلی احمدی ہیں اور ان کو بڑی مخالفت کا بھی سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مخالفت بھی دور فرمائے۔

امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ ایک خادم نے humanity first میں سیرین refugees کے لئے بصیغہ راز کہ نام نہ بتایا جائے پچیس ہزار ڈالر کی مدد کر دی تھی۔ ان کو وقف جدید کے لئے کہا گیا۔ پہلے ہی صف اول میں شامل تھے یا ان میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے ہچکچاہٹ کی اور صف دوم میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔ لیکن جب چندہ دینے کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ چندہ مَیں صف اول کے لوگوں کے برابر دوں گا۔ اس میں شامل کر لیں۔

تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست چند سال پہلے عیسائی سے احمدی ہوئے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ پچھلے سال رمضان میں اتفاقاً مارکیٹ میں آگ لگنے سے کئی دکانیں جل گئیں اور میری دکان کا سارا سامان بھی بالکل خاکستر ہو گیا۔ اسی دکان پر میرا انحصار تھا۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ مارکیٹ والے دوستوں نے مشورہ دیا کہ بنک سے سود پر قرضہ لے کر کاروبار کا دوبارہ آغاز کروں جیسا کہ میرے دوسرے پڑوسی کر رہے تھے لیکن میں نے کہا کہ میرا اللہ میرے حالات اور میری ضروریات کو جانتا ہے۔ توکّل بھی دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح بڑھاتا ہے۔ پھر عیسائیت سے احمدیت قبول کی تو کس طرح ایمان میں بڑھے۔ کہتے ہیں مَیں ہرگز ایسا کام نہیں کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ سود نہیں لوں گا چاہے اس میں بظاہر فائدہ کیوں نہ ہو۔ کہتے ہیں کچھ مقامی جماعت کے دوستوں نے اور کچھ جماعت نے میری تھوڑی سی مدد کی۔ بغیر میرے کہے یہ مدد کرتے رہے اور دوبارہ میں نے کام شروع کر دیا اور کاروبار میں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی کیونکہ میں نے ساتھ کاروبار شروع کرتے ہی اپنے چندے بھی بڑھا دیئے اور وعدے سے زیادہ ادائیگیاں کیں۔ کہتے ہیں ابھی میری دکان کو جلے چھ مہینے بھی نہیں ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے رزق میں اتنی برکت ڈالی کہ جو نئی دکان بنائی تھی اس میں ایسا کاروبار ہوا کہ پہلے کبھی مجھے اتنی آمد چھ مہینے میں بھی نہیں ہوتی تھی جتنی جلدی جلدی اب ہونے لگی۔ میری بیوی بیمار تھی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت بہتر ہے۔ کہتے ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا پھل ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پاک کمائی سے خرچ کرو تو برکت پڑتی ہے تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو کس طرح اس کا پھل دیا کہ انہوں نے کہا کہ میں غلط طریقے سے رقم نہیں لوں گا اور مدد لے لی، کچھ قرض لے لیا اور کاروبار شروع کیا اور اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاک کمائی سے دی ہوئی ایک کھجور کی بھی جو گٹھلی ہے اللہ تعالیٰ اسے پہاڑ بنا دیتا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ایک چھوٹا بچھڑا ہوتا ہے اور وہ بڑا جانور بن جاتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب حدیث 1410)۔ اسی طرح پاک کمائی سے کی گئی قربانی کو اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے۔ پس یہ نظارے اللہ تعالیٰ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جماعت کے افراد کو دکھاتا ہے۔

اب میں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کے بعد جو ممالک ہیں ان میں اس سال کُل ممالک میں دوسرے اور باہر کے ممالک میں پہلے نمبر پر برطانیہ ہے۔ یوکے پہلا نمبر۔ امریکہ دوسرے نمبر پہ۔ جرمنی تیسرے نمبر پہ۔ کینیڈا چوتھے پہ۔ ہندوستان پانچویں پہ۔ آسٹریلیا چھٹے پہ۔ انڈونیشیا اور اسی طرح ایک مڈل ایسٹ کی جماعت ساتویں پہ۔ اور مڈل ایسٹ کی ہی ایک اَور جماعت ہے وہ آٹھویں نمبر پہ ہے۔ بیلجیم نویں پہ اور گھانا دسویں پہ۔

مقامی کرنسی میں وصولی میں اضافے کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک پر ہے۔ اس کے بعد امریکہ ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔

بڑی جماعتوں میں فی کس ادائیگی کے لحاظ سے پہلے مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر دوبارہ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر چوتھے نمبر پر سوئٹزرلینڈ۔ پھر پانچویں نمبر پہ برطانیہ۔ چھٹے پہ آسٹریلیا۔ ساتویں پہ بیلجیم۔ آٹھویں پہ جرمنی اور نویں پہ کینیڈا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک وقف جدید کے شاملین میں بارہ لاکھ سے اوپر تعداد شامل ہوئی۔ بارہ لاکھ پینتیس ہزار سے اوپر لوگ شامل ہوئے اور گزشتہ سال سے ایک لاکھ چھ ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ افریقہ کے علاوہ شاملین میں جو اضافہ ہوا ہے اس میں اضافے کے لحاظ سے انڈیا نمبر ایک پہ ہے۔ پھر کینیڈا، برطانیہ اور امریکہ نمایاں ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اضافہ افریقہ کے ممالک میں ہوا ہے اور افریقہ میں پہلے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ پھر کیمرون ہے۔ پھر گنی کناکری ہے۔ پھر نائیجر ہے۔ پھر برکینا فاسو ہے۔ پھر مالی ہے۔ بینن ہے۔ تنزانیہ ہے اور یوگنڈا ہے۔

چندہ بالغان میں پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں اوّل لاہور ہے۔ دوسرے نمبر پہ ربوہ ہے۔ تیسرے پہ کراچی ہے۔ پاکستان میں اضلاع کی پوزیشن یہ ہے۔ پہلے نمبر پر فیصل آباد۔ پھر اسلام آباد۔ پھر سرگودھا۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر گجرات۔ ملتان۔ عمرکوٹ۔ نارووال۔ حیدرآباد اور بہاولپور۔

دفتر اطفال میں پاکستان کی تین بڑی جماعتوں میں اوّل لاہور۔ دوم کراچی۔ سوم ربوہ۔ اور اضلاع کی پوزیشن یہ ہے نمبر ایک پہ اسلام آباد۔ نمبر دو پہ فیصل آباد۔ نمبر تین گوجرانوالہ۔ نمبر چار گجرات۔ نمبر پانچ حیدرآباد۔ نمبر چھ ڈیرہ غازی

خان۔ نمبر سات ملتان۔ نمبر آٹھ کوٹلی (آزاد کشمیر)۔ نمبر نو میر پور خاص اور نمبر دس پشاور۔

برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ worcester park۔ پھر Raynes Park۔ پھر برمنگھم ویسٹ۔ پھر مسجد فضل۔ پھر ومبلڈن پارک۔ پھر Gillingham، پھر Cheam South، پھر نیو مالڈن۔ پھر بریڈ فورڈ ساؤتھ اور گلاسگو۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کے جو ریجنز ہیں وہ Midlands نمبر ایک پہ۔ پھر نارتھ ایسٹ۔ پھر لندن اے۔ پھر لندن بی اور پھر Middlesex ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔ سلیکون ویلی، Seattle، ڈیٹرائٹ، سنٹرل ورجینیا، لاس اینجلس ایسٹ، سلور سپرنگ، یارک/ہیرس برگ، بوسٹن، Houston North اور Dallas ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل امارتیں یہ ہیں۔ ہیمبرگ نمبر ایک پہ۔ پھر فرینکفرٹ، گروس گیراؤ، پھر ویزبادن، مورفلڈن والڈورف۔

اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو دس جماعتیں ہیں وہ Roedermark، نوایس، فریڈبرگ، Florsheim، کوبلنز، Hanau، ہنوفر، نِیڈا، وائن گارٹن اور فُلڈا ہیں۔

کینیڈا کی تین جو امارتیں ہیں وہ نمبر ایک پہ کیلگری۔ نمبر دو پہ وان۔ نمبر تین پہ وینکوور ہیں۔

پانچ بڑی جماعتیں۔ ملٹن جارج ٹاؤن نمبر ایک پہ۔ پھر ڈرہم۔ پھر ایڈمنٹن ویسٹ۔ پھر سسکاٹون نارتھ اور پھر آٹوا ویسٹ ہیں۔

اطفال میں کینیڈا کی پانچ نمایاں جماعتیں۔ ڈرہم نمبر ایک پہ۔ پھر کیلگری نارتھ ویسٹ۔ ملٹن جارج ٹاؤن۔ پھر پِیس ولیج ایسٹ۔ وُڈبرج ہیں۔

مَیں کئی مرتبہ پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں کہ دفتر اطفال میں جس طرح کینیڈا میں آرگنائز ہو کر کام ہو رہا ہے باقی دنیا کے جو بڑے ممالک ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے اور کام کرنا چاہئے۔ اس بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ دفتر اطفال صرف وقف جدید میں ہوتا ہے، تحریک جدید میں نہیں ہوتا۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں کیرالہ نمبر ایک۔ تامل ناڈو نمبر دو۔ جموں وکشمیر۔ تیلنگانا۔ پھر کرناٹکا۔ پھر ویسٹ بنگال۔ پھر اڑیشہ۔ پھر پنجاب۔ پھر اتر پردیش۔ پھر دہلی۔ پھر مہاراشٹرا ہیں۔ اور وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں نمبر ایک پے کارولائی۔ کالیکٹ۔ پھر حیدرآباد۔ پھر پاٹھاپریام۔ پھر قادیان۔ پھر کانُور ٹاؤن۔ پھر کلکتہ۔ پھر سُولُور۔ پھر بینگلور، پینگاڈی اور رِشی نگر۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں ملبرن ساؤتھ، کاسل ہِل، ماؤنٹ ڈروئیٹ، پینرِتھ، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پلمپٹن، برزبن ساؤتھ، برزبن لوگان، مارزڈن پارک اور بلیک ٹاؤن ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آسٹریلیا میں کسی نے مجھ سے سوال پوچھا تھا کہ وقف جدید میں اطفال کا دفتر ہے۔ تحریک جدید میں بھی ہے؟ تو واضح ہو کہ تحریک جدید میں کوئی نہیں۔ اطفال سے جو چندہ وصول کیا جاتا ہے اور خاص طور پہ زور دیا جاتا ہے وہ وقف جدید کے لئے ہے اور اس کے لئے علیحدہ دفتر ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس سال میں اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر جہاں قربانی کی توفیق دے وہاں تعداد میں بھی اضافہ فرمائے۔

اب مَیں نمازوں کے بعد دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب کا ہے جو 31ر دسمبر 2015ء کو رات دس بج کر چالیس منٹ پر تقریباً 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دل کی تکلیف تو ان کو تھی۔ چیک اَپ کے لئے ہسپتال گئے تھے۔ وہیں ان کو ڈاکٹر نے جو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ حالت ٹھیک نہیں ہے اور ان کو داخل کر لیا۔ پھر ان کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ پھر وینٹی لیٹر (Ventilator) پر شفٹ کیا گیا۔ پھر دوبارہ ان کو اس دوران میں ہی ہسپتال میں فالج کا بھی حملہ ہوا اور ہارٹ اٹیک بھی ہوا۔ پھر گردوں کی تکلیف بھی شروع ہو گئی اور ڈائلیسز (Dialysis) کیا جاتا رہا۔ بہرحال جب تیسری بار ان کو وہیں ہسپتال میں ہارٹ اٹیک ہوا تو پھر باوجود شاک (Shock) دینے کے ریکوری (Recovery) مشکل تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کے والد کا نام حاجی صالح محمد منگلا تھا۔ ان کا تعلق 171-168 چک منگلا سرگودھا سے ہے۔ والدہ کا نام صاحب بی بی تھا اور 1955ء میں آپ کے والد حاجی محمد صالح صاحب کی سربراہی میں چک منگلا کے 80 افراد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر ربوہ آ کر بیعت کی تھی اور اس کا ذکر بھی حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت ملی تھی۔ ان میں بچوں میں مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا بھی شامل تھے۔ ان کی عمر اس وقت صرف دس سال تھی۔ انہوں نے پرائمری تک تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پھر ربوہ سکول میں داخل کرنے کے لئے ان کے والد لے کے آئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں چھٹی کلاس میں داخلہ مل گیا۔ ان کے والد نے ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے ان کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ مَیں ایک چڑیا آپ کے سپرد کر رہا ہوں اسے باز بنا دیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ ثالثؒ نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ باز بنے گا اور اللہ تعالیٰ نے بعد میں ماشاء اللہ ان کو کافی خدمت کی توفیق دی۔ 61ء میں انہوں نے میٹرک پاس کیا۔ پھر تعلیم الاسلام کالج سے بی اے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے عربی کیا اور وہاں بھی پوزیشن لی۔ پھر 1966ء میں ایم۔اے عربی مکمل کرنے کے بعد 1980ء تک یہ 14 سال بطور لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ سکول کالج 1973ء میں شاید 74-75ء میں قومیائے گئے تھے۔ بہرحال 1980ء میں حکومت کی طرف سے احمدی اساتذہ کے مختلف مقامات پر تبادلوں کی وجہ سے آپ نے وہاں سے استعفیٰ دے دیا کیونکہ آپ خدمت کرنا چاہتے تھے اس لئے مطمئن نہ ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہوئے اور وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے دفتر میں آ جائیں۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ان کو رکھ لیا اور تین ماہ کے بعد آپ کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری بنا دیا۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کیا اور تا وقت وفات آپ ربوہ میں پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جب خلیفۃ المسیح الرابعؒ لندن آئے ہیں تو اس وقت آپ کو تقریباً ایک سال یہاں لندن میں بھی پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1982ء سے وفات تک سیکرٹری مجلس شوریٰ پاکستان کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ 68ء سے 83ء تک مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پر کام کیا۔ 86ء سے 2015ء تک انصار اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور اِس وقت نائب صدر تھے۔ آپ کی اہلیہ اور چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر دے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ ان کے ایک بیٹے محمد نیّر منگلا مربی سلسلہ ربوہ میں ریسرچ سیل میں ہیں۔ دوسرے عتیق منگلا واقف نَو ہیں اور میڈیکل لیب (Lab) ٹیکنیشن ہیں۔

ان کے داماد کہتے ہیں کہ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور ہر قسم کی پریشانی کا بڑی ہمت کے ساتھ خود ہی مقابلہ کرنے والے تھے اور کبھی بھی آپ کی زبان سے کسی بھی دکھ یا تکلیف کا اظہار میں نے نہیں سنا۔ ساری زندگی خدمت دین کے لئے وقف تھی۔ صبح شام دن رات تمام وقت جماعت کے کاموں میں مصروف رہتے تھے اور حقیقت میں انہوں نے وقف کا حق ادا کیا۔ یہ مَیں نے خود بھی ان کو دیکھا ہے۔

ان کے بیٹے نیّر احمد کہتے ہیں کہ تہجد کے لئے خود بھی بیدار ہوتے اور گھر والوں کو بھی اس کی تلقین کرتے اور بڑے سوز و گداز سے دعائیں کرنے والے تھے۔ باجماعت نمازوں پر جاتے ہوئے بچوں کو ساتھ لے کر جاتے۔

ان کی بیٹی عابدہ کہتی ہیں کہ خدا پر بہت توکّل تھا۔ بہت باہمت اور بلند حوصلہ کے مالک تھے۔ کوئی بھی مشکل ہوتی کبھی بھی چہرے اور زبان سے ظاہر نہ کرتے بلکہ خدا کے حضور روتے اور گڑگڑاتے اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر فرماتے اور خواہ کوئی بڑی بات ہو یا معمولی بات ہمیشہ خلیفۂ وقت سے مشورہ لیتے۔ غریب رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتے۔ بہو کہتی ہیں کہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے دھیمے مزاج کے، بہت مہمان نواز، ملنسار تھے۔ کبھی دفتر کی بات گھر میں آ کر نہیں کی بلکہ باہر سے اگر ہمیں کوئی بات پتا لگ جاتی تو کہتے اچھا تم نے یہ سنی ہے تو مجھے بھی بتا دو اور انہوں نے کوئی ایسا معاملہ جو دفتری ہو گھر آ کے کبھی ڈِسکس (Discuss) نہیں کیا۔

ان کی بہو اسلم بھروانہ صاحب شہید کی بیٹی ہیں۔ کہتی ہیں میرے والد کی شہادت کے بعد تو اور بھی زیادہ میرا خیال رکھا اور بہوؤں کو ہمیشہ ایک مقام دیا۔ گھر میں کوئی مسئلہ ہوتا تو بہوؤں کی رائے بھی لی جاتی۔ اصل میں گھروں کو جنت نظیر بنانے کا یہ صحیح طریقہ ہے۔

ان کے بھتیجے کہتے ہیں کہ ہمیشہ جماعت اور خلافت کے لئے ان کا ہر لمحہ قربان ہوتے دیکھا اور خلافت سے بڑا پیار کا تعلق تھا۔

ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب لکھتے ہیں کہ آٹھ سال سے مکرم منگلا صاحب کی بعض خوبیوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان خوبیوں میں سے نمایاں پہلو جو نظر آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ میں نے انہیں منکسر المزاج، نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک، ہمدرد، ملنسار، غرور اور نفرت سے پاک بہت عاجز انسان پایا۔ آپ شوگر بلڈ پریشر اور دل کی بیماری کے باوجود پنجوقتہ نمازوں کو التزام کے ساتھ مسجد میں جا کر ادا کیا کرتے تھے۔ خلافت سے انتہائی مخلص اور باوفا خدمتگار تھے۔

بشیر احمد صاحب کارکن دفتر پی ایس کہتے ہیں کہ مجھے ان کے ساتھ 22 سال کام کرنے کا موقع ملا اور ہمیشہ مجھ سے پیار اور محبت سے تعاون کیا اور ہمیشہ رہنمائی فرماتے رہے۔

پھر دفتر پی ایس کے ہی کارکن وسیم صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ خاکسار کا کوارٹر منگلا صاحب کے ساتھ ہی تھا۔ ایک دفعہ خاکسار کی والدہ بیمار ہو گئیں تو بار بار خاکسار سے ان کی صحت کے حوالے سے دریافت کرتے رہے۔

مرزا داؤد صاحب بھی کارکن پی ایس ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ 24 سال منگلا صاحب کے ساتھ کام کیا اور ہمیشہ

باقی صفحہ نمبر 21 پر ملاحظہ فرمائیں

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

کلام الامام

”ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالبِ دُعا: اللہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2015 از صفحہ 1

(مورخہ 22 ردسمبر 2015ء بروز منگل)

معائنہ کارکنان

22 دسمبر 2015 کو احمدیہ گراؤنڈ میں معائنہ کارکنان کی تقریب منعقد ہوئی۔ تمام کارکنان صبح وقت مقررہ سے پہلے اپنی اپنی لائنوں میں کھڑے ہو چکے تھے۔ ٹھیک ساڑھے دس بجے نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان تشریف لائے۔ اس موقعہ پر افسر جلسہ سالانہ محترم شعیب احمد صاحب۔ افسر جلسہ گاہ محترم مظفر احمد ناصر صاحب اور افسر خدمت خلق محترم رفیق احمد بیگ صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ نمائندہ حضور انور نے تمام منتظمین، نائبین اور معاونین کی ڈیوٹیوں کا جائزہ لیا اور شعبہ جات کے منتظمین سے مصافحہ کیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب نمائندہ حضور انور و صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے تمام کارکنان سے خطاب فرمایا۔ آپ نے مہمان نوازی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ نصائح بیان کیں۔ آپ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں کارکنان کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(مورخہ 26 ردسمبر 2015ء بروز ہفتہ)

پہلا دن۔ پہلا اجلاس

پرچم کشائی: مورخہ 26 ردسمبر 2015ء بروز ہفتہ صبح ٹھیک ۱۰ بجے مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ لوائے احمدیت لہرانے کے اثناء میں جلسہ گاہ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اور دیگر نعروں سے گونج اٹھی۔

افتتاحی اجلاس: جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے پہلے روز کی افتتاحی تقریب مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ حسب دستور کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ ظہور احمد صاحب آف پاکستان نے سورۃ النمل آیات 60 تا 63 کی تلاوت کی اور مکرم مولانا سید کلیم الدین احمد صاحب مرکزی قاضی دارالقضاء نے ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین جلسہ کو نظام وصیّت میں کثرت کیساتھ شامل ہونے کی درخواست کی۔ اس خطاب کے بعد محترم موصوف نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادتِ قدرت نما نہیں

مکرم نصر من اللہ صاحب اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر دعوۃ الی اللہ جنوبی ہند نے ''ہستی باری تعالیٰ قبولیت دُعا کے آئینہ میں'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے قبولیت دُعا سے متعلق چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات کی روشنی میں ہستی باری تعالیٰ کے دلائل پیش فرمائے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ مرکزیہ نے ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں سے سلوک آپؐ کے اُسوہ کے حوالہ سے (بالخصوص گستاخان رسولؐ سے آپؐ کا سلوک)'' کے عنوان پر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے حسن سلوک کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کرغستان سے تشریف لائے ہوئے نمائندہ نے تعارفی تقریر کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم مولانا مظفر احمد صاحب ناصر ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا۔ موصوف نے حاضرین جلسہ کو جماعت احمدیہ کرغستان کا سلام پہنچایا اور بتایا کہ پہلی بار جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک! قبول احمدیت سے قبل سچائی کی جستجو میں تھا۔ اسی دوران ایک احمدی سے ملا تو جماعت احمدیہ سے دلچسپی ہوئی۔ سن 2002ء میں بیعت کی۔ مکرم موصوف نے بتایا کہ وہاں کے لوگ اس نعمت سے تا حال محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری نسلیں صداقت احمدیت کو دیکھنے والی ہوں۔ انشاء اللہ احمدیت کرغستان میں پھلے گی اور پھولے گی۔ موصوف نے حاضرین جلسہ سے دُعا کی درخواست کی۔ اس تعارفی تقریر کے بعد اسلامی نعروں کی فضا میں جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا یہ افتتاحی اجلاس صدر اجلاس کی اجازت سے برخاست ہوا۔

پہلا دن۔ دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم ومحترم سید تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان دوپہر 2 بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے کی آپ نے سورہ مومن آیت 52 تا 57 کی تلاوت کی۔ ترجمہ مکرم طاہر احمد صاحب طارق نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے تفسیر صغیر سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم تنویر احمد صاحب ناصر نائب مدیر اخبار بدر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں
جس کی کلام سے ہمیں اسکا ملا نشاں

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضورؑ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں'' مکرم منصور احمد صاحب مسرور ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان نے کی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں آپ کی صداقت کے دلائل بیان فرمائے۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر بعنوان ''سیرت صحابہ۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ'' محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ ربوہ نے فرمائی۔ آپ نے ہر دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر بعنوان ''مالی قربانی کی اہمیت بالخصوص نظام وصیت کی روشنی میں'' محترم مولانا وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان نے فرمائی۔ آپ نے نظام وصیت کی اہمیت اور برکت پر روشنی ڈالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کے مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ صدر اجلاس کی اجازت سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(مورخہ 27 ردسمبر 2015 بروز اتوار)

دوسرا دن۔ پہلا اجلاس

دوسرے دن کی پہلی نشست کی کارروائی کا آغاز محترم منیر احمد حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نورالدین صاحب اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے سورۃ نور آیت 35 تا 37 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام ؎

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

خوش الحانی سے پڑھا۔ جلسہ کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بعنوان '' سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام عاشق قرآن کی حیثیت سے'' کی۔ آپ نے فرمایا کہ کسی بھی چیز سے محبت دو چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے ایک حسن اور دوسرا احسان۔ آج کے دور میں قرآن کریم سے رسمی محبت تو بہت لوگ کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقی محبت اور اس کے معانی اور مفہوم سے لوگ نا آشنا ہیں۔ قرآن کریم سے حقیقی محبت ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سکھائی۔ جب ہم آپؑ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کو اعلیٰ درجہ کا عاشق قرآن پاتے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق قرآن کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کا جو گہرا علم عطا کیا گیا تھا اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے بعنوان ''عصر حاضر میں قیام امن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قابل قدر مساعی'' کی۔

آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی گرانقدر قیام امن کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید کی تعلیم ہے کہ نہ صرف اپنوں سے بلکہ غیروں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ آنحضورؐ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کر دیا جنہوں نے تیرہ سال آپ پر ظلم وستم کئے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے بین المذاہب رواداری کے لئے گرانقدر کوششیں کیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آج ساری دنیا کو اسلام کی امن بخش تعلیم سے روشناس کروا رہے ہیں۔

اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم قادیان نے بعنوان ''خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو۔ احباب جماعت اور عہدے داران کی ذمہ داریاں (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں) کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری زندگی کا مقصد سمعنا و اطعنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی اطاعت اختیار کرنا۔ اطاعت ایسی چیز ہے کہ اگر دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روحانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی جب تک وہ فرمانبرداری اختیار نہ کرے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ پر توکل اور دعا کی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

بعد ازاں دو تعارفی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر جناب سوم پرکاش صاحب سابق I.P.S آفیسر اور بی جے پی کے کارکن نے کی۔ آپ نے تمام مہمانوں کو جلسہ کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ سماج کی خدمت کرنے والی جماعت ہے جو ہر جگہ قدرتی آفات کے آنے پر لوگوں کی بلاتمیز مذہب وملت خدمت کرتی ہے۔ یہ جماعت سبھی مذاہب کا احترام کرتی ہے۔

دوسری تقریر سردار پرتاپ سنگھ باجوہ سابق ایم پی قادیان وسابق صدر کانگریس پنجاب نے کی۔ آپ نے سبھی مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قادیان آنے کی دعوت دی۔

ان تعارفی تقاریر کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی کارروائی کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم ومحترم چوہدری محمد حمید اللہ صاحب آف ربوہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ نعیم احمد پاشا صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے کی اور ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ مکرم مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ اور ان کے ساتھیوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا کلام ؎

''اپنے دیس میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا''

خوش الحانی سے پڑھا۔ جلسے کی پہلی تقریر مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند نے بعنوان ''وطن سے محبت اور وفا داری - اسلامی تعلیمات کی روشنی میں'' بزبان پنجابی کی۔ آپ نے حدیث نبویؐ ''حب الوطن من الایمان'' کی روشنی میں وطن سے محبت پر اسلامی تعلیمات بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان تعلیمات کی رو سے ایک مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے وطن سے محبت نہیں کرتا۔

اپنی تقریر میں مقرر نے جماعت احمدیہ کی حب الوطنی کے متعلق غیروں کی آراء بھی پیش فرمائیں۔ جن میں برملا اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ قوم اور ملک کی وفا دار ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد جس حکومت میں رہتے ہیں اس کے وفادار ہوتے ہیں اور ملک کے فلاحی ورفاہی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ مقرر موصوف نے حب الوطن سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش فرمائے۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

(مذہبی وسیاسی لیڈروں کی تقاریر)

مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب کی تقریر کے

بعد پونے تین بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مولوی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند نے ادا کئے۔ اس جلسہ میں درج ذیل معززین نے اپنے تاثرات پیش کئے۔

1۔سمنت رائے (نارتھ انڈیا کے بشپ):

آپ نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی۔ اور کہا کہ اس جلسہ میں سبھی مذہب کے لوگوں کے سامنے اپنی سوچ کو رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ ہم سب باوجود الگ الگ بولیوں اور علاقوں کے ایک ہیں۔ اگر ہم اس سلوگن Love for All Hatred for None کو مان کر چلیں تو ترقی کر سکتے ہیں۔

2۔رمیش شرما (پردھان دُرگیانہ مندر امرتسر)

آپ نے اپنے تاثرات میں فرمایا کہ احمدی مسلمانوں کا دیگر مذاہب کے لوگوں اور ان کے پیشواؤں سے محبت کا یہ رنگ ہم لوگوں نے پہلی بار دیکھا ہے۔ آپ کے اس روپ کی ساری دنیا میں اچھی طرح تشہیر ہونی چاہئے۔ اسلام کے اس پیغام کو ہندوؤں میں بھی پھیلانا چاہئے۔ مجھے آپ لوگوں کے بیچ آ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم یہ پیغام ہندوؤں کے گھر گھر پہنچائیں گے۔ لوگ مسلمانوں کو ISIS کے روپ میں ہی دیکھتے ہیں لیکن لوگ آپ کو نہیں جانتے۔ اسکا پرچار ہونا چاہئے۔ اس جلسے میں ہمیں بھرپور انداز میں شامل ہونا چاہئے۔ ہم آئندہ بھی شوق سے اس جلسے میں آئیں گے۔

3۔سنت بابا سنتوکھ سنگھ صاحب

(ہیڈ بیڑ صاحب گوردوارہ امرتسر)

آپ نے اپنے تاثرات میں فرمایا کہ انسانیت سب سے بڑا دھرم ہے جس کا پیغام محمد صاحب اور گورونانک جی نے دیا۔ سب مذاہب میں اچھے لوگ ہیں۔ ہرمندر صاحب کی بنیاد ایک مسلمان فقیر سائیں میاں میر نے رکھی۔

4۔پروفیسر درباری لعل صاحب

(سابق ڈپٹی سپیکر پنجاب)

آپ نے حاضرین جلسہ کو یہاں آنے پر مبارک باد دی۔ اور کہا کہ آپ کے قادیان آنے سے قادیان میں بہار آجاتی ہے۔ یہ دھرتی گل گلزار ہو جاتی ہے۔ اگر دنیا کے لوگ Love For All Hatred For None کو مان لیں تو کوئی جھگڑا نہ رہے۔ 2005ء میں مجھے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا امرتسر میں استقبال کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب پوری دُنیا میں انسانیت کا پیغام دے رہے ہیں۔

5۔سردار سیوا سنگھ سیکھواں

(لیڈر اکالی دل بادل پنجاب)

آپ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہم سب کیلئے بہت اہم دن ہے کہ ہم جماعت کی روایت کے مطابق یہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں اس جلسہ میں شامل ہو کر خود کو خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ یہاں اس جلسہ میں جو جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا جاتا ہے اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ آج آپسی تنازعات کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی سوچ آنے والے دور میں ساری دنیا کی سوچ بننے جا رہی ہے۔

6۔گیانی گوربچن سنگھ صاحب

(جتھے دار اکال تخت صاحب امرتسر)

آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ہر مذہب میں پیار اور محبت اور امن کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ سبھی مذاہب کا احترام کرنا چاہئے۔ ہمیں انسانیت سے پیار کرنا چاہئے۔ ہمیں سب مذاہب سے کچھ نہ کچھ سیکھنا چاہئے۔

7۔ماسٹر موہن لعل (سابق ٹرانسپورٹ منسٹر پنجاب)

آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر ایسا لگتا ہے کہ میں کسی مذہبی زیارت گاہ سے اپنی زندگی کو پاک کر کے جا رہا ہوں۔ سبھی دھرموں نے مل کر اس دیش کو بنایا ہے۔ آپ جس بھی ملک میں رہتے ہیں آپ سچے احمدی بن کر اس ملک کیلئے وفادار رہیں۔

8۔سنت بابا دلجیت سنگھ صاحب

(چیریٹیبل سوسائٹی جالندھر کے ہیڈ)

آپ نے اپنے تاثرات میں تمام آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ انسان کو خدا کی عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس سرودھرم سمّیلن کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب ایک ہیں۔ اور ایک خدا کا پیغام دنیا کو دیا جائے۔ ہمیں عبادت کر کے خدا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

9۔مہندر سنگھ کے۔ پی (سابق ممبر پارلیمنٹ جالندھر)

آپ نے اپنے تاثرات میں کہا: گزشتہ 15-20 سالوں میں احمدیہ جماعت کی کافی ترقی ہوئی ہے۔ احمدیہ جماعت دنیا کی مذہبی، سیاسی، سماجی رہنمائی کر رہی ہے۔ پنجاب کی سرزمین کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہ گوروؤں، پیروں کی سرزمین ہے۔ میں اپنی پارٹی کی جانب سے آپ سب کو جلسہ کی مبارک باد دیتا ہوں۔ خدا ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔

10۔ڈاکٹر مہندر پال سنگھ صاحب

(سابق پردھان چیف خالصہ دیوان امرتسر)

آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج جماعت احمدیہ تعلیمی اور طبی شعبہ جات میں خدمت انسانیت کر رہی ہے۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ جماعت کا ویژن یہ ہے کہ جہاد تلوار سے نہیں بلکہ قلم سے ہے یہ ویژن بہت قابل تعریف ہے۔ سب سے بڑی انسانیت ہے۔

11۔سوامی آدیش پوری صاحب (ہماچل)

آپ نے سبھی احمدیوں کو جلسہ سالانہ کی دلی مبارک باد دی اور کہا کہ میری خواہش ہے کہ ایسے جلسے ہر جگہ ہونے چاہئیں۔ جس طرح کا ماحول یہاں ہے جو خیالات یہاں دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ گھر جا کر بھی یہی خیالات قائم رہنے چاہئیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنی ایک خوبصورت نظم بھی سنائی۔

12۔رمن کمار بہل (ضلع گورداسپور کانگریس کے ہیڈ)

آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ ایک عظیم جلسہ ہے۔ یہ جلسہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جاری کیا۔ اُس وقت صرف 75 لوگ شامل ہوئے تھے اور آج یہ جلسہ ساری دنیا میں وسیع پیمانے پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کے دو مقاصد ہیں۔ اوّل انسان کی زندگی میں اس کی روحانیت کو بلند کرنا۔ دوسرے آپسی بھائی چارہ اور پیار کو فروغ دینا۔ ایسا پیار جو ملکوں تک محدود نہ رہے بلکہ ساری دنیا میں پھیلے۔

13۔کیپٹن بلبیر سنگھ باٹھ (سابق منسٹر پنجاب)

آپ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام مذاہب خواہ نئے ہوں یا پُرانے سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ اللہ سے تعلق قائم کرنا۔ جماعت احمدیہ کا یہ اقدام قابل تعریف ہے۔ مَیں آپ کے سلوگن ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو سیلوٹ کرتا ہوں۔ انسانیت کے اس پیغام کو زندہ رکھیں۔

14۔گورندر پال سنگھ گورا

(ممبر شرومنی گوردوارا پربندھک کمیٹی)

آپ نے جلسہ کے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی مبارک باد دی اور اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے والد صاحب ایک مقدس زمین کو چھوڑ کر پاکستان سے آئے تھے اور قادیان کے رُوپ میں انہیں ایک اور مقدس زمین مل گئی۔

15۔بابا سکھدیو سنگھ بیدی (ڈیرہ بابا نانک)

یہ گورونانک دیوجی مہاراج کے خاندان سے ہیں۔ انہوں نے بھی حاضرین کو جلسہ کی مبارک باد دی اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

(مورخہ 28 دسمبر 2015ء بروز سوموار)

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن کا پہلا اجلاس مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر بیت المال خرچ ربوہ پاکستان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مرشد احمد صاحب نے کی۔ مکرم رضوان احمد ناصر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پاکیزہ منظوم کلام۔

دوگھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفتِ ظلمت و جور ٹل جائے گی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ''خلیفۂ وقت کی اطاعت و محبت اور ایک احمدی کا فرض'' کے موضوع پر کی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے ''تبلیغی میدان میں واقفین زندگی کی قربانیاں اور ان کا تعلق باللہ'' کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ''ختم نبوت کے متعلق پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد صدر اجلاس کی اجازت سے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اختتامی اجلاس

ٹھیک 2 بجے محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم طارق احمد لون صاحب نے سورۃ الانفال کی آیات 25 تا 30 کی تلاوت کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم مولوی زین الدین حامد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز وناظم دارالقضا قادیان۔

مکرم شیخ فاتح الدین صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام۔

محمد پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا راہنما ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد پہلی تعارفی تقریر فانیہ گلیاموف صاحب آف قزاخستان کی ہوئی جس میں موصوف نے جلسہ میں شمولیت اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کے اپنے شرف پر شکرگذاری کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین جلسہ کو اس مقدس پروگرام کی دلی مبارکباد پیش کی۔

اسکے بعد مکرم بوکانیہ کاکے ۔ڈنگا صاحب Representative of Congo Ministry of Health، Brassavelle کی تعارفی تقریر ہوئی موصوف نے اپنے خطاب میں جلسہ کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس مقدس جلسہ میں شمولیت کی پُرخلوص دعوت دینے اور اُن کو اس قدر عزت واحترام کے ساتھ اپنی مذہبی تقریب میں شامل کرنے پر جماعت احمدیہ کا دلی شکریہ ادا کیا۔ موصوف نے بتایا کہ ان کے ملک کے نیشنل ٹی وی پر بھی جماعت کی امن پسند ورواداری کے پیغام پر مشتمل نشریات اکثر و بیشتر پیش کی جاتی ہیں جو جہاد کا حقیقی اور دلنشین پہلو پیش کرکے ملک کی عوام کو فلسفہ جہاد سے روشناس کرتی ہیں۔

اس کے بعد صدر اجلاس محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اسی دوران موصوف نے ہندوستان کی درج ذیل سیاسی شخصیتوں

☆جناب ہرش وردھن صاحب، (مرکزی وزیر صحت، حکومت ہند) ☆محترمہ ڈاکٹر نجمہ ہبۃ اللہ صاحبہ (مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور، حکومت ہند) ☆جناب گوبند رام جیسوال صاحب (مرکزی وزیر، حکومت ہند) ☆جناب ارون جیٹلی صاحب (مرکزی وزیر خزانہ، حکومت ہند) ☆جناب راجیو پرتاپ روڈی صاحب (مرکزی وزیر، حکومت ہند) کی جانب سے جلسہ سالانہ قادیان کے بابرکت موقع پر خیرسگالی ومبارکباد کے پیغامات سنائے۔

اس کے بعد جناب اویناش رائے کھنہ صاحب ممبر آف پارلیمنٹ نے مختصر خطاب کیا، جس میں موصوف نے جلسہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اگلے 125 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کی خدمت اقدس میں تشریف آوری کی درخواست پیش کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تقریباً ساڑھے تین بجے صدر اجلاس محترم ناظر اعلیٰ صاحب و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دُعا کروائی۔

3 بجکر 20 منٹ پر ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق ڈاکیومنٹری نشر ہوئی۔

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر لندن سے لائیو نشریات

اس موقعہ پر لندن میں ایک خصوصی جلسہ کا اہتمام بیت الفتوح میں کیا گیا۔ 3 بجکر 57 منٹ پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں تشریف فرما ہوئے۔

محترم مولانا فیروز عالم صاحب نے سورۃ آل عمران کی 133 تا 137 آیات کی تلاوت کی اور اردو ترجمہ از تفسیر صغیر پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظم مکرم سید عاشق حسین صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ سنائی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو منظوم کلام مکرم محمد عمر شریف صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود ڈائس پر رونق افروز ہوئے اور اکناف

عالم ایم ٹی اے کی لہروں کے دوش پر نعرہ ہائے تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آج قادیان کا جلسہ اللہ کے فضل سے اختتام پذیر ہورہا ہے۔آج اللہ تعالیٰ پھر نئ ایجادات کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے لئے مقدر تھیں مجھے یہاں لندن سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ میں ہی نہیں جو یہاں بیٹھے ہیں وہ بھی شامل ہورہے ہیں قادیان کے لوگ لندن والوں کو اور لندن والے قادیان کے نظارے کررہے ہیں اور یہ جو ایجادات حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہوئیں اور ان میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ان سے اشاعت اسلام کا کام ہونا اور وحدت کا قائم ہونا مقدر تھا اور یہ ایجادات آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کے الٰہی کلام ہونے کی دلیل ہیں۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔اور چودہ سو سال پہلے کی پیشگوئیوں کو بڑی شان سے پورا کر رہا ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کے ذریعہ پیشگوئیوں کا سلسلہ جاری رکھا کچھ آپؑ کے زمانہ میں اور کچھ آپؑ کے بعد پوری ہو رہی ہیں۔حقیقی اسلام کا پتہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ چلا جس کی تعلیم ہمیشہ کیلئے ہے جس کا خدا زندہ اور کلام کرنے والا خدا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فرشتوں کے ساتھ ساتھ شیطان بھی موجود ہے۔نور ہے تو ظلمات بھی ہیں۔جو شیطان ہے وہ برائی کو پھیلانے کے لئے تعلیم دے رہا ہے۔یہی حال نئ ایجادات کے ساتھ بھی ہے۔یہ ایجادات بھی شیطانی کاموں کو پھیلانے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کررہی ہیں جن کی وجہ سے دنیا دین و خدا سے دُور ہورہی ہے۔اس وقت صرف ایم ٹی اے ہی وہ واحد چینل ہے جو 24 گھنٹے اللہ اور رسول کی باتوں میں لگا ہوا ہے۔چند اور چینل بھی ہونگے جو کچھ وقت اس کے لئے دیتے ہیں۔لیکن بعض دفعہ دوسروں کے جذبات کو زخمی بھی کرجاتے ہیں۔زیادہ تر چینل بے حیائی اور شیطانی باتیں کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ شیطان ہر راستہ سے آدمؑ کی اولاد کو بھٹکانے کے لئے زور لگا رہا ہے۔ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ان نئ ایجادات کو نیکیوں میں بڑھنے کیلئے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت میں ترقی کیلئے اور آنحضرتؐ کے عاشق صادق کے ساتھ رشتہ محبت میں بڑھنے کیلئے استعمال کرنا ہے۔ہمیشہ اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے وحدت پیدا کرنے کیلئے عطا فرمائی ہے۔یہ اس کا احسان ہے کہ باوجود تعداد میں کم ہونے کے، وسائل میں بھی کم ہونے کے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے کہ ہم 24 گھنٹے جب چاہیں روحانیت کی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ دنیا کے پاس بہت مال ہے وسائل ہیں لیکن کونسا ملک ہے اور کونسا مذہبی سربراہ ہے جس کا رابطہ اپنے ماننے والوں سے ہو۔زیادہ سے زیادہ ہوگا تو چند منٹ کا ہوگا۔اور وہ رابطہ اس لئے نہیں ہے کہ کسی کی بیعت میں ہیں یا ماننے والے ہیں بلکہ صرف دنیا کی خبروں سے آگاہ ہونے کے لئے۔یہ انعام اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے خلافت قائم کی اور اس ذریعہ سے ایک ایسی جماعت قائم کردی جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔جو ایک لڑی میں پروئی ہوئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج خلیفہ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر ہر جگہ گونج رہی ہے۔پس خوش قسمت ہیں جو آخرین میں شامل ہو کر اس وحدت کا حصہ بنے ہیں۔خوش قسمت ہیں جو مسیح موعودؑ کی بستی میں ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے ادنیٰ غلام اور خلیفہ کی باتیں سن رہے ہیں۔اس وقت کہیں رات اور کہیں دن ہے کہیں صبح کہیں شام ہے لیکن قادیان کی بستی کا نظارہ سبھی لوگ کررہے ہیں اور کچھ حد تک اس روحانی ماحول سے فیض پا رہے ہیں۔کیسا وعدوں کا سچا ہمارا خدا ہے۔جو ہم کو اپنے وعدوں کو پورا ہوتا دکھا کر ہمارے ایمان و یقین میں اضافہ فرما رہا ہے۔یہ بات ہم کو احساس دلاتی ہے کہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔صرف زبانی شکر کافی نہیں بلکہ عمل سے ثابت کرنا ہوگا۔اگر دنیا کی مخالفت مول لی ہے تو اس کا حقیقی شکر بھی ادا کرنے والا ہونا چاہیے۔آج سے 108 سال پہلے ایک تقریب ہورہی تھی یہی مہینہ تھا اور یہی دن تھے جب چند سو لوگ جمع تھے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں سن لیں۔لیکن آج ہندوستان سے باہر دنیا کے 43 ممالک سے سات آٹھ ہزار لوگ اس بستی قادیان میں جمع ہیں۔مقصد وہی ہے۔پس اپنے ایمان و ایقان میں بڑھنے کیلئے دعائیں کریں۔لیکن ایک فرق ہے جو بہت بڑا فرق ہے اس وقت 108 سال پرانی مجلس میں خود مسیح موعودؑ تھے جو دلوں کی صفائی کررہے تھے ان غریب لوگوں کو بتا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔اور بتا رہے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ بستی دنیا میں جانی جائے گی اور آج ہم اس کی صداقت کے گواہ ہیں۔آپؑ نے مخالفت کو بھی معجزہ قرار دیا۔آپؑ نے ان لوگوں کو فرمایا کہ اول اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ کو ہدایت دی باوجود اس کے کہ ہزاروں مولوی ہم کو دجال اور کافر کہتے رہے آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کا موقع ملا۔وہ چند سو غریب مگر اللہ کے تعلق یافتہ لوگوں نے دعائیں کیں۔اِس وقت بھی بہت سے ممالک سے لوگ وہاں جمع ہیں۔ روس سے عرب ممالک سے افریقہ سے بھی احمدی قادیان آئے ہوئے ہیں جن کو احمدیت میں شامل ہوئے کچھ عرصہ ہوا ہے۔سب یہ جانتے ہیں کہ صرف اب ہندوستان تک یہ بات محدود نہیں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں جہاں نام نہاد ملاّ پہنچ سکتا ہے وہاں مخالفت ہے۔ ایک زمانہ تھا عربوں سے اسلام پھیلا۔لیکن آج جب احمدیت کا سوال آتا ہے تو قرآن کریم کو بھول کر اسوہ رسول ﷺ کو بھول جاتے ہیں اور ان کی فراست پر تالے پڑ جاتے ہیں۔ایک ہی چیز کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ جھوٹے تھے۔اب تمام دنیا کے مولوی یہ فتوی دیتے ہیں مگر اس کے باوجود لوگ اس سلسلہ میں شامل ہورہے ہیں۔عربوں میں سے بھی آرہے ہیں۔اب ان عربوں کا کام ہے کہ وہی علم اور وہی فراست اپنے اندر قائم کریں اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام تمام عرب میں پھیلا دیں۔آپؑ نے اس وقت فرمایا کہ تمام مخالفتوں کے باوجود جماعت بڑھتی جاتی ہے۔1907 میں آپ نے فرمایا ہماری جماعت چار لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے۔مخالفت بہت ہوتی ہے مگر ہمارا سلسلہ بڑھ رہا ہے۔

اس وقت قادیان میں افریقن احمدی بھی جلسہ میں موجود ہیں وہ جانتے ہیں کس طرح احمدیت سے متنفر کرنے کے لئے مولوی زور لگاتے ہیں۔خدا تعالیٰ معجزہ دکھاتا ہے کہ وہ ناکام اور خائب و خاسر ہو کر نکلتے ہیں۔ جب لوگ سچائی کو سمجھ کر قبول کرتے ہیں تو مولوی وہاں سے ذلیل و رسوا ہو کر نکلتا ہے۔ہمیشہ یہی ہوا جہاں ہمارے مبلغ گئے وہاں مولوی گئے مگر ناکام ہوئے۔اُس وقت کل جماعت چار لاکھ تھی لیکن آج کئی افریقن ممالک ہیں جن میں سال میں ہی لاکھ لاکھ لوگ سلسلہ احمدیہ میں آتے ہیں۔لیکن ان مخالفین کو سمجھ نہیں آتی کہ ہماری مخالفت کے باوجود یہ سلسلہ ترقی کر رہا ہے تو کیوں؟ تو کیا نعوذ باللہ اللہ جھوٹے کا ساتھ دے رہا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جانتے ہو مخالفت میں کیا حکمت ہے۔حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا ہے اور بڑھتا ہے۔اس کو روکنے والا دن بدن تباہ ہوتا ہے اور ذلیل ورُسوا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ مخالفین کو مارنا چاہتا ہے۔یہ لوگ اپنی تمام کوشش کے باوجود حسرت سے مر رہے ہیں۔پس میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ سوچیں اللہ سے لڑائی نہ کریں اللہ کی آواز پر غور کریں۔حضرت مسیح موعودؑ نے 1907 کے جلسہ میں فرمایا تھا کہ جس سلسلہ کو خدا بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اگر ان کی کوشش سے وہ سلسلہ رک جائے تو ماننا پڑے گا کہ وہ خدا پر غالب آ گیا۔حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔جو لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی خبر براہین احمدیہ میں دے دی تھی اور یہ معمولی پیشگوئی نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تو اکیلا نہ ہوگا فوج در فوج لوگ آئیں گے۔وہ مدد ہر دُور کی راہ سے آئے گی اور ایسی راہ سے کہ لوگوں کے آنے سے وہ راہ گہری ہوجائے گی۔خدا اپنی نعمت پوری کرے گا۔ خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید الگ نہ ہو۔وہ وقت آتا ہے کہ تو مشہور ہوگا۔ میں تیری مدد کرونگا میں تیری حفاظت کرونگا۔شاید کوئی اس وقت بھی کہتا ہو یا آج بھی کہہ رہے ہوں کہ پیشگوئیوں کے الفاظ شاندار ہیں۔جب یہ پیشگوئی کی گئی تو قادیان کی اس بستی کو کوئی نہیں جانتا تھا۔تب کی یہ خبریں تھیں۔قادیان میں اس کثرت سے آنے کی خبر ہے کہ راستے ٹوٹ جائیں گے۔پس آپؑ نے اپنی زندگی میں ہزاروں لوگوں کو اپنے پاس آتے دیکھا اور لاکھوں لوگوں کو اپنی بیعت میں شامل ہوتے دیکھا۔آپؑ کے خلاف ایک سے بڑھ کر ایک مقدمہ ہوا جن میں بریت بظاہر ناممکن تھی مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے بری فرمایا آپؑ کی جان کی حفاظت کی اور آپؑ کی عزت بھی قائم کی۔ قادیان کی ابتدائی حالت کو دیکھیں تو قریبی لوگ بھی آپؑ کو نہ جانتے تھے پھر ان پیشگوئیوں پر نظر ڈالی جائے تو پھر ان کی شان اور ان کی صداقت اُبھرتی ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دنیا کے 42 ممالک سے آئے ہوئے لوگ قادیان میں بیٹھے اس جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں۔آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی دلیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج دنیا کے مختلف ممالک سے جو لوگ آئے ہوئے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؑ دنیا میں مشہور ہوئے۔ آپ کی جماعت 200 سے زیادہ ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔بعض ممالک میں آپ کے ماننے والے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔یہ سب اس بات کی عظیم دلیل ہے کہ آپؑ خدا کی طرف سے تھے۔اور جو پیشگوئیاں آپؑ نے فرمائی تھیں وہ خدائی تھیں۔جو پہلے بھی بہت بڑی شان سے پوری ہوئیں اور اب بھی ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی اپنی شان کے ساتھ پوری ہونگی۔یہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی آج دنیا کے ہر ملک میں گونج رہی ہے یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس یہ سلسلہ بڑھ رہا ہے پھول رہا ہے اور پھل رہا ہے اور خلافت احمدیہ کو جو تائیدات حاصل ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے ایک طرف مخالفین کی مخالفت ہے مگر دوسری طرف اللہ کی تائید بھی شامل ہے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

پھر فرمایا: قادیان کی بستی سے اٹھی ہوئی آواز دنیا کے 208 یا 209 ممالک میں گونج رہی ہے۔اس وقت ہر وہ شخص جو کسی بھی جگہ سے جلسہ میں شامل ہوا جس میں افریقن عرب وغیرہ بھی شامل ہیں جنہوں نے قادیان کی چمک دیکھی ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہی ہیں جو قادیان کی چمک دنیا کو دکھلا رہی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جڑ کر ہی دنیا کو محمد ﷺ کی غلامی میں لایا جا سکتا ہے۔پس اس کے لئے ہر احمدی کو اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔آپؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اسی کی ذات کی قسم ہے وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا میں ظاہر نہ کردے اے وہ لوگو جو میری آواز سنتے ہو خدا سے ڈرو اور حد سے نہ بڑھو اگر یہ منصوبہ میرا ہوتا تو خدا مجھ کو ہلاک کر دیتا کس قدر خدا کی مدد میرے ساتھ ہے۔اے بندگان خدا کچھ تو سوچو کیا خدا جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے۔

آخر پر حضور پُرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان کے جلسہ کی حاضری بتائی اور اسی طرح لندن میں موجود حاضرین کی تعداد بھی بتائی۔حضور نے فرمایا قادیان میں جلسہ کی حاضری 19,134 ہے جس میں 44 ممالک کی نمائندگی ہے اور لندن میں حاضری 5,340 ہے۔اسکے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی دعا کروائی۔

دعا کے بعد قادیان کے سٹیج سے مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں ترانے پیش کئے جن میں عربی اور اردو کے علاوہ ملیالم، اُڑیہ، کشمیری زبان میں ترانے پیش ہوئے اور افریقی گروپ نے بھی اپنی زبان میں ترانہ پیش کیا نیز اپنے روایتی انداز میں 'لا الہ الا اللہ' کا ورد کیا جسے سامعین نے بھی ان کے ساتھ دہرایا۔اطفال کے بھی ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔اس کے بعد لجنہ کے سٹیج سے بھی ترانے پیش کئے گئے۔اس تمام کارروائی کے دوران حضور پرنور سٹیج پر رونق افروز رہے۔پھر حضور انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پیش کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

یوں یہ روح پرور اجتماع پرستاران توحید کے فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اور اسلام احمدیت کے نعروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

26رد سمبر 2015 کو جلسہ کے پہلے روز کی

دوسری نشست میں لجنہ اماء اللہ کا اپنا اجلاس ہوا۔اس اجلاس کی صدارت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے کی۔

تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر بعنوان ''محبت الٰہی پیدا کرنے میں احمدی ماؤں کا کردار'' محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے کی اور دوسری تقریر بعنوان ''واقفات نو اور طالبات کی ذمہ داریاں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں'' محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد، تلنگانہ نے کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کی اس نشست میں نئے ترجمانی سسٹم کے ذریعہ پانچ زبانوں (عربی، انگریزی، ملیالم، بنگلہ، تامل) میں تراجم کا انتظام تھا۔ لجنہ کے اس اجلاس کی حاضری 6,450 تھی۔

متفرق امور

امسال جلسہ سالانہ قادیان کی ڈیوٹیاں احسن طریق پر ادا کرنے کیلئے سیدنا حضور انور نے مندرجہ ذیل افسران کی منظوری عطا فرمائی۔محترم شعیب احمد صاحب، ناظر بیت المال خرچ قادیان (افسر جلسہ سالانہ)، محترم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بھارت (افسر جلسہ گاہ)، محترم رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (افسر خدمت خلق)۔امسال مہمانوں کے قیام و طعام کے لئے 33 نظامتیں اور 32 قیام گاہیں بنائی گئی تھیں اور 6 مقامات پر فیملیز کیلئے کھانے کی تقسیم کا انتظام کیا گیا تھا جہاں سے مختلف فیملیز کے ہاں مقیم مہمانان کرام کیلئے کھانا تقسیم کیا گیا اور تین لنگر خانے جاری کئے گئے۔

تبلیغی جلسہ:

مورخہ 26 دسمبر 2015 بروز ہفتہ جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے روز بعد نماز مغرب وعشاء مسجد انوار حلقہ دارالانوار میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب کی زیر صدارت نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کے لئے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے نومبائعین اور زیر تبلیغ دوست سوالات کرکے اپنے شکوک وشبہات کا ازالہ کرسکیں۔ نیز ان سوالات کے جوابات بھی حاصل کرسکیں جواُن سے غیر از جماعت کرتے رہتے ہیں اور جن کے جواب میں انہیں دقت پیش آتی ہے۔ چنانچہ مسجد انوار میں تقریباً پانچ صد نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب اپنے علاقہ کے مبلغین و معلمین اور پرانے احمدی دوستوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور اپنے سوالات پیش کرکے ان کے جوابات حاصل کئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی مرشد احمد ڈار صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان بنیادی فرق اور اختلافات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد احباب کو سوالات کا موقع دیا گیا۔آپ کی معاونت کے لئے آپ کے ساتھ مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید اور مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند بھی تشریف فرما تھے۔ یہ جلسہ بہت ایمان افروز تھا جو اڑھائی گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہا۔

النور نمائش:

جلسہ سالانہ 2015 سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور منظوری سے حلقہ دارالسلام قادیان میں واقع کوٹھی حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ میں کمرہ وفات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ میں تاریخ احمدیت پر مشتمل نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ تاریخی پوسٹر، تصاویر، ممنٹوز اور کتب سلسلہ سے نمائش کو مزین کیا گیا۔ اندر بہترین لائٹوں اور باہر نہایت خوبصورت پھولوں کے گملوں سے نمائش کی خوبصورتی دوبالا کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس نمائش کا نام ''النور نمائش'' (جماعتی تاریخ کی ایک جھلک) رکھا ہے۔

مورخہ 24رد سمبر 2015 بروز جمعرات شام 4 بجے محترم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت اس نمائش کا افتتاحی پروگرام منعقد کیا گیا۔ تلاوت کے بعد مکرم مولانا حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشرواشاعت قادیان نے نمائش کا تعارف پیش کیا۔ بعدہ مکرم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ربن کاٹ کر دعا کروائی اور نمائش کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان، نیز قادیان اور پاکستان کے مدعو عہدیداران نے شرکت کی۔ دعا کے بعد حاضرین نے نمائش دیکھی۔ آخر پر تواضع کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں صبح 9 بجے تا رات 11 بجے یہ نمائش کھلی رہی۔

درس وتدریس:

جلسہ سالانہ قادیان کے روحانی ماحول سے استفادہ کرنے کیلئے ۲۲ دسمبر سے ۴ جنوری ۲۰۱۶ تک مرکزی مساجد میں نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ امسال قادیان کی جملہ مساجد مسجد اقصیٰ بشمول مسجد مبارک، مسجد ناصر آباد، مسجد فضل، مسجد دارالانوار، مسجد طاہر، مسجد بشارت، مسجد محمود (ننگل) مسجد نور، مسجد مسرور، مسجد دارالفتوح، مسجد دارالرحمت، مسجد دارالبرکات، مسجد مہدی میں بعد نماز فجر درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔

شعبہ خدمت خلق:

دفتر خدمت خلق کی رپورٹ کے مطابق امسال ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے 665 خدام، 35 انصار، کل 700 رضاکاران جلسے کی ڈیوٹیاں دینے کے لئے قادیان دارالامان تشریف لائے اور 15 مختلف شعبہ جات مثلاً شعبہ رجسٹریشن، فرسٹ ایڈ، اعلانات، ہیلپ ڈیسک، لاسٹ اینڈ فاؤنڈ، ٹریفک و پارکنگ، حفاظت VIP، سیکورٹی دارالمسیح، کلاک روم، سیکورٹی مساجد، صف بندی، سیکورٹی بہشتی مقبرہ، حفاظت محلہ جات، سیکورٹی لوائے احمدیت، سیکورٹی مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ وغیرہ میں ڈیوٹیاں دیں۔

ڈاکیومنٹری:

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کے استفادہ کے لئے بعض مساجد اور قیام گاہوں میں جماعتی تعارف پر مشتمل ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔

اعلانات نکاح:

مورخہ 27ردسمبر 2015ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام مسجد اقصیٰ محترم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے 23 نکاحوں کے اعلان کئے۔

نئے ترجمانی سسٹم کے ذریعہ رواں تراجم:

بفضلہ تعالیٰ تینوں دن 9 زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کارروائی کا رواں ترجمہ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں سُنانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان تراجم میں عربی، انگلش، انڈونیشین، رشین، ملیالم، تیلگو، تامل، بنگلہ اور کنٹر زبانیں شامل تھیں۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نیا ترجمانی سسٹم استعمال کیا گیا جس سے مہمانوں کو ترجمہ سننے میں کافی سہولت رہی۔

پریس اینڈ میڈیا:

شعبہ پریس اینڈ میڈیا کی رپورٹ کے مطابق مورخہ 22ردسمبر 2015 کو جالندھر میں اور مورخہ 24ردسمبر کو چنڈی گڑھ میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جلسہ کے تعارف پر مشتمل ڈاکیومنٹری 2 صوبائی سطح کے نیوز چینلز پر نشر ہوئی۔ مختلف اخبارات میں کثیر تعداد میں اشتہارات شائع ہوئے۔ افتتاحی تقریب کی کوریج کیلئے 12 مختلف اخبارات اور 6 ٹی وی چینلز کے نمائندے تشریف لائے۔ مورخہ 27 دسمبر 2015 کو سات اخبارات میں جلسہ کے متعلق سپلیمنٹ شائع ہوئے جن میں پنجاب کے علاوہ صوبہ ہماچل اور اُڈیشہ بھی شامل ہیں۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کی کوریج کے لئے 8 نیوز چینل، ایک ریڈیو چینل اور 40 سے زائد اخبارات کے نمائندے تشریف لائے۔ مورخہ 28ردسمبر 2015 کو دوردرشن چینل، PTC نیوز چینل اور ANI نیوز ایجنسی کے نمائندگان نے جلسہ کی کارروائی کی کوریج کی اور اگلے دن 7 اخبارات میں جلسہ کی خبریں نشر ہوئیں۔

امسال خاص طور پر جلسہ گاہ میں مہمانوں کی سہولت کے لئے نئی طرز کے بیوت الخلاء اور وضو خانے بنائے گئے۔ جس میں پانی وصفائی کا بہترین انتظام تھا۔ اس بار جلسہ گاہ پچھلے سالوں کی نسبت وسیع بنائی گئی اور پوری جلسہ گاہ میں سیکورٹی CCTV، ساؤنڈ سسٹم اور لائٹ کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد مبارک، منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، گیٹ دارالمسیح اور دفتر جلسہ سالانہ میں خصوصی لائٹنگ کی گئی۔

بہشتی مقبرہ و بیت الدعا میں دُعاؤں کے علاوہ قُرآن نمائش اور مخزن تصاویر کی زیارت کے لئے مہمانوں کا جوش وجذبہ قابلِ دید تھا۔ ہندوستان ومختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کا اہالیانِ قادیان نے نہایت جوش وخروش اور مسکراتے چہروں سے استقبال کیا۔ اور ہر طرح اُن کی سہولت وآرام کا خیال رکھا۔ امسال بعض مقامات کی رینویشن بھی ہوئی تھی جس سے قادیان کی رونق میں مزید اضافہ ہوا اور اُن کی زیارت مہمانوں کے لئے مسرت وازدیادِ ایمان کا باعث ہوئی۔

ترجمانی کے نئے طرز کے سسٹم سے بھی مہمانوں کو سہولت سے اپنی زبانوں میں تقاریر وخطاب حضور انور سننے کا موقعہ ملا۔ الحمدللہ

قُرآنی احکامات، احادیثِ نبویّہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے ارشادات پر مشتمل خوبصورت بینر گزرگاہوں اور پنڈال جلسہ گاہ میں آویزاں کئے گئے تھے۔ جو گزرنے والوں کو پڑھنے کی طرف مائل کرتے تھے۔

جلسہ گاہ زنانہ ومردانہ میں بڑے سائز کی led اسکرین کا انتظام تھا جس کے ذریعہ سے دور بیٹھے حاضرین بھی مقررین کو نمایاں رنگ میں دیکھتے رہے۔

یہ جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا اور غیر مسلموں اور بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کے تاثرات سن کر ایمان میں بہت اضافہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی جس کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کئی بابرکت مصالح پر خدا کے اذن سے جاری ہوا ہے اور اس میں قومیں آملیں گی۔ آج مختلف اقوام کی طرف سے برملا اظہار ہو رہا تھا کہ یہ جلسہ امن، شانتی، پیار ومحبت اور اتحاد کا ذریعہ ہے اور ایسے جلسے بار بار ہونے چاہئیں اور اس کی زیادہ شہرت ہونی چاہئے اور اس میں کثرت سے شریک ہونا چاہئے۔

جلسہ کے تینوں دن موسم نہایت خوشگوار رہا۔

غیر مسلم اہالیانِ قادیان اور حکومت کی طرف سے پُرخلوص تعاون ملا۔ جس کے لئے ہم شکرگزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جلسہ کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ آمین۔

رپورٹ مرتبہ:

شعبہ رپورٹنگ، جلسہ سالانہ قادیان

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6رفروری 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

''جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13رفروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبان، قادیان

جاپان میں مسجد کے افتتاح اور استقبالیہ تقریبات میں شامل ہونے والے غیر مسلم جاپانی معزز مہمانوں کے اسلام احمدیت کے متعلق مثبت تاثرات اور ان کے خیالات میں نمایاں تبدیلی کے اظہار کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 نومبر 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جاپان میں مسجد کی تعمیر کے حوالے سے جماعتی وکیل نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ احباب جانتے ہیں گزشتہ دنوں مَیں جاپان کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں مسجد بن سکے۔ ہمارے وکیل جو جاپانی ہیں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ مسجد کی تکمیل آپ کو مبارک ہو لیکن میں اب بھی سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں اور یقین نہیں آتا کہ اس علاقے میں آپ کو مسجد بنانے کی اجازت مل گئی۔ کہنے لگے کہ میں آپ کیلئے کیس تو لڑ رہا تھا لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ کوئی کامیابی ہو اسلئے ایک موقع پر میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہہ دیا کہ اس معاملے کو چھوڑ دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جماعت کے افراد کا توکّل بھی عجیب ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم کوشش کرتے رہو۔ یہ جگہ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی اور مسجد بھی بنے گی۔ کہنے لگے آج یہ مسجد جو ہے یہ میرے لئے تو یقیناً ایک حیران کن بات ہے اور نشان ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاپان کے متعلق کس خواہش کا اظہار فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی فرمائی اسی طرح جاپان کے متعلق بھی فرمایا کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جاپان میں نیک فطرت لوگ احمدیت قبول کریں گے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے تعارف کیلئے کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسلام کا تعارف کروانا ہو تو مسجد بنا دو، لوگوں کی توجہ پیدا ہوگی۔

سوال جاپان میں تعمیر ہونے والی مسجد کے فنکشن میں کس کس طبقے کے لوگ شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب انسان دیکھتا ہے کہ مسجد کے فنکشن میں شامل ہو کے کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی تو حیرت ہوتی ہے۔ جس دن جمعہ تھا اس دن جمعہ کے وقت بھی جاپانی مہمان مسجد میں آئے ہوئے تھے۔ مَیں جب گیا ہوں تو پہلے نقاب کشائی تھی۔ کچھ باہر کھڑے تھے اور پھر وہ اندر آ کے مسجد میں بھی بیٹھ گئے اور خطبہ بھی سنا اور ہمیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ تقریباً انچاس، پچاس کے قریب جاپانی مہمان تھے جن میں شنٹو ازم کے ماننے والے بدھسٹ اور عیسائی رہنماؤں کے علاوہ علاقے کے ممبران پارلیمنٹ، پروفیسر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

سوال مسجد کے فنکشن میں شامل ہونے والے مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک صاحب ہیں اوسامو صاحب جو Church of Jesus Christ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرے گی۔ ☆ پھر ایک اور پریسٹ جن کا نام تائی جون ساتو (Taijun Sato) ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارے میں ہمارا تأثر تبدیل ہو گیا۔ ☆ پھر ایشینو ماکی (Ishinomaki) سٹی کے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہونے کیلئے آئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت مسجد دیکھتے ہی میری سفر کی ساری تھکان دُور ہو گئی۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ جاپان نے زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا باعث بنے گی۔ ☆ پھر Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مینیسا کی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

سوال ہفتہ کی شام کو مسجد کے حوالے سے رکھی جانے والی reception میں کتنے ملکی اور غیر ملکی مہمان شامل ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہفتہ کی شام کو وہاں مسجد کے حوالے سے مسجد کے صحن میں ہی ایک reception بھی تھی۔ اس تقریب میں بھی تقریباً 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں پریذیڈنٹ اے ایم اے سٹی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن۔ دو صوبائی ممبران پارلیمنٹ، تین سٹی ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل ٹوورازم، پریذیڈنٹ پریسٹ آف سوٹو ٹمپل، یونیورسٹی کے پروفیسر، پریذیڈنٹ آئی چی ایجوکیشنل یونیورسٹی، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

سوال Reception میں شامل ہونے والے مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر ایک وکیل ایتو ہیروشی (Ito Hiroshi) صاحب ہیں۔ انہوں نے مختلف موقعوں پر قانونی معاونت بھی فراہم کی تھی۔ یہ کہتے ہیں یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے۔ یہ وہی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بھی بات کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت ہے۔ ☆ ایک خاتون یوکی سانگی ساکی (Yuki Sngisaki) صاحبہ کہتی ہیں کہ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارے میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب اس زمانے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام سے خوفزدہ ہیں مگر آج کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام اصل میں کیا چیز ہے۔ کہتی ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کے بارے میں کتابیں پڑھنے سے اور اس کی تاریخ پڑھنے سے ہم اس کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ بہت ساری کتابیں تو یہ لوگ جو پڑھتے ہیں وہ انہی کی پڑھتے ہیں جو (Western Orientalists) نے لکھی ہیں۔ اس کے لئے اس طرح کی اور تقاریب منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ پھر ایک اور جاپانی دوست متسُو اِیشی کاوا صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ''اسلام کا مطلب امن اور باہمی سلامتی ہے''۔ امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے۔ ☆ ایک جاپانی خاتون مسز اوزوکی صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ پھر میرے خطاب کے بارے میں کہتی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ کہتی ہیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تو کہوں گی کہ سب لوگوں کو یہاں آ کر یہ مسجد دیکھنی چاہئے اور احمدیوں سے اسلام کے بارے میں سیکھنا چاہئے۔

سوال مسجد کے افتتاح کے حوالے سے میڈیا کے ذریعہ ہونے والی تشہیر کے کیا کوائف حضور انور نے بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ میڈیا کے میرے چار مختلف انٹرویو ہوئے۔ تین تو یہیں مسجد کے لئے اور ایک وہاں ٹوکیو میں ...... اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔

سوال مختلف اخبارات میں مسجد کے افتتاح کے حوالے سے کیا سُرخیاں لگیں؟

جواب اخبار ''The Daily Yomiuri'' نے درج ذیل سُرخی لگائی: ''اسلام کا اصل چہرہ'' ''نئی تعمیر شدہ مسجد میں پیرس کے ہلاک شدگان کیلئے دعا کی گئی۔''

اخبار ''Daily Asahi'' نے درج ذیل سُرخی کے تحت خبر شائع کی ''ہمارا عقیدہ ہم آہنگی ہے'' ''جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد تعلیم و تربیت کے مرکز کی تعمیر سوشی شہر میں مکمل ہوئی''

Ji Ji Press News Agency نے درج ذیل سُرخی لگائی: ''جاپان کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر مکمل امن چاہتے ہیں مقامی احمدیوں کی دعا''

حضور انور نے فرمایا: بہرحال ان ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس میں اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا یہ پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔

سوال جاپان میں ہونے والی مخالفت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ (یعنی مُلّاں) میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کا اظہار کس طرح ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 2013ء میں جب مَیں نے جاپان کا دورہ کیا ہے تو اس وقت بھی پاکستان کا ایک مولوی جاپان میں گیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ کا یہ مشن تھا کہ چاہے جہاں بھی جائیں۔ سمندر پار احمدی قادیانی جائیں تبلیغ کریں تو ہم (وہاں) جا کر ان کی تبلیغ کو روکیں گے۔ اور 2013ء میں جب یہ مولوی جاپان گیا تھا تو وہاں جا کے اس نے جو تقریر کی اس نے یہ کہا تھا کہ یہ لوگ یعنی احمدی اپنے عقیدے اور مشن کے ساتھ

اس قدر مخلص ہیں کہ وہ اپنی جان مال اور وقت قربان کرتے ہیں۔ اور پھر میرے بارے میں کہا کہ اس کے دورے اور جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے اب میں ہر سال جاپان آیا کروں گا اور اپنے والد کا ختم نبوت کا مشن مکمل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ تو یہ ان کی کوششیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر اُن پر الٹائے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے ہیروشیما پر ایٹمی حملہ کی مذمت کن الفاظ میں کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا: یہ ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے (جیسی کہ جاپان میں ایٹم مار کے کی گئی تھی) خواہ حکومتوں کو ہمارا اعلان برا لگے یا اچھا۔

سوال ٹوکیو میں ہونے والی reception میں مہمانوں نے کن تاثرات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر Mr Urano Tatsunoo صاحب کہتے ہیں کہ میں سوچتا رہا کہ آپ ہمیں کیا بتائیں گے۔ لیکن بیس منٹ کے اندر آپ نے گزشتہ تاریخ اور آئندہ آنے والے حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا ہے۔ آپ نے حقائق اور حوالوں سے بات کی۔ جنگ کے نقصانات سے آگاہ کیا اور آئندہ جنگوں سے بچنے سے متنبہ کیا۔ انتہائی مختصر وقت میں اسلام کی تعلیم بھی بتا دی۔ میرے خطاب کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب جس میں یہ سارا کچھ بیان ہوا انگریزی اور جاپانی زبان میں پورے جاپان میں پھیلانا چاہئے۔ ☆ پھر ایک جاپانی خاتون ہارا (Hara) صاحبہ نے کہا کہ میرا اسلام کے بارے میں تاثر تھا کہ اسلام نہایت خطرناک مذہب ہے۔ لیکن آج امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ اسلام تو دراصل سب سے زیادہ امن پسند مذہب ہے۔ ☆ ایک جرنلسٹ نے کہا کہ یہ پیغام دراصل امن کا پیغام ہے۔ آپ نے امن قائم کرنے اور جنگ روکنے کے لئے جاپان کو اپنا کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ☆ ایک جاپانی مسلمان دوست اسماعیل ہیرانو Hirano صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ خلیفہ اسلام کی نمائندگی نہیں کر رہے بلکہ خلیفہ جماعت احمدیہ نے جو بھی بیان کیا وہ قرآن کریم کے حوالہ جات کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ اصل اسلام یہ ہے۔

سوال مغربی سیاست دانوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں کے بعض مغربی سیاستدان ہیں جو اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام کی تعلیم میں کوئی نہ کوئی شدت پسندی کی بات ہے جو مسلمان اسی وجہ سے شدت پسند ہیں...... اس قسم کی باتیں کر کے کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے۔ یہ سیاستدان چاہے یہاں یوکے کے ہوں یا کہیں اور کے یہ لوگ امن پسند مسلمانوں کو بھی اپنے خلاف کر لیں گے اور پھر فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے مغربی سیاستدانوں کو جن کے نظریات اسلام کے متعلق یہ ہیں کہ اس میں سختی ہے اور شدت پسندی ہے ان کو غور کرنا چاہئے اور بلا سوچے سمجھے بیانات جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وہ احمدی جن کے ان لوگوں سے تعلقات ہیں انہیں ان کو سمجھانا چاہئے کہ اس وقت دنیا کے لئے اور دنیا کے امن کے لئے حکمت اور دانائی سے بات کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے بیانات نہ دیں جس سے دنیا میں فساد پھیلے۔ اللہ کرے کہ ان لوگوں کو عقل بھی آ جائے۔

سوال جہلم کی چِپ بورڈ فیکٹری میں ہونے والے ظالمانہ واقعہ کے بارے میں حضور انور نے کیا حقائق بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے جہلم میں بھی ہوا جہاں احمدی مالکان جو چِپ بورڈ فیکٹری کے تھے ان کی فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہرحال مالی نقصان تو ہوا...... یہ فیکٹری جو چِپ بورڈ فیکٹری تھی یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک تھی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح ایسے نقصانات پر ایک مومن کا اظہار ہونا چاہئے وہ اظہار ان لوگوں نے کیا اور شکر کے کلمات ہی ان کے منہ سے نکلتے رہے۔

سوال حضور انور نے پاکستان میں ہونے والی کس خوش آئند تبدیلی کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہرحال ایک لحاظ سے خوش آئند بات بھی ہے کہ اس دفعہ پاکستان میں یہ تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض غیر از جماعت نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور ایک ٹی وی پروگرام ہوا جس میں وہاں کے ڈی پی او اور سیاستدانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ انصاف کریں گے اور مجرموں کو پکڑیں گے۔ پروگرام کرنے والوں نے بھی جو کمپیئر تھا یا جو پروگرام کنڈکٹ (conduct) کر رہا تھا اس نے بھی اس ظلم کے خلاف کھل کر بات کی ہے۔

سوال فیکٹریوں میں آگ لگانے کے بعد مخالفین نے کن جماعتوں میں حملہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس فیکٹری کو آگ لگانے کے بعد انہوں نے ہماری دو چھوٹی جماعتیں کالا گوجراں اور محمود آباد ہیں وہاں بھی مسجدوں پر حملہ کیا۔ ایک مسجد تو سِیل کر دی گئی ہے۔ پہلے مولویوں نے مسجد پہ حملہ کیا پھر مسجد کی صفیں اور سامان باہر نکال کے اس کو آگ لگائی اور پھر اس کے بعد دھویا اور جا کر وہاں نماز پڑھی۔ لیکن بہرحال بعد میں پولیس نے یا ایلیٹ فورس نے ان کو باہر نکال دیا اور وہاں تالا لگا دیا۔ فی الحال ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ لیکن بہرحال یہ دو جماعتیں جو ہیں یہ بھی کافی خطرے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علاقے کے سب احمدیوں کو وہاں محفوظ رکھے۔ ......☆......☆......

خدا تعالیٰ

وہ پاک ہستی وہ ذاتِ والا عدم سے جس نے ہمیں نکالا
حقیر ہم، وہ بزرگ و بالا ذلیل ہم، وہ اجلّ و اعلیٰ
ادب کے لائق ہے ذات اس کی
ہے نام اس کا خدا تعالیٰ

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
گمان عاجز، قیاس قاصر مقام اس کا خِرد سے بالا
قریب بھی ہے بعید بھی ہے
عجیب ہے وہ خدا تعالیٰ

نہاں ہے پردوں میں ذات اُس کی عیاں ہیں لیکن صفات اُس کی
نہ چھیڑ جاحِد تو بات اُس کی تجھے توہم نے مار ڈالا
نگاہِ مومن سے پوچھئے گا
کہاں نہیں ہے خدا تعالیٰ

وہ گلستاں میں مہک رہا ہے کلی کلی میں چٹک رہا ہے
وہ مہر و مہ میں چمک رہا ہے اُسی کے پرتو سے ہے اُجالا
نظر ہے اپنی حجاب اپنا
عیاں ہے ورنہ خدا تعالیٰ

شریک اُس کا نہ کوئی ہم سَر نبی ولی سب اُسی کے چاکر
جُھکایئے سَر اُسی کے دَر پر جو لَمْ یَزَلْ ہے وَلَنْ یَّزَالَا
یہ عالمِ رنگ و بُو ہے فانی
ہے جاودانی خدا تعالیٰ

وہ جس نے خَیر الانامؐ بھیجا سلام بھیجا پیام بھیجا
اُسی نے ہم میں اِمام بھیجا اُسی نے پھر وقت پر سنبھالا
رحیم و رحماں ہے ذات اُس کی
کریم ہے وہ خدا تعالیٰ

کسی کو کہنا "جنابِ اعلیٰ" کسی کو کہنا "حُضُورِ والا"
غضب ہے لیکن وہ ذاتِ والا جو سب سے فائق ہے لا محالہ
زباں پہ جب اُس کا نام آئے
تو بھُول جائے تمہیں "تعالیٰ"

(مولانا ظفر محمد ظفر مرحوم، ربوہ)

خطبہ نکاح
اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 جون 2013 بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ایک نکاح عزیزہ قدسیہ کنول صفی بنت مکرم محمد صفی صاحب یوکے کا ہے جو عزیزم طاہر احمد خان ابن مکرم محمد زکریا خان صاحب کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ اور دوسرا نکاح عزیزہ حانیہ غوری بنت مکرم محمد مبرور غوری صاحب کا ہے جو عزیزم حمزہ محمود ونڈرمین ابن مکرم ندیم رضوان ونڈرمین صاحب کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ دونوں رشتے جو آج طے ہو رہے ہیں یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے ساتھ اعتماد اور سچائی پر قائم کرنے والے رشتے ہوں۔ اور دونوں خاندان بھی ہر لحاظ سے ان نئے رشتوں کے قائم ہونے سے ایک نئے خاندان کو پیدا کرنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور دوسرے نکاح کے ایجاب و قبول میں لڑکے کو مخاطب کر کے حضور انور نے فرمایا:

Do you understand Urdu?

لڑکے کے اثبات میں جواب پر حضور انور نے اس سے انگریزی میں ہی ایجاب و قبول کروایا اور اس کے اردو میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: اچھا اردو آتی ہے۔ شکر ہے اردو آتی ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

خطبۂ عید الفطر

رمضان میں جہاں عبادتوں پر زور دیا گیا ہے وہاں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ ضرورتمندوں کا، غریبوں کا، بیواؤں کا، یتیموں کا بھی خیال رکھو
عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے کر ہر احمدی بلکہ مالی لحاظ سے اپنے سے کمتر احمدی یا ہر مسلمان جو آج عید منا رہا ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اپنے بچوں کو اچھا کھلا سکے، اس کے بچوں کو آج کے دن اچھا کھلانے کا سامان مہیا کرے

یاد رکھیں کہ آج عید کے دن ہی صرف اچھا کھلا کر کام ختم نہیں کر دینا کہ ہم نے غریبوں کو اچھا کھلا دیا
جس طرح آج کے دن آپ نے ان کا خیال رکھا ہے یا خیال رکھنے کا ارادہ کیا ہے ایسے رابطوں کو توڑیں نہیں ان رابطوں کو قائم رکھیں بلکہ اس طرح قائم رکھیں کہ ان گھروں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر ان کی مدد بھی حتی المقدور کرتے رہیں۔ نظام جماعت کو بھی بتاتے رہیں

ہر احمدی اپنے ماحول میں کم استطاعت والے افراد کو اٹھانے کی کوشش کرے تو وہی شخص جس کی اس سال آپ نے مدد کی ہے اور وہ آپ کی مدد کا محتاج تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اگلے سال عید پر وہ دوسروں کی مدد کر رہا ہو اور دوسروں کے ساتھ خوشیاں Share کر رہا ہو۔ اس طرح معاشی حالات کے ساتھ ساتھ اخلاقی معیار بھی بلند ہوتے چلے جائیں گے۔ اخلاص سے کیا ہوا کام اور اپنے بھائی کی مدد کہ وہ غربت کے دائرے سے باہر نکلے تو ایسے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایسے شخص کو مختلف طریقوں سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے دل کو سکینت، چین اور طمانیت عطا فرماتا ہے

ہم نے آج اس عید کے دن یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ تیس یا انتیس دنوں میں ہم نے جن نیکیوں کو کرنے کی عادت ڈالی ہے ان پر ہم قائم رہیں گے۔ جن باتوں کی چاٹ ہمیں لگ چکی ہے وہ بڑھے گی، کم نہیں ہوگی

(اسلام میں عیدوں کا تصور اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی اور اس کے انعام کا بصیرت افروز بیان)

خطبہ عید الفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 نومبر 2003ء بمطابق 26 نبوت 1382 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً۔ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ۔ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ (الفجر: 28 تا 31)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں آج یہ عید، عید الفطر منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا میں ہر قوم اپنے تہوار مناتی ہے یا دوسرے لفظوں میں ہر قوم میں کسی نہ کسی طریقے سے عید منائی جاتی ہے اور خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بچے، بوڑھے، جوان سب حسب توفیق اچھے کپڑے پہنتے ہیں، اچھے کھانے کھاتے ہیں، ایک دوسرے کی دعوتیں بھی کرتے ہیں، مجلسیں بھی لگاتے ہیں۔ شور شرابے بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ ابھی دیکھیں کچھ دنوں کے بعد اگلے ماہ کرسمس کے دن ہوں گے تو وہ شور شرابا ہوگا کہ الامان۔ کئی ملکوں میں تو بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اور خوشی کا اظہار شرابیں پی کر، ناچ گانے گا کر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اور کاموں میں بھی اور ملکوں میں بھی یہی حال ہے۔ اس لئے کہ ان کی مذہبی تعلیمات بگڑ گئی ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ خوشی کا اظہار کس طرح کرنا ہے لیکن اس کے باوجود یہاں یورپین اقوام میں بھی اور جگہوں میں بھی مختلف بگڑے ہوئے مذاہب کے ماننے والے جو ہیں وہ اپنے غریبوں کی امداد کے لئے چندے اکٹھے کرتے ہیں۔ کرسمس میں ہی آپ دیکھیں کہ بہت سی رقوم اور تحائف اکٹھے کئے جاتے ہیں اور غرباء کو دیئے جاتے ہیں، بچوں کو دئے جاتے ہیں، ضرورتمندوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ہمدردی خلائق کا عنصر ہو یا نہ ہو یا دکھاوا ہو، بہر حال کچھ نہ کچھ تو ہمدردی بھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بہر حال ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ اسلام نے جو چیزیں مقرر کی ہیں یہ شور شرابے اور ناچ گانے اور اپنے ہوش و حواس سے باہر ہونے کے لئے نہیں کیں۔ اچھے کپڑے پہننا، اچھے کھانے کھانا یا خوشیاں منانا تو شادی بیاہوں یا دوسرے فنکشنز پر بھی ہوتا ہے اور جو صاحب استطاعت ہیں وہ جب چاہیں یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اسلام میں عیدوں کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو قربانیاں کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے انعام کے طور پر تمہارے لئے خوشی کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ اور یہ صرف دنیاوی ہاؤہو کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مدنظر رکھنا ہوگا اور مدنظر رکھنا چاہئے۔

یہ عید جو عید الفطر کہلاتی ہے اس میں ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رمضان میں تیس یا انتیس روزے رکھتے ہیں اور جائز چیزوں پر بھی صرف اس لئے ایک وقت تک کے لئے یعنی صبح سے شام تک کے لئے پابندی لگاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، اس کی خوشنودی کی خاطر، اس کے فضلوں کو سمیٹنے کی خاطر اور اس لئے کہ اس کا فرمان ہے کہ میرے بندو! میری عبادت بجا لاؤ اور میری عبادت یہی ہے کہ میرے احکامات پر عمل کرو، میرے حقوق یعنی حقوق اللہ اور میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اس لئے رمضان میں جہاں عبادتوں پر زور دیا گیا ہے وہاں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ ضرورتمندوں کا، غریبوں کا، بیواؤں کا، یتیموں کا بھی خیال رکھو۔ تب ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں صدقہ و خیرات دینے میں آپ کا ہاتھ اتنا کھل جاتا تھا جو تیز آندھی سے بھی تیز ہوتا تھا۔ تو اتنا لمبا عرصہ جو یہ تیس دن کی قربانی جو لمبی سے لمبی قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر لاگو کی ہے۔ اس میں ہر جائز چیز کو بھی اس کی خاطر چھوڑنا ہوتا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کے مومن بندے نے اتنے دن نہ صرف میری عبادت کی بلکہ میری خاطر جائز چیزوں کو بھی چھوڑا، میرے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے بدلے میں یہ خوشی کا، عید کا دن دکھایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی توجہ دلا دی کہ ان تیس یا انتیس دنوں میں تم نے جو اچھی عادتیں پیدا کر لی ہیں اس کا پہلا امتحان تو یہ ہے کہ آج کے دن بھی تم نے میری عبادات کو بھول نہیں جانا بلکہ مسجدوں کو اسی طرح آباد رہنا چاہئے جیسے رمضان کے مہینہ میں تھیں۔ جو نمازیں تم پر فرض ہیں، جو عبادات تم بجالاتے ہو، تم نے ادا کرتے رہنا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ چلو رمضان گیا ہے تو ہر چیز سے چھٹی ہوگئی۔ عبادات تم نے بہر حال بجالانی ہیں، اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی بھی تم نے کرتے رہنا ہے۔ ہاں چھوٹ تمہیں صرف یہ ہے کہ جو حلال اور جائز چیزوں کی پابندیاں ان دنوں میں تم پر لگائی گئی تھیں اب تم ان کو استعمال کر سکتے ہو۔ اب یہ پابندی کوئی نہیں، جائز چیزوں کا استعمال تم پر اب جائز ہے، حلال ہے۔ تو جو سچا مومن ہے، جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اطمینان قلب نصیب کرتا ہے، چین اور سکون بھی عطا کرتا ہے۔

تو پہلی بات جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی اپنے ماحول میں جائزہ لے کر ہر احمدی بلکہ مالی لحاظ سے اپنے سے

کمتر احمدی یا ہر مسلمان جو آج عید منا رہا ہے اور اس کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اپنے بچوں کو اچھا کھلا سکے، اس کے بچوں کو آج کے دن اچھا کھلانے کا سامان مہیا فرمائیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام کے تحت بھی اور انفرادی طور پر بھی احمدی گزشتہ کئی سالوں سے جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس طرف خاص طور پر زور دیا اور تحریک فرمائی بہت توجہ دے رہے ہیں لیکن ابھی بھی میرے خیال میں اس میں بہت گنجائش ہے۔ بہت سے ملکوں میں ابھی ضرورت ہے کہ اس طرف اور توجہ دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ فرماتے ہیں کہ:

''جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا ہے اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے تم بھی اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو اور رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو۔......خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اس کی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھ مہربانی، نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم، غیر مسلم کی قید اٹھادو اور تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رَبُّ الْعَالَمِیْن ہے۔ یہ بھی رَحِیْمٌ لِّلْعَالَمِیْن ہوجاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے''۔ (خطبات نور صفحہ 3)

تو یاد رکھیں کہ آج عید کے دن ہی صرف اچھا کھلا کر کام ختم نہیں کر دینا کہ ہم نے غریبوں کو اچھا کھلا دیا۔ بلکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت سے احمدی غریبوں کے گھر میں گئے ہوں گے، ان کے ساتھ عید کی خوشیاں Share کی ہوں گی یا کر رہے ہوں گے کیونکہ وقت کے لحاظ سے بہت ملکوں میں عید ہو چکی ہے اور بعض جگہوں میں ہو رہی ہے۔ تو جس طرح آج کے دن آپ نے ان کا خیال رکھا ہے یا خیال رکھنے کا ارادہ کیا ہے ایسے رابطوں کو توڑیں نہیں۔ ان رابطوں کو قائم رکھیں بلکہ اس طرح قائم رکھیں کہ ان گھروں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر ان کی حتی المقدور مدد بھی کرتے رہیں۔ نظام جماعت کو بھی بتاتے رہیں کیونکہ بعض دفعہ بعض لوگ نظام کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ تو پتہ لگتا رہے کہ نظام بھی جائزہ لے کر ان لوگوں کا خیال رکھتا ہے۔ اور حسب وسائل ان کی مدد بھی کی جاتی ہے۔ کوشش کریں کہ جب ان سے تعلقات قائم ہوں اگر کوئی کم ہمتی کی وجہ سے یا بعض لوگوں کو عادتاً کام نہ کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے، باقاعدگی سے کام نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو سمجھا کر ان کو کام پر لگوائیں کیونکہ یہ مسلسل رابطوں سے ہی ممکن ہے۔ تو یہ رابطہ جاری رہے گا اور عید کے بعد یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔ اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی اپنے ماحول میں کم استطاعت والے افراد کو اٹھانے کی کوشش کرے تو وہی شخص جس کی اس سال آپ نے مدد کی ہے اور وہ آپ کی مدد کا محتاج تھا۔ ہوسکتا ہے کہ اگلے سال عید پر وہ دوسروں کی مدد کر رہا ہو اور دوسروں کے ساتھ خوشیاں Share کر رہا ہو۔ اس طرح معاشی حالات کے ساتھ ساتھ اخلاقی معیار بھی بلند ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ بہت ساری اخلاقی برائیاں، معاشی کمزوریوں کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ جب اخلاقی معیار بلند ہوں گے تو ماحول میں بھی نیکیاں جنم لینا شروع کر دیں گی۔ غریب اور ضرورت مند آدمی بعض دفعہ تنگی کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ معاشرتی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں تو جب تنگ ہوتا ہے تو بعض ناجائز کام بھی کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو، اس کی عبادت کو بھی بھول جاتا ہے۔ جب نیک آدمی کے ساتھ اس طرح کے تعلقات قائم ہوں گے تو اس نیک آدمی کے ساتھ لگ کر بعض ایسی نیکیاں بجالانے کی بھی ان کو توفیق ملے گی جن کی طرف وہ پہلے پوری توجہ نہیں کرتے۔ اور اس طرح یہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ ایک پاک معاشرہ قائم ہو جائے گا۔ نیکی کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا بھی مضبوط تعلق قائم ہو گا اور جس کے ساتھ نیکی کی جا رہی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے زیر اثر ان لوگوں کو بھی جن کو پہلے خیال نہیں آتا اپنے پیدا کرنے والی کی طرف جھکنے کی توجہ پیدا ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔ اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اُسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔

مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ مَیں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔ اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا۔ کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تُو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبر گیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 281-282۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو دیکھیں جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اخلاص سے کیا ہوا کام اور اپنے بھائی کی مدد کہ وہ غربت کے دائرے سے باہر نکلے تو ایسے عمل کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا بلکہ ایسے شخص کو مختلف طریقوں سے نوازتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ایسا شخص اللہ کے حقوق بھی ادا کرنے والا ہوسکتا ہے۔ نیکی اور پارسائی میں بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہوسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے دل کو سکینت، چین اور طمانیت عطا فرماتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''غرض جو کوئی اپنی زندگی بڑھانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ نیک کاموں کی تبلیغ کرے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاوے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آتا ہے اُسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے۔ لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپروا اور لااُبالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا''۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ 91۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس کے علاوہ اصل اور بنیادی بات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جیسا کہ فرمایا: وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) اس کا ذکر مَیں مختصراً اوپر کر آیا ہوں۔ تو ہم نے آج اس عید کے دن یہ عہد بھی کرنا ہے کہ گزشتہ تیس یا انتیس دنوں میں ہم نے جن نیکیوں کو کرنے کی عادت ڈالی ہے ان پر ہم قائم رہیں گے۔ جن باتوں کی چاٹ ہمیں لگ چکی ہے وہ بڑھے گی کم نہیں ہوگی اور اے اللہ! تیری عبادتوں کے مزے لوٹ کر ہم نے جو اطمینان قلب حاصل کیا ہے اس کو ہم ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہماری تو صرف یہ دعا ہے کہ ہمیں اب ان باتوں پر قائم رکھ اور دوام بخش کیونکہ تیری مدد اور تیرے فضل کے بغیر تجھے پانا بھی ممکن نہیں۔ اے خدا تو ہماری روحانیت کو محض اور محض اپنے فضل سے اس معیار تک لے جا کہ جہاں ہمیں تیرا یہ پیغام ملے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اے خدا اس معیار کا اطمینان ہمیں نصیب کر۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری رمضان کی قربانی قبول ہوئی اور ہمیں عید کی حقیقی خوشی بھی میسر آ گئی۔ جب یہ دعا کرتے ہوئے ہم آج کی عید سے گزریں گے تو ہمیں اپنی آئندہ نمازوں کی حفاظت کرنے کا بھی خیال رہے گا۔ ہمیں نظام جماعت کی پابندی کا بھی خیال رہے گا۔ ہمیں خلیفۂ وقت کی اطاعت کا بھی خیال رہے گا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کا بھی خیال رہے گا۔ ہمیں عہد بیعت کو نبھانے کا بھی خیال رہے گا۔ یہ ساری چیزیں اکٹھی ہوتی ہیں۔ غرض اس طرح ہر نیکی کی طرف ہمیں قدم بڑھانے کی اور ہر بدی کو چھوڑنے کی ہمیں توفیق ملے گی۔ اور اس طرح عباد الرحمن بن کر ہم اپنی عیدوں کو زینت بخشیں گے، ان کو پُررونق کریں گے۔ اگر عباد الرحمن نہیں بنتے تو عیدوں کی خوشیاں تو بالکل عارضی خوشیاں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی عیدوں کو کس طرح مناؤ۔ فرمایا اپنی عیدوں کو خدا کی کبریائی بیان کرتے ہوئے سجاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تکبیر و تہلیل اور حمد و ثنا کرتے ہوئے اور خدا کی تقدیس ظاہر کرتے ہوئے اپنی عیدوں کو زینت بخشو۔ (حلیہ لابن نعیم)

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے نفس خدا کے ساتھ آرام یافتہ اپنے ربّ کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تُو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری بہشت کے اندر آجا............ یاد رکھنا چاہئے کہ اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت انسان کی اس دنیوی زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ آرام پا جائے اور تمام اطمینان اور سرور اور لذّت اس کی خدا میں ہی ہو جائے۔ یہی وہ حالت ہے جس کو دوسرے لفظوں میں بہشتی زندگی کہا جاتا ہے۔ اس حالت میں انسان اپنے کامل صدق اور صفا اور وفا کے بدلہ میں ایک نقد بہشت پا لیتا ہے اور دوسرے لوگوں کی بہشت موعود پر نظر ہوتی ہے اور یہ بہشت موجود میں داخل ہوتا ہے۔ اسی درجہ پر پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ وہ عبادت جس کا بوجھ اس کے سر پر ڈالا گیا ہے درحقیقت وہی ایک ایسی غذا ہے جس سے اس کی روح نشوونما پاتی ہے اور جس پر اس کی روحانی زندگی کا بڑا بھاری مدار ہے اور اس کے نتیجہ کا حصول کسی دوسرے جہان پر موقوف نہیں ہے۔ اسی مقام پر یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ وہ ساری ملامتیں جو نفس لوّامہ انسان کا اس کی ناپاک زندگی پر کرتا ہے اور پھر بھی نیک خواہشوں کو اچھی طرح ابھار نہیں سکتا اور بری خواہشوں سے حقیقی نفرت نہیں دلا سکتا اور نہ نیکی پر ٹھہرنے کی پوری قوت بخش سکتا ہے۔ اس پاک تحریک سے بدل جاتی ہیں جو نفس مطمئنّہ کے نشوونما کا آغاز ہوتی ہے۔ اور اس درجہ پر پہنچ کر وقت آجاتا ہے کہ انسان پوری فلاح حاصل کرے اور اب تمام نفسانی جذبات خود بخود افسردہ ہونے لگتے ہیں اور روح پر ایک ایسی طاقت افزا ہوا چلنے لگتی ہے جس سے انسان پہلی کمزوریوں کو ندامت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس وقت انسانی سرشت پر ایک بھاری انقلاب آتا ہے اور عادت میں ایک تبدّلِ عظیم پیدا ہوتا ہے اور انسان اپنی پہلی حالتوں سے بہت ہی دُور جا پڑتا ہے، دھویا جاتا ہے اور صاف کیا جاتا ہے اور خدا نیکی کی محبت کو اپنے ہاتھ سے اس کے دل میں لکھ دیتا ہے اور بدی کا گند اپنے ہاتھ سے اس کے دل سے باہر پھینک دیتا ہے۔ سچائی کی فوج سب کی سب دل کے شہرستان میں آجاتی ہے اور فطرت کے تمام بُرجوں پر راستبازی کا قبضہ ہو جاتا ہے اور حق کی فتح ہوتی ہے اور باطل بھاگ جاتا ہے اور اپنے ہتھیار پھینک دیتا ہے۔ اس شخص کے دل پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہر ایک قدم خدا کے زیر سایہ چلتا ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 378_379)

آج جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ صرف اگلے جہان کے لئے نہیں اس پر عمل کرنے سے اس دنیا کی جنتیں بھی مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اطمینان قلب نصیب فرمائے۔ اپنے زیر سایہ ہمیں چلائے، اپنی معرفت ہمیں عطا کرے۔ ہماری عید صرف ظاہری خوشیوں اور شور شرابے والی عید نہ ہو بلکہ اس کا حقیقی عرفان ہمیں میسر آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں دونوں جہان کی جنتوں کا وارث بنائے۔

ابھی خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں کل کے درس کی دعائیں جو تھیں وہ دہرائی تو نہیں جا سکتیں جو یاد رہ سکتی ہیں یاد رکھیں، ذہن میں رکھیں۔ دکھی انسانیت کے لئے ضرور دعا کریں۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے لئے دعا کریں اور عالم اسلام کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25؍دسمبر 2015)

......☆......☆......☆......

تقریب آمین

۞ خاکسار کے بیٹے عزیزم فواد احمد نے بعمر 8 سال 3 مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کیا ہے۔ الحمدللہ۔ عزیزم کی تقریب آمین مورخہ 10؍جنوری 2016 کو منعقد ہوئی۔ عزیز اب باترجمہ قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ بچے کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(داؤد احمد گجراتی، حلقہ ناصر آباد۔ قادیان)

ولادت اور درخواست دعا

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے انصر احمد عارف آف آئرلینڈ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2؍اکتوبر 2015 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام کامران احمد عارف تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیز مکرم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم شہزادہ مبشر صاحب آف سکاٹ لینڈ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے عزیز نومولود کے نیک، صالح، خادم دین بننے اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(طاہر احمد عارف صدر جماعت احمدیہ پونا، مہاراشٹر ولد مکرم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم)

اعلان نکاح

۞ خاکسار کے بیٹے مکرم عدنان احمد عارف صاحب وقف نو کا نکاح مکرمہ تہمینہ شاکر صاحبہ بنت مکرم ضیاء الحسن شاکر صاحب آف لندن کے ساتھ دس ہزار برٹش پاؤنڈ حق مہر پر مورخہ 23؍ستمبر 2015 کو مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے پڑھا۔ عزیزم عدنان احمد عارف محترم محمود احمد عارف صاحب درویش مرحوم کا پوتا اور محترم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(نصیر احمد عارف خادم سلسلہ، قادیان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

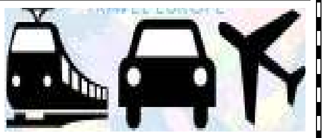

Contact : 9815665277
Proouritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

جماعتی رپورٹیں

شعبہ نورالاسلام قادیان کی مساعی

مورخہ 24اکتوبر تا26اکتوبر 2015 کو مدھیہ پردیش کے شہر اندور (Indore) میں ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں شعبہ نورالاسلام کی سہ رُکنی ٹیم کو شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہ کانفرنس حکومت مدھیہ پردیش، انڈیا فاؤنڈیشن اور سانچی یونیورسٹی آف Budhist Indic Studies کے اشتراک سے منعقد کی گئی۔چونکہ اس International conference میں انتظامیہ کی طرف سے مدعو Intellectuals اور organization کو papers جمع کرنے کا موقع دیتے ہوئے یہ ہدایت دی گئی تھی کہ اگر متعلقہ کمیٹی کی طرف سے papers کو accept کرلیا جاتا ہے تو اُن papers کو سامعین کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ بھی دیا جائے گا۔لہذا اس کانفرنس میں شرکت کے لئے درج ذیل ٹیم تشکیل دی گئی۔(۱) مکرم جاوید احمد لون صاحب مربی سلسلہ(امیر قافلہ)(۲) مکرم سلطان محمد احسن صاحب واقف زندگی (۳) مکرم سی جی سُہیل احمد صاحب واقف زندگی۔مکرم انچارج صاحب کی نگرانی میں "Religion to ensure social justice" کے عنوان پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کی کتاب Islam's response to contemporary issues کی روشنی میں paper تیار کروایا گیا۔کانفرنس کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے قبل از وقت کتب کا انتخاب کرلیا گیا تھا۔اسٹال کو دیدہ زیب بنانے کے لئے standies تیار کروائی گئیں جن میں service to humanity اور Islam and kindness کے موضوعات پر اقتباسات، نیشنل ٹول فری نمبر اور جماعتی ویب سائٹ کا لنک نمایاں طور پر شامل کیا گیا۔

مورخہ 15-10-24 کو اس کانفرنس کے افتتاحی session کا آغاز صبح 10 بجے ہوا۔جس میں لوک سبھا کی اسپیکر سمترا مہاجن صاحبہ بطور چیف گیسٹ تشریف لائیں تھیں جبکہ شوراج چوہان صاحب چیف منسٹر مدھیہ پردیش اس سیشن کے President تھے۔بھوٹان کے foreign منسٹر اور شری لنکا کے کلچر منسٹر نیز RSS کے راشٹریہ ادھیکش شری بھیا سنگھ جوشی بطور گیسٹ آف آنر موجود تھے۔افتتاحی تقریب کے بعد جماعتی وفد نے محترمہ سمترا مہاجن صاحبہ کو جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کرواتے ہوئے کتاب World Crisis and Pathway to Peace کا تحفہ پیش کیا۔

اسی روز چیف منسٹر شوراج چوہان صاحب سے ملاقات کرکے آپ اور آپکی اہلیہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف کرواتے ہوئے کتاب WCPP کا تحفہ پیش کیا گیا۔دونوں نے اس کتاب کو نہایت عقیدت سے قبول کیا۔

☆**Paper Presentation:** اس کانفرنس میں Paper Presentation کے کئی parallel session چل رہے تھے۔جس ہال میں جماعت کی طرف سے مقالہ پڑھا گیا اُسمیں دیگر پانچ اور مقالے پڑھے گئے۔جماعت کی طرف سے مکرم سلطان محمد احسن صاحب نے مقالہ پڑھا، اگرچہ یہ مقالہ سب سے آخر میں پڑھا گیا مگر سامعین نے سب سے زیادہ اس مقالے کو غور سے سُنا۔مقالے کے آخر میں ۴ سے ۵ منٹ کیلئے سامعین کو سوالات پوچھنے کا موقعہ دیا گیا۔اگلے روز بہت سے احباب ہمارے اسٹال پر تشریف لائے اور بہت دیر تک تبادلہ خیال کرتے رہے۔سائلین کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation Rationality Knowledge and Truth میں suffering کے chapter کے مطابق مکمل جواب دیا گیا۔بعض افراد کو یہ chapter اتنا پسند آیا کہ وہ اس chapter کی تصویر کھینچ کر لے گئے۔

☆**میڈیا کوریج:** اخبارنئی دُنیا کے نمائندے نے مکرم سلطان محمد احسن صاحب کا انٹرویو لیا اور اگلے روز کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر جہاں کانفرنس کی تفصیلات تھیں وہیں موصوف کا انٹرویو بھی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔اسی طرح روزنامہ اخبار ''چوتھا سنسار'' ہندی میں شعبہ ہذا کے مربی جاوید احمد لون صاحب کا انٹرویو شائع ہوا۔

کانفرنس کے دوسرے دن جبکہ ایک News Correspondent جو exhibitors اور زائرین کے تاثرات جاننا چاہتے تھے نے ہمارے سٹال کے 2 ممبرز مکرم جاوید احمد لون صاحب اور مکرم سلطان محمد احسن صاحب سے لائیو انٹرویو لیا۔جس میں شعبہ ہذا کے دونوں ممبران نے جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ کتاب WCPP کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ساری دنیا میں قیام امن کی کوششوں کے بارے میں جانکاری دی۔یہ نیوز چینل سارے مدھیہ پردیش میں دیکھا جاتا ہے اور مدھیہ پردیش کی آبادی سات کروڑ ہے۔

☆**بُک سٹال:** چونکہ شعبہ ہذا کا وفد مورخہ 15-10-23 کی شام کو ہی اندور پہنچ گیا تھا اور کانفرنس اگلے دن سے شروع ہونے والی تھی۔زیادہ زائرین کو attend کرنے اور زیادہ سے زیادہ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچانے کے مقصد سے انتظامیہ سے اجازت کے بعد ہماری ٹیم نے نہایت محنت سے راتوں رات بُک سٹال کو set کرلیا۔اگلے روز جبکہ دیگر اسٹال والے ابھی اپنا اپنا اسٹال سجا رہے تھے جماعت احمدیہ کا اسٹال اللہ تعالیٰ کے فضل سے visitor's کو attend کر رہا تھا اور تبلیغ اسلام میں مصروف تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا اسٹال سب سے نمایاں جگہ پر یعنی entrance کے بالکل سامنے تھا۔جماعت کا اسٹال کچھ اس طرح set کیا گیا تھا کہ پانچ standies جو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر اور اقتباسات سے مزین تھیں اسٹال کے داہنے طرف قطار میں لگائی گئیں۔جو بھی visitor آتا وہ سب سے پہلے standies میں لکھے جماعت اور اسلام کی امن بخش تعلیم پر مشتمل اقتباسات کو پڑھتا اور خلیفہ وقت اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصاویر دیکھتا۔اسٹال میں ایک visitor's بُک بھی رکھی گئی تھی جس پر گفتگو کے بعد زائرین سے انکے تاثرات قلمبند کرنے کی گذارش کی جاتی۔

✷Mr. Yatinder Singh Gusain جو کہ کانفرنس کے administrater co ordinater تھے نے بتایا کہ ہمارے سارے دوست آپ کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ صرف آپ کے اسٹال نے ہی اس کانفرنس کے حقیقی مقصد کو پورا کیا ہے۔یہی ایک اسٹال تھا جو اس کانفرنس کے aim&objective کو پورا کر رہا تھا۔اُنہوں نے مزید فرمایا کہ یہ صرف ہمارا ہی نظریہ نہیں ہے بلکہ اکثر لوگوں کی یہی رائے ہے۔

اللہ کے فضل سے جماعت کے اسٹال پر اسقدر visitors آئے کہ اسٹال میں ہندی لٹریچر پہلے ہی دن ختم ہوگیا۔ہندی ترجمۃ القرآن کی بہت ڈیمانڈ رہی۔

ان تین ایام میں ہمارے اسٹال کو 3000 سے زائد افراد نے visit کیا۔کتاب World Crisis and Pathway to Peace اور لیف لیٹ 800 کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا حضور انور کی دعاؤں کی بدولت اس پروگرام میں شعبہ ہذا کو کثیر تعداد میں اندرون اور بیرون ملک کے Intellectuals تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔یہ اس نوعیت کا پہلا پروگرام تھا جس میں شعبہ ہذا کو ہندوستان میں اسلام کی نمائندگی کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ۔

آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبہ ہذا کے تمام واقفین کو وقف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ہر قسم کی کمزوری سے صرفِ نظر فرمائے۔

(قائمقام انچارج شعبہ نورالاسلام قادیان)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22؍دسمبر 2015 بروز منگل قبل نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف مانچسٹر یوکے

(ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم سابق ناظر دیوان و آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

19؍دسمبر 2015 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون، آپ 1989 میں پاکستان سے یوکے آئے اور مانچسٹر میں رہائش پذیر ہوئے۔آپ نظارت علیا ربوہ میں بطور کارکن خدمت بجالاتے رہے۔مانچسٹر میں آپ کو سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی ملی۔بچوں کی اچھی تربیت کی۔خلافت سے عشق اور عقیدت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ آف جرمنی

(اہلیہ مکرم محمد روشن صاحب، آف واسو، منڈی بہاؤالدین)

19؍ستمبر 2015 کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ کو پاکستان میں لمبا عرصہ مقامی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔آپ نے سینکڑوں احمدی غیر احمدی بچے بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔خود بھی باقاعدگی سے روزانہ کئی پاروں کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔قرآن پاک پڑھانے کی وجہ سے آپ کو تبلیغ کا بہت موقع ملا۔ان کے علاقے کے لوگ انہیں اپنے استاد کے نام سے یاد کرتے تھے۔آپ بہت شفیق، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلیفۂ وقت اور نظام جماعت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ پروفیسر ڈاکٹر امتہ النصیر سمیع صاحبہ

(اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب، لاہور)

6؍دسمبر 2015 کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطا صاحب جالندھری مرحوم کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب مرحوم آف لاہور کی بیٹی تھیں۔آپ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے شعبہ امراض چشم سے منسلک تھیں۔آپ کو اپنے حلقہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری خدمت خلق کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔جماعت کی طرف سے لگنے والے میڈیکل کیمپس میں بھی خدمات پیش کرتی رہیں۔آپ نیک، عبادت گزار، خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش، بہت ملنسار، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔والد کی وفات کے بعد 10 سال تک والدہ کی بہت عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم مولانا عطا المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) کی بھانجی تھیں۔

(3) مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبدالرشید بھٹی صاحب، میرپور خاص، سندھ)

9؍دسمبر 2015 کو طویل علالت کے بعد بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ نمازوں کی پابند، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر عطاء المنان خالد صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ نورالنساء بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد صاحب مرحوم، سابق نیشنل امیر جماعت بنگلہ دیش)

12؍دسمبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ کو ایک خواب کی بناء پر بیعت کی توفیق ملی۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، بہت مہمان نواز، غریب پرور، صدقہ وخیرات کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے گہری محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ جیسے بزرگان سلسلہ کی مہمان نوازی کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم صالح احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش میں استاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5) مکرم مشہود انور ملک صاحب

(المعروف منشا بھائی بجلی والے، ربوہ)

28؍اگست 2015 کو طویل علالت کے بعد 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت میاں مولا بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور مکرم غلام سرور بھیروی صاحب کے بیٹے تھے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، نہایت ایماندار، صابروشاکر، نیک اور مخلص انسان تھے۔

(6) مکرمہ طاہرہ فردوس صاحبہ (اہلیہ مکرم غضنفر حسین چٹھہ صاحب شہید، انسپکٹر بیت المال آمد، ربوہ)

گزشتہ دنوں 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، پرہیزگار، صابرہ وشاکرہ، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔2008 میں اپنے شوہر کی شہادت کے بعد تمام مشکلات کا نہایت صبر اور بہادری سے مقابلہ کیا۔آپ کے ایک بیٹے عزیزم عبد الحئی غضنفر چٹھہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7696: میں صالحہ بیگم زوجہ مکرم محمد ذیشان احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: موندور، پیڈاویگی، ویسٹ گوداوری، آندھرا پردیش، مستقل پتہ: کونڈور، رایاپرتھی، ورنگل، تلنگانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19رنومبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: 30,000 روپے، زیور طلائی: ایک عدد نکلیس 2 تولہ، ایک عدد گلے کا ہار آدھا تولہ، 2 جوڑی کان کی بالیاں تین پاؤ تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نورالدین　　الامۃ: صالحہ بیگم　　گواہ: محمد رفیق

مسل نمبر 7697: میں عثمان۔اے ولد مکرم عبدالرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹناپرم ڈاکخانہ کاواشیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 ردسمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: بی۔اے۔سلیمان　　العبد: عثمان۔اے　　گواہ: غلام احمد

مسل نمبر 7698: میں حبیب خان ولد مکرم شیر علی خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 2012 ساکن ہاؤس نمبر 20، چندیر لین ڈاکخانہ پٹیل نگر ضلع حسار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ردسمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/21,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: نصیر احمد　العبد: حبیب خان　　گواہ: محمد سلطان قمر

مسل نمبر 7699: میں ای.سی. منظور احمد ولد مکرم پی.ایم محمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن Ayishas 53/379 ڈاکخانہ Arakinar ضلع Kozhikode، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک موٹر سائیکل Honda Dream Yuga (Model 2014) قیمت اندازاً 45000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ٹی احمد سعید　　العبد: سی.ای منظور احمد　　گواہ: آئی کے منصور احمد

بقیہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 10

انہوں نے بڑا اعتماد دیا اور کام کی نگرانی کی اور کام کی رہنمائی کی اور کبھی کوئی ناراض بھی ہوجاتا تو پہلے بلا کر دلجوئی کرتے۔

خالد عمران حفاظت خاص کے کارکن ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیشمار خوبیوں کے مالک تھے لیکن درگزر کرنے والی صفت ان میں بہت نمایاں تھی۔ کسی کارکن سے خواہ کتنے ہی ناراض ہوں لیکن اس کی معذرت پر فوراً معاف کر دیتے تھے اور دل صاف کر لیتے تھے۔

ہمارے یہاں پرائیویٹ سیکرٹری میں کارکن سلیم ظفر صاحب ہیں وہ بھی کہتے ہیں منگلا صاحب سے بڑا پرانا تعلق ہے اور کوئی ایسی بات مجھے یاد نہیں پڑتی کہ کبھی کسی سے اَن بن ہوئی ہو یا مستقل ناراضگی ہوئی ہو۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔

عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن کہتے ہیں کہ میرا آپ سے بڑا لمبا تعلق تھا۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مختلف حیثیتوں میں اکٹھا کام کیا۔ پھر بعد میں بھی رابطہ رہا۔ ان کی خلافت سے محبت اور عقیدت اور احساس ذمہ داری کا وصف بہت نمایاں تھا۔ کہتے ہیں جن دنوں لقاء مع العرب اور سوال و جواب کے دیگر پروگرام ریکارڈ ہوتے تھے کئی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ان سے مختلف معلومات کے سلسلے میں رابطہ کرنے کا موقع ملتا تھا اور فوری طور پہ بڑی مستعدی سے مطلوبہ معلومات بھجوا دیتے جو مَیں پیش کر دیا کرتا تھا۔

ملک نسیم صاحب کہتے ہیں کہ یہ مہتمم مقامی تھے اور مَیں ربوہ میں خدمت خلق کا ناظم تھا۔ ایک دفعہ ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ رات ساڑھے بارہ بجے یہ سائیکل پر میرے گھر آئے اور انہوں نے کہا کہ ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ فیصل آباد میں مریض ہیں۔ فوری خدّام کو لے کر جائیں۔ میں نے کار کا انتظام کر دیا ہے۔ بعض لوگوں کو خون کی ضرورت ہے ان کے لئے خون کا انتظام کریں۔ کہتے ہیں سردی تھی مَیں نے کہا منگلا صاحب چائے پی کر جائیں۔ انہوں نے کہا چائے کا وقت نہیں ہے۔ لوگ اس وقت مر رہے ہیں آپ فوری وہاں پہنچیں۔ اور اس وقت ان کو شدید فلو اور بخار بھی تھا اس کے باوجود احساس ذمہ واری یہ تھا کہ سائیکل پر خود ناظم خدمت خلق کے گھر پہنچے اور ان کو ٹیم تیار کر کے بھجوایا۔

جن صفات کا لوگوں نے ذکر کیا ہے بچوں نے بھی، غیروں نے بھی اس میں ذرا بھر بھی مبالغہ نہیں ہے۔ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں میرے خیال میں ان کے اوصاف اس سے بہت زیادہ تھے۔ میرا ان سے لمبا عرصہ تعلق رہا۔ شروع شروع میں جب یہ کالج میں آئے ہیں تو چند دن شاید مَیں ان سے کالج میں پڑھا بھی۔ پھر خدام الاحمدیہ میں بھی، انصار اللہ میں بھی ان کے ساتھ کام کیا۔ پھر جب مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ناظر اعلیٰ بنایا تو اس وقت بھی براہ راست ان سے بہت زیادہ واسطہ رہا۔ مَیں نے ہمیشہ ان کو انتہائی اطاعت گزار دیکھا اور کام کرنے میں بڑا مستعد دیکھا ہے اور بڑی ذمہ داری سے کام کرتے تھے۔ پھر خلافت کے بعد بھی جب بھی ان کو کوئی کام دیا انہوں نے کیا۔ عاجزی انکساری ایسی تھی کہ کئی دفعہ مَیں نے ان کو جلسے پہ یہاں بلایا جب بھی آتے تھے تو عام کارکنوں کے ساتھ بیٹھ کے دفتر میں کام کیا کرتے تھے۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ میں وہاں پرائیویٹ سیکرٹری ہوں تو یہاں مجھے علیحدہ میز کرسی ملے۔ عام کارکنوں کے ساتھ بیٹھتے تھے اور معمولی معمولی کام بھی یہاں کر رہے ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ احمد شیر جوئیہ صاحب کا ہے جو حکیم صالح محمد جوئیہ صاحب کے بیٹے تھے۔ بیلجیم میں رہتے تھے۔ 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سوشل ورکر کے طور پر وہاں کام کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، شفیق، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بیٹے اُسامہ جوئیہ جامعہ احمدیہ یوکے سے پڑھ کے اب آجکل مایوٹی (Mayotte) کے جزیرے میں مبلغ سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ یہ والد کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے کیونکہ میدان عمل میں تھے۔ ڈاکٹر نے احمد شیر جوئیہ صاحب کو کینسر کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا تھا اور کہا تھا کہ بس چند دن ان کی زندگی کے ہیں۔ عزیزم اُسامہ جوئیہ جو مبلغ سلسلہ ہیں ان دنوں میں وہ یہاں آئے ہوئے تھے اور والد کی بیماری کی وجہ سے پریشان بھی تھے۔ لیکن باپ نے بیٹے کو کہا کہ تمہارا کام میدان عمل میں رہنا ہے۔ تم میری بیماری کی فکر نہ کرو اور جاؤ اور جو کام جماعت کی طرف سے تمہارے سپرد کیا گیا ہے، خلیفہ وقت کی طرف سے جو کام سپرد کیا گیا ہے اس کو سرانجام دو۔ چنانچہ انہوں نے زبردستی بھیجا اور بیٹے کے جانے کے چند دن بعد ہی ان کی وفات ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ عزیزم اُسامہ جوئیہ جو خدمت دین کے کام میں مصروف ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی صبر عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ماں باپ کی نیک خواہشات کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں سے جتنے بھی واقفین نکل رہے ہیں، مبلغین مربیان بڑا کام کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ عاجزی اور کام کرنے کی صلاحیتیں اور ہمت ان میں ہمیشہ قائم رہے۔ ۞

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ ایمان الصبری صاحبہ (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرمہ ایمان الصبری صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ بیان کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:

سچے ایمان کی برکات

میرے نزدیک سب سے اہم اور ضروری امر یہ تھا کہ کیا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام واقعی سچے مبعوثِ ربّانی ہیں یا نہیں۔ چنانچہ جب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور وہی ہیں جن کی خبریں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھیں، تو پھر میں نے اپنے سابقہ عقیدہ یا بڑے علماء کے استدلالات کو ایک طرف رکھ دیا اور حضرت امام مہدیؑ کی ہر بات دل سے مان لی اور ہر معاملہ میں آپ علیہ السلام کو حَکَم بنا لیا، کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اس لئے اسی کو لینا چاہئے جو آپ لے کر آئے ہیں۔ ایسے ایمان کی بے شمار برکات بھی ظاہر ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سے نشانات دکھائے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سمجھائے، نیز آیات قرآنیہ کے فہم کا نیا رنگ عطا فرمایا۔ یہی نہیں بلکہ کئی رؤیائے صالحہ میں محبت کے اظہار کے ساتھ ایسے لذیذ کلام سے بھی نوازا جس کی لذت آج تک تازہ ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کتب پڑھ کر معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے ہر لفظ بلکہ ہر حرف کا علیحدہ معنی ہے اور ہر حرف کسی خاص غرض کے لئے رکھا گیا ہے۔ گویا ہر ایک حرف زندگی بخش ہے اور خود بول رہا ہے کہ یہ زندہ خدا کی زندہ کتاب ہے جو ہماری روزمرہ زندگی میں ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جسے میں قبل ازیں بھی پڑھتی تھی، اس کے دروس بھی سنتی تھی لیکن کبھی ان زندہ معانی تک رسائی نہ ہوئی تھی۔

مسیح موعودؑ کی عربی زبان اور مَیں

عربی زبان کے علوم کے اعتبار سے میرا علم سطحی سا تھا۔ لیکن جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب پڑھیں تو دل عش عش کرتے ہوئے پکار اٹھا کہ میرے خدا نے اپنے مسیح ومہدیؑ کو کیسی غیر معمولی مؤثر زبان سکھائی ہے۔ پھر حضور علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم جیسوں کو بھی اس زبان کی لذت اور اس کے عمیق معانی پر اطلاع بخشی۔ کئی بار ایسا ہوا کہ حضور علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے دوران بعض نہایت بلیغ فقرات کے معانی خدا تعالیٰ کی طرف سے دل میں ڈالے گئے۔

میں سمجھتی ہوں کہ میں عربی گھرانے میں پیدا ہونے اور عرب معاشرے میں پرورش اور تعلیم پانے کے باوجود عربی زبان سے نا آشنا تھی۔ عربی زبان کی گہرائی اور اس کے جواہر کا اندازہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پڑھ کر ہوا۔ یہ حضور علیہ السلام کے کلام ہی کا اثر ہے کہ میں نے آپ کی کتب کے مطالعہ کے بعد عربی زبان میں شعر لکھنے شروع کر دیئے ہیں جو کہ سراسر خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔

چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک

یہاں میں ایک اعتراف بھی کرنا چاہتی ہوں کہ اگرچہ میں نے اسلامیات میں ڈگری کی ہوئی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے مطالعہ کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری ڈگری ان علوم لدنیہ کے سامنے نرسری کے طالبعلم کی تعلیم کے برابر بھی نہیں ہے۔ جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اپنے خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا خلاصہ پیش فرماتے ہیں وہ آسمانی علوم ہیں جبکہ ہم نے جو سیکھا وہ سب دنیاوی اور ارضی تھا اور کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ ثریٰ (خاک) کو ثریّا سے کیا نسبت۔ (یعنی چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک)۔

اَلْهُدٰى وَ التَّبْصِرَةُ لِمَنْ يَّرٰى

عرب سپرنگ کے نام سے ہونے والے فسادات کے دوران ایک روز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''الھدیٰ والتبصرۃ لمن یری'' کا مطالعہ کر رہی تھی، میں نے دیکھا کہ اس کتاب میں آج کے واقعات کے بارہ میں ایسا بیان درج ہے کہ پڑھنے والے کو محسوس ہوتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج کے حالات کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کے بارہ میں لکھ رہے ہوں، کیونکہ اس میں علماء کے بارہ میں جو کچھ درج ہے وہی ان کی حالت ہے۔ پھر اس میں حکّام کے ظلموں کا بیان ہے جو کہ موجودہ فتنوں کی ایک بڑی وجہ ہے۔ پھر اس کتاب میں ذرائع ابلاغ کا مفصل بیان مذکور ہے جس نے اس فتنہ کی آگ کو مزید بھڑکانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو حَکَم عدل بنا کر بھیجا ہے لہٰذا اس کتاب میں یہ تو ذکر ہے کہ جب تک یہ لوگ امام الزمان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیں گے اس قسم کے فتنوں سے نجات نہیں پا سکیں گے، لیکن میرے دل میں خیال گزرا کہ اس میں ہمارے یمن کے موجودہ حالات سے نجات کے بارہ میں بھی کوئی راہنمائی ضرور مل جائے گی۔ یہ سوچ کر جب میں نے کتاب کا وہ حصہ پڑھا جو حکّام سے متعلق ہے۔ اس کی ایک عبارت یوں تھی: وَتَاللّٰهِ اِنَّا لَا نَتَوَقَّعُ صَلَاحَهُمْ حَتّٰى يُوْقِظَهُمُ الْاِحْتِضَارُ۔ یعنی خدا کی قسم جب تک ان حکام کو موت کی گھڑی آ کر ان کو غفلت کی نیند سے بیدار نہ کرے گی تب تک ہمیں ان کی اصلاح کی کوئی توقع نہیں ہے۔

یہ جملہ پڑھتے ہی میرے دل میں معاً یہ خیال آیا کہ یہ فقرہ ہی مصائب سے رہائی کی کلید ہے۔ چنانچہ میں دعا کرنے لگی کہ ہمارے صدر کو یہ حالت میسر آ جائے جس میں وہ وقت سے پہلے بیدار ہو جائے اور عوام پر رحم کرے۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی ملک کے سربراہ پر حملہ ہوا جس کی بنا پر اسے کئی ہفتوں تک زندگی اور موت کی کشمکش سے گزرنا پڑا۔ شاید یہی وہ موت کی گھڑی تھی جس نے اسے غفلت کی نیند سے بیدار کیا۔ اس نے کئی اصلاحات کیں اور آزادی دی اور بالآخر استعفیٰ دے دیا اور یوں ملک کے حالات بہتری اور اصلاح کی طرف گامزن ہونے لگے۔

خلیفۂ وقت کا خط

مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ حضور انور کی طرف سے بیعت کی قبولیت کا بھی خط آتا ہے۔ لیکن جب مجھے حضور انور کی طرف سے قبولِ بیعت کا دعاؤں بھرا خط موصول ہوا تو فرطِ جذبات سے میں نے اس کو چوم کر آنکھوں سے لگا لیا۔ اس کے اوپر میرا نام لکھا تھا۔ حضور انور نے میرا نام لے کر مجھے مخاطب فرمایا تھا اور یوں مجھ مجہول سی خاتون کو عزت و توقیر بخش کر معروف بنا دیا تھا کیونکہ اس وقت کے سب سے عظیم انسان سے میرا تعارف ہو گیا تھا۔ بھیگی آنکھوں سے میں کبھی حضور انور کی دعائیں پڑھتی اور کبھی اپنی قسمت پر ناز کرتی کیونکہ یہ خط میرے لئے کسی قیمتی خزانے سے کم نہ تھا۔ میں خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی اور اسی عالم میں مَیں نے نہ جانے کتنی بار اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی یہ خط دکھایا کہ یہ میرے امیر المومنین نے اپنے دستخط کے ساتھ مجھے ارسال فرمایا ہے۔

اس خوشی میں مجھے اپنا ایک رؤیا یاد آ گیا جس میں مَیں نے دیکھا تھا کہ مَیں نے ایک تاج ہاتھ میں تھاما ہے جس کے وسط میں بہت بڑا روشن نگینہ جڑا ہوا ہے۔ جب میں نے یہ تاج اپنے سر پر رکھا تو اس میں سے سورج کی روشنی کے برابر روشنی نکلنے لگی۔ میرے خیال میں اس تاج سے مراد خلافت ہے۔ جب یہ تاج میں نے سر پر رکھا تو میں بھی اس کے نور سے منور ہو گئی۔ واللہ اعلم۔

حلاوتِ ایمان ولذتِ اخوّت

اس کے ایک ہفتہ بعد ہی مجھے ایک خاتون کا فون آیا۔ اس نے مجھے بیعت اور اس کے قبول ہونے پر مبارکباد دی اور کہا کہ انہیں لندن سے میرے ساتھ رابطہ کرنے کا کہا گیا ہے۔ یہ سن کر پھر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ ان سے مل کر میرا دل خوشی اور سعادتمندی کے جذبات سے معمور ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی تو وہ ایک ماں کی سی شفقت کے ساتھ پیش آئیں۔ یہ ہمارے صدر جماعت کی اہلیہ ہیں، ان دونوں میاں بیوی نے ہماری تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں غیر معمولی مدد کی۔

چند ایام کے بعد ان کی بیٹی مکرمہ مرویٰ شبوطی صاحبہ لندن سے انہیں ملنے کے لئے آئیں تو ہماری درخواست پر ماں بیٹی ہم سے ملنے آئیں اور دو دن ہمارے پاس رہیں۔ مَیں بغیر کسی مبالغہ کے کہہ سکتی ہوں کہ ان دو دنوں میں ہم نے ایسی روحانی لذت محسوس کی، ایسی ایمانی حرارت اور جذب کی کیفیت پیدا ہوئی کہ ہمارا گھر جنت نظیر بن گیا۔ خلافت کے بارہ میں ایسی باتیں سنیں جن سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔ اور اس وقت ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی جب مرویٰ شبوطی نے ہمیں دو انگوٹھیاں نکال کر دیں اور بتایا کہ یہ حضرت امیر المومنین کا تبرک ہیں۔

دائیں بازو میں درد کا حقیقی سبب!

صنعاء میں آل السواری نامی ایک خاندان کی پانچ عورتوں اور دو آدمیوں نے بیعت کی تو ان کے خاندان والے مل کر انہیں احمدیت سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرنے لگے کیونکہ یہ ایک متشدد زیدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ چونکہ بیعت کرنے والوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی اس لئے ان کو واپس لانے کے لئے اہل خاندان نے ایک عالمہ فاضلہ مولوی عورت کو بلایا۔ اس موقع پر احمدی خواتین نے مجھے فون کر کے بلا لیا۔ گو میں بھی کچھ زیادہ نہ جانتی تھی لیکن خدا تعالیٰ سے امید کرتی تھی کہ وہ اپنے امام کے سچے پیروکاروں کو ایسے موقع پر ضرور کامیاب کرے گا۔ ان کی بُلائی ہوئی مولوی عورت آئی اور اس کے ساتھ بات شروع ہوئی تو سب سے پہلے تو ہم نے اس سے جماعت کے تعارف اور عقائد کی بات کی جس پر وہ کہنے لگی کہ اس طرح کے امور ہم اتنی جلدی کیسے مان لیں۔ ہم نے اس کے ثبوت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ذکر کیا لیکن وہ نہ مانی۔ اس گفتگو کے آخر پر اس نے ایک عجیب بات کر کے ہم سب کو حیران کر دیا۔ اس نے کہا کہ میرے دائیں بازو میں درد ہونا شروع ہو گیا ہے، اور جب میں کسی مجلس میں بیٹھی ہوں اور مجھے دائیں بازو میں درد محسوس ہو تو یہ اس بات کی قوی دلیل ہوتی ہے کہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا موجود ہے جس پر جادو کا اثر ہے۔ گویا وہ کہنا چاہتی تھی کہ ہم پر جادو کیا گیا ہے اس لئے ہم احمدیت کا دفاع کر رہے ہیں۔ اس عجیب وغریب منطق پر ہم سراپا تعجب تھے۔ بہر حال اسی پر یہ میٹنگ ختم ہو گئی۔

بداخلاقی سے دفاعِ رسولؐ کی کوشش

دو ہفتوں کے بعد اسی مولوی عورت نے فون کر کے ہمیں دوبارہ اپنے ادارہ میں بلایا جس کی وہ سربراہ تھی۔ وہاں پر اس نے دیگر کئی مولوی خواتین کو بھی مدعو کیا ہوا تھا نیز وہاں پر آل السواری کی غیر احمدی خواتین کی بھی اچھی خاصی تعداد تھی۔ اس میٹنگ کے شروع میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ایک ویڈیو دکھائی جس میں انٹرنیٹ پر پھیلائے جانے والے الزامات اور افتراءات کو یکجا کیا گیا تھا۔ ہم نے ہر الزام کا جواب دیا۔ لیکن وہ اعتراض برائے اعتراض کرتی جا رہی تھیں۔ میں نے دعا کی کہ خدایا میں علمی لحاظ سے کمزور ہوں لیکن تیری مدد ہو تو ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد یوں ہوا کہ میں ایک سوال کا جواب دے رہی تھی کہ ان میں سے ایک مولوی خاتون غصے میں آ گئی اور ایسی زبان اور ایسے قبیح الفاظ بولنے لگی جو ایک عام عورت کو بھی زیب نہ دیتے تھے کجا یہ کہ ایسے الفاظ کسی مولوی خاتون کے منہ سے نکلیں۔

ان الفاظ کو سن کر ادارے کی سربراہ مولوی خاتون نے اسے ٹوکا۔ ابھی وہ اس کی شرمندگی مٹا نہ پائی تھی کہ میرے بولنے کے دوران ان میں سے میرے سامنے بیٹھی ہوئی ایک اور مولوی خاتون کو غصہ آ گیا، اور اس نے نہایت غصیلے لہجے میں مجھے کہا کہ اگر تم خاموش نہ ہوئی تو میں یہ پانی کی بوتل تمہاری منہ پر انڈیل دوں گی۔ میں نے بڑے اطمینان اور وقار سے اس کی طرف دیکھ کر کہا: کیا آپ اس طرح دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئی ہیں؟ اور کیا رحمۃ للعالمین کے دفاع کا دعویٰ کرنے والوں کے اخلاق ایسے ہونے چاہئیں؟

بہر حال، دلائل کے اعتبار سے تو یہ مجلس کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی لیکن اخلاقی طور پر ان کا دیوالیہ پن نمایاں طور پر سب کے سامنے آ گیا۔

شاید یہی طریقِ فیصلہ اس مجلس کے لئے مناسب تھا کیونکہ اکثر عورتوں کا دینی علم سطحی تھا اور وہ ان مولوی عورتوں کے پیچھے آنکھیں بند کر کے لگی ہوئی تھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25؍دسمبر 2015)

سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت وسوانح پر کتاب تالیف کی جارہی ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات باصفات سے متعلق کوئی بھی تجربہ ہو یا کوئی واقعہ معلوم ہو تو براہ مہربانی اسے تحریر کر کے درج ذیل پتہ پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی زندگی سے متعلق کسی بھی رسالہ یا جریدہ میں شائع ہونے والے مضمون کا علم ہو تو اس کی نقل یا حوالہ ارسال فرمادیں۔ (انچارج شعبہ تاریخ احمدیت قادیان)

ای میل: tadwinetareekh@gmail.com فون: 98763-76447

اعلان برائے آسامی ڈرائیور

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک ڈرائیور کی آسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی درخواست دو ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں۔

1۔ امیدوار کے پاس ڈرائیونگ لائسنس اور ڈرائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔
2۔ امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔
3۔ امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا۔
4۔ وہی امیدوار ڈرائیور کی خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے۔
5۔ وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے۔
6۔ امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوئم کے برابر الاؤنس و دیگر سہولیات دی جائے گی۔
7۔ امیدوار کے اخراجات سفر خرچ قادیان آمد و رفت اپنے ہوں گے۔
8۔ اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلیں۔ درخواست فارم پُر ہو کر آنے پر اس کے مطابق کاروائی ہوگی۔ (ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

موبائل: 09815433760 دفتر: 01872-501130

E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

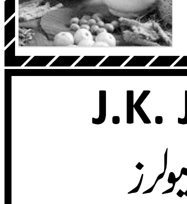

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

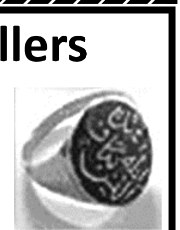

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 24

کے مسائل کا حل ہے چاہے وہ سزا کے لئے ہوں یا دوسرے مسائل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک طبقہ تو وہ ہے جو معاف کرنا جانتا ہی نہیں اور دادوں پڑدادوں کے وقت کی رنجشیں بھی یاد رکھی ہوئی ہیں اور دوسری طرف ایسے بے غیرت اور دیوث لوگ ہیں کہ نیک چلنی پر ایک داغ ہیں۔ معافی کے نام پر بے غیرتی دکھاتے ہیں۔ پس بے غیرتی بھی نہیں ہونی چاہئے اور ظلم بھی نہیں ہونا چاہئے اگر کوئی کسی کی بیٹی بہن کی عزت پر حملہ کرتا ہے عصمت پر حملہ کرتا ہے تو قانون کے دائرے میں کارروائی کرنی چاہئے وہاں معافی کا سوال نہیں ہے۔ پس معافی اور بے غیرتی میں فرق بھی معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن قانون ہاتھ میں نہیں لینا یہ بہرحال شرط ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ اس حوالے سے وضاحت فرمائی ہے آپ کے بعض مزید حوالے بھی پیش کرتا ہوں۔ بظاہر حوالوں کو دیکھنے سے یہ لگتا ہے کہ ایک ہی مضمون نظر کے سامنے آرہا ہے لیکن ہر موقع پر آپ نے اس حوالے سے جو ارشاد فرمایا ہے اس میں مختلف رنگ اور مختلف نصیحت ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کے رُو سے نہ ہر یک جگہ انتقام محمود ہے (نہ انتقام لینا قابل تعریف ہے) اور نہ ہر یک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی قرآن کا مطلب ہے

پس فرمایا خدا اس شخص سے راضی ہوتا ہے جس کی نیت نیک ہے اور اس کے فعل اور کام کا مقصد اصلاح ہے۔ دیوث شخص کے معاف کرنے سے خدا راضی نہیں ہوگا نہ اس سے راضی ہوتا ہے جو انتقام کی نیت رکھتا ہو۔ یہ دونوں چیزیں سامنے ہونی چاہئیں۔ نہ اتنی بے غیرتی ہو، اتنی نرمی ہو کہ بالکل بے غیرت ہو جائے اس سے بھی اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا اور نہ انتقام کی نیت ہو۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہے۔ پس ہر دو حدود کو سامنے رکھتے ہوئے معافی اور سزا کے فیصلے کرنے چاہئے۔ اس بارے میں جماعتی عہدیداروں اور نظام کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے عموماً تو خیال رکھا جاتا ہے بعض کے خلاف جو فیصلے ہوتے ہیں یا سفارش مجھے آتی ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ انتقام کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن یہ ضرور بعض دفعہ ہوتا ہے کہ سفارش کرنے والے کا طبعاً رجحان سختی کی طرف ہوتا ہے اور بعض ضرورت سے زیادہ نرمی اور معافی کا رجحان رکھتے ہیں جس سے پھر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس نہ سزا دینا پسندیدہ ہے نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اصلاح مقصد ہو اور اس کے لئے متعلقہ محکموں کو چاہئے کہ وہ کوشش کریں چاہے وہ امور عامہ ہے یا قضا ہے کہ بڑی گہرائی میں جا کر سفارش اور فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ وہ حقیقی نظام اور حالات ہم اپنے میں، جماعت میں پیدا کرسکیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ جب بھی کوئی فیصلہ ہو دعا کے ساتھ ہو اور پھر خلیفہ وقت کے پاس سفارش ہونی چاہئے تا کہ ہر قسم کے بداثرات سے وہ شخص بھی محفوظ رہے جس کے خلاف شکایت کی جارہی ہے اور نظام جماعت بھی محفوظ رہے اور جماعت میں کسی بھی قسم کا فیصلہ بے چینی کا باعث نہ بنے۔

اسی طرح ایک اور جگہ اپنی کتاب نسیم دعوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تمہیں دکھ پہنچاوے مثلاً دانت توڑ دے یا آنکھ پھوڑ دے تو اس کی سزا اسی قدر بدی ہے جو اس نے کی لیکن اگر تم ایسی صورت میں گناہ معاف کردو کہ اس معافی کا کوئی نیک نتیجہ پیدا ہو اور اس سے کوئی اصلاح ہو سکے یعنی مثلاً مجرم آئندہ اس عادت سے باز آجائے تو اِس صورت میں معاف کرنا ہی بہتر ہے اور اس معاف کرنے کا خدا سے اجر ملے گا۔

جس طرح قدرت کا قانون یہ ہے کہ ہماری خوراک بھی ادلتی بدلتی رہے۔ اور خوراک بھی موسموں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے پیدا بھی فرمائی ہے۔ اسی طرح گرمی سردی کے موسم میں کپڑوں کا ادلنا بدلنا ہے یہ ساری چیزیں قانون قدرت کے مطابق ہیں فرمایا اسی طرح ہماری اخلاقی حالت بھی حسب موقع تبدیلی کو چاہتی ہے۔ ایک وقت رعب دکھلانے کا مقام ہوتا ہے وہاں نرمی اور درگزر سے کام بگڑتا ہے اور دوسرے وقت نرمی اور تواضع کا مقام ہوتا ہے اور وہاں رعب دکھلانا سفلہ پن سمجھا جاتا ہے۔ غرض ہر ایک وقت اور ہر ایک مقام ایک بات کو چاہتا ہے۔ پس جو شخص رعایت مصالح اوقات نہیں کرتا وہ حیوان ہے نہ انسان اور وحشی ہے نہ مہذب۔

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف نے بے فائدہ عفو اور درگزر کو جائز نہیں رکھا۔ کیونکہ اس سے انسانی اخلاق بگڑتے ہیں اور شیرازہ نظام درہم برہم ہو جاتا ہے بلکہ اس عفو کی اجازت دی ہے جس سے کوئی اصلاح ہو سکے۔

اگر ہر شخص اپنے روزمرہ کے معاملات میں اور آپس کے تعلقات میں اپنا جائزہ لے کہ وہ دوسروں کے متعلق کس طرح سوچتا ہے اور اپنے متعلق کیا سوچتا ہے تو اس سے معاشرے میں ایک خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

پس اصل چیز یہی ہے کہ ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ جب یہ ہوگا تبھی اصلاح ہوگی۔

پس ان دو باتوں کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اور اس لئے سامنے رکھنا چاہئے کہ اصلاح کرنی ہے اور برائیوں کو روکنا ہے۔ معاشرے میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے کیونکہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنی احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم بلال محمود صاحب کا ذکر خیر فرمایا جنکو 11 جنوری کو ربوہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ حضور پُرنور نے ان کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

☆......☆......☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 28 January 2016 Issue No. 4

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

نہ سزا دینا پسندیدہ ہے نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اصلاح مقصد ہو اور اس کے لئے متعلقہ محکموں کو چاہئے کہ وہ کوشش کریں چاہے وہ امور عامہ ہے یا قضا ہے کہ بڑی گہرائی میں جا کر سفارش اور فیصلے کرنے چاہئیں تا کہ وہ حقیقی نظام اور حالات ہم اپنے میں، جماعت میں پیدا کر سکیں جو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد مانگنے کی بھی ضرورت ہے

جب بھی کوئی فیصلہ ہو دعا کے ساتھ ہو اور پھر خلیفہ وقت کے پاس سفارش ہونی چاہئے تا کہ ہر قسم کے بد اثرات سے وہ شخص بھی محفوظ رہے جس کے خلاف شکایت کی جا رہی ہے اور نظام جماعت بھی محفوظ رہے اور جماعت میں کسی بھی قسم کا فیصلہ بے چینی کا باعث نہ بنے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 22۔جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (شوریٰ:41) اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

حضور پُرنور نے فرمایا: اسلام کی تعلیم میں کسی غلط حرکت کرنے والے نقصان پہنچانے والے سے چاہے وہ چھوٹی سطح پر نقصان پہنچانے والا ہو یا بڑے پیمانے پر نقصان پہنچانے والا ہو یا دشمن ہو ہر ایک سے ایسا سلوک کرنے کی تعلیم ہے جو اس کی اصلاح کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ اسلام میں سزا کا تصور ضرور ہے لیکن ساتھ معافی اور درگزر کا بھی حکم ہے۔ اس آیت میں یہی حکم ہے کہ بدی اور برائی کرنے والے کو سزا دو لیکن اس سزا کے پیچھے یہ محرک ہونا چاہئے کہ اس سزا سے بدی کرنے والے یا نقصان پہنچانے والے اور جرم کرنے والے کی اصلاح ہو۔ پس جب اصلاح مقصد ہے تو پھر سزا دینے سے پہلے یہ سوچو کہ کیا سزا سے یہ مقصد حل ہو جاتا ہے۔ اگر سوچنے کے بعد بھی اور مجرم کی حالت دیکھنے کے بعد بھی اس طرف توجہ پھرتی ہے کہ اس مجرم کی اصلاح تو معاف کرنے سے ہو سکتی ہے تو پھر معاف کر دو یا اگر سزا دینے سے ہو سکتی ہے تو سزا دو۔ اور یہ معاف کرنا بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کا وارث بنائے گا۔ آخر پر اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔ کہہ کر یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر سزا میں حد سے بڑھنے کی کوشش کرو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ بہرحال یہ بنیادی قانون اور اصول سزا اور اصلاح کا قرآن شریف میں پیش ہوا ہے جو ہماری انفرادی زندگی کے معاملات پر بھی حاوی ہے اور حکومتی معاملات میں بھی بلکہ بین الاقوامی معاملات میں معاشرے کی اصلاح کے لئے بھی یہ بنیاد ہے۔ کسی مجرم کو سزا دینے کا اصل مقصد جیسا کہ میں نے بتایا اصلاح ہے اور اخلاقی بہتری ہے۔

پس اسلام کہتا ہے کہ صرف سزا پر زور نہ دو بلکہ اصلاح پر زور دو۔ اگر تو سمجھتے ہو کہ معاف کرنے سے اصلاح ہوگی تو معاف کر دو اگر حالات و واقعات یہ کہتے ہیں کہ سزا دینے سے اصلاح ہوگی تو سزا دو لیکن سزا میں اس بات کا بہرحال خاص طور پر خیال رکھنا ہوگا کہ سزا جرم کی مناسبت سے ہو وگرنہ جرم سے زیادہ سزا ہے تو یہ ظلم اور زیادتی ہے اور ظلم اور زیادتی کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

پس اسلام میں پہلے مذاہب کی طرح افراط اور تفریط نہیں ہے۔ اس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمیں آنحضرتؐ کی زندگی میں نظر آتے ہیں جب آپ نے دیکھا کہ مجرم کی اصلاح ہو گئی ہے تو اپنے انتہائی ظالم دشمن کو بھی معاف فرما دیا۔ آپ پر آپ کی اولاد پر آپ کے صحابہ پر کیا کیا ظلم نہیں ہوئے لیکن جب دشمن معافی کا طالب ہوا اور خدا اور اسکے رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ بھول کر معاف فرما دیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب پر مکہ سے ہجرت کے وقت ایک ظالم شخص ھبار بن اسود نے نیزہ سے قاتلانہ حملہ کیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھیں اس حملے کی وجہ سے آپ کو زخم بھی آئے اور آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا۔ آخر کار یہ زخم آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئے۔ اس جرم کی وجہ سے اس شخص کے خلاف قتل کا فیصلہ دیا گیا لیکن آپ کا عفو اتنا وسیع ہے کہ جب وہ اپنی زیادتیوں اور جرموں کا اعتراف کرتے ہوئے معافی کا طلبگار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی معاف فرما دیا اور فرمایا جا ھبار اللہ کا تجھ پر احسان ہے کہ اس نے تجھے اسلام قبول کرنے کی اور سچی توبہ کرنے کی توفیق دی۔

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک شاعر کعب بن ظہیر تھا جو مسلمان خواتین کے بارے میں بڑے گندے اشعار کہا کرتا تھا، گندے اشعار کہہ کر ان کی عصمت پر حملے کیا کرتا تھا اس کی بھی سزا کا حکم جاری ہو چکا تھا۔ جب مکہ فتح ہوا تو کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے۔ بہتر ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ لو چنانچہ جب وہ تائب ہو کر مدینے آ گیا اور معافی کا طالب ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت فرماتے ہوئے اسے بھی معاف فرما دیا۔ پھر اس نے ایک قصیدہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک خوبصورت چادر انعام کے طور پر اسے دے دی۔

پس یہ دشمن جس کی سزا کا حکم جاری ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے نہ صرف جان بخشوا کر گیا بلکہ انعام بھی لے کر لوٹا۔ تو اس طرح کے اور بہت سے واقعات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتے ہیں۔ آپؐ نے اصلاح کے بعد اپنے ذاتی دشمنوں کو بھی معاف فرمایا اپنے قریبی رشتہ داروں کے دشمنوں کو بھی معاف فرمایا اور اسلام کے دشمنوں کو بھی معاف فرمایا۔ لیکن جہاں اصلاح کے لئے سزا کی ضرورت پڑی تو آپ نے سزا بھی دی۔ تو اصل مقصد اس اہم حکم کی اہمیت کے پیش نظر یہ ہے کہ تم نے اصلاح کرنی ہے نہ کہ انتقام لینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ شوریٰ کی اس 41ویں آیت کی اپنی کتب اور ارشادات میں کئی جگہ وضاحت فرمائی ہے۔ آپ کی تقریباً 13 کتب میں حوالے نظر آتے ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوں اور ان میں اکیس بائیس جگہ پر مختلف جگہوں پر اس حوالے سے آپ نے بات کی ہے۔ اسی طرح اپنی مجالس میں بھی کئی جگہ اس کا ذکر فرمایا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی میں آپ نے سزا اور معافی کا فلسفہ اور اس کی روح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقع پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو، یعنی عین عفو کے محل پر ہو، نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔ (یعنی بخشنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پائے گا) فرمایا کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے (بعض جگہ شر کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے) اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ آجکل جو لوگ انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں وہ ایک طرف چلے گئے ہیں۔ کسی کا کتنا ہی بڑا قصور ہو انسانی ہمدردی کے نام پر مجرموں کو بھی اتنی شہ دی جاتی ہے کہ بہت سے مجرم جو ہیں ان میں جرموں کا احساس ہی مٹ گیا ہے۔ قاتل ہیں، پیشہ ور قاتل ہیں یا تکبر و غرور میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ انہیں اپنے سوا کسی کی زندگی کی کوئی اہمیت نظر نہیں آتی، ایسے لوگوں کی سزا تو قتل ہی ہونی چاہئے سوائے اس کے کہ مقتول کے ورثاء خود معاف کر دیں۔

کسی بھی سزا کے فیصلے کے وقت یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ معاشرے پر مجموعی طور پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ بعض دفعہ معاف کرنا معاشرے میں غلط تاثر پیدا کرتا ہے کہ دیکھو اتنا بڑا مجرم ایک غلط کام کر کے پھر بچ گیا۔ تو شرارتی طبع لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بھی غلط کام کر کے معافی مانگ کر بچ جائیں گے۔ یہ صورتحال پھر مجرموں کو اپنے بُرے افعال کرنے کے لئے جرأت پیدا کرتی ہے اور تقویت دیتی ہے۔ اگر معافیاں مجرموں کو دلیر کر رہی ہیں تو پھر سزاؤں کی ضرورت ہے نہ کہ معافیوں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا توریت اور انجیل سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ تو بدی کا مقابلہ نہ کر۔ غرض انجیل کی تعلیم تفریط کی طرف جھکی ہوئی ہے اور بجز خاص حالات کے ماتحت ہونے کے انسان اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا۔ دوسری طرف توریت کی تعلیم کو دیکھا جاوے تو وہ افراط کی طرف جھکی ہوئی ہے اور اس میں بھی صرف ایک ہی پہلو پر زور دیا گیا ہے کہ جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت توڑ دیا جاوے۔ اس میں عفو اور درگذر کا نام تک بھی نہیں لیا گیا مگر قرآن شریف نے ہمیں کیا پاک راہ بتائی ہے جو افراط اور تفریط سے پاک اور عین فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ مثلاً قرآن شریف فرماتا ہے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ یعنی جتنی بدی کی گئی ہو اُسی قدر سزا دینی جائز ہے لیکن اگر کوئی معاف کر دے اور اس معافی میں اصلاح مدنظر ہو بے محل اور بے موقع عفو نہ ہو بلکہ برمحل ہو تو ایسے معاف کرنے والے کے واسطے اس کا اجر ہے جو اسے خدا سے ملے گا۔

پس اسلام کی تعلیم ہی ہے جو ہر زمانے میں دنیا

باقی صفحہ نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad